اصلاح البیان

مجموعہ تقاریر

مصنف

مولانا ضیاء الدین صاحب القاسمی الندوی

استاد تفسیر وادب مدرسہ عربیہ منبع العلوم خیرآباد، مئو (یوپی)

مرتب

محمد کلیم اللہ چمپارنی متعلّم دار العلوم دیوبند

ادارہ فیضانِ حضرت گنگوہی رح

ناشر

کتب خانہ اعزازیہ دیوبند سہارنپور

Scanned by CamScanner

تفصیلات

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

کتاب : اصلاح البیان

مصنف : مولانا ضیاء الدین القاسمی الندوی

مرتب : محمد کلیم اللہ چمپارنی متعلّم دار العلوم دیوبند

کمپیوٹر کتابت : (محمد نور الاسلام قاسمی) HMT کمپیوٹر دیوبند

تصحیح : فیضان احمد اعظمی

صفحات : ۲۵۶

تعداد : ایک ہزار

اشاعت : ۱۴۲۱ھ مطابق ۲۰۰۰ء

قیمت :

ناشر

کتب خانہ اعزازیہ دیوبند سہارنپور ۲۴۷۵۵۴

ربانی آفسیٹ پرنٹرس دیوبند فون-23565

ادارہ فیضانِ حضرت گنگوہی رح

Scanned by CamScanner

فہرست

نمبر شمار	فہرست مضامین	صفحات
	تقریظ: جناب مولانا افضل حسین صاحب قاسمی	۵
	تقریظ: جناب مولانا محمد عارف صاحب اعظمی	۷
	حدیث دل	۹
	کلامِ مرتب	۱۳
	انتساب	۱۶
	نظم	۱۷
۱	بعثت نبوی اور موجودہ حالات	۲۰
۲	نبی امی ﷺ کا اخلاق حسنہ	۳۲
۳	ختم نبوت ورسالت	۳۹
۴	اسلام ایک مکمل نظام حیات	۴۵
۵	عالم انسانیت پر قرآن کریم کے احسانات	۵۲
۶	علم دین کی اہمیت وضرورت	۶۹
۷	دردِ دل کے واسطے پیدا کیا انسان کو	۷۹
۸	نماز اور مسلمان کے درمیان کیا ربط ہے	۸۶

Scanned by CamScanner

نمبر شمار	فہرست مضامین	صفحات
۹	اولاد کی تربیت اور والدین کی ذمہ داریاں	۱۰۲
۱۰	مساجد و مدارس پر باطل کی یلغار	۱۰۹
۱۱	اسلامی اتحاد واتفاق کیونکر ممکن ہے؟	۱۲۴
۱۲	تاریخِ ہند	۱۳۱
۱۳	اصلاح وتربیت میں مدارس عربیہ کا کردار	۱۵۱
۱۴	فکر آخرت	۱۵۸
۱۵	عید الفطر	۱۶۵
۱۶	عید قربانی	۱۷۵
۱۷	ذکر اللہ	۱۹۲
	تقاریر: مولانا عبدالرزاق قاسمی استاد مدرسہ منبع العلوم خیر آباد	
۱۸	آر ایس ایس اور مسلمانانِ ہند	۱۹۸
۱۹	سیاحت اسلام کی نظر میں	۲۱۱
۲۰	مسلمانوں کی زبوں حالی اور اس کا سبب	۲۲۹
۲۱	پاسباں مل گئے کعبہ کو صنم خانے سے	۲۴۰

Scanned by CamScanner

بسم اللہ الرحمن الرحیم

تقریظ

حضرت مولانا محمد افضل حسین صاحب قاسمی مدظلہ

استاذ تفسیر وفقہ مدرسہ عربیہ منبع العلوم خیرآباد مئو (یوپی)

اردو زبان، ہندی، فارسی اور عربی کا ایک حسین اور خوبصورت آمیزہ ہے، اردو کی تحریر و تقریر میں ان تینوں زبانوں کے خدوخال اور نقوش کی جتنی بھرپور رعایت ہوگی اتنی ہی مؤثر ہوگی، اور وہ زبان وادب کے درمیان اپنا مقام بنالے گی۔

اب یہ اردو کی بدنصیبی کہئے یا سوء اتفاق کہ وابستگان اردو آزادی کے بعد دو حصوں میں بٹ گئے۔ ایک طبقہ مدارس سے منسلک ہوگیا۔ انکی تحریر و تقریر پر عربی و فارسی کا غلبہ ہوتا گیا، اور عوام الناس ان زبانوں سے دور ہوتے گئے، نتیجہ یہ نکلا کہ خواص چاہے جس قدر ان کی کاوشوں سے فائدہ اٹھائیں لیکن عوام کے لئے وہ کسی چیستاں سے کم نہیں۔

دوسرا طبقہ جو کالجوں و یونیورسٹیوں سے جڑ گیا، ترقی کی نمائش نے ان کی تحریروں میں ہندی اور انگلش کے الفاظ بلکہ جملے کی اتنی

بھرمار کردی کہ اردو زبان "چیزے دیگر است" بن کر رہ گئی۔

محبّ گرامی حضرت مولانا ضیاء الدین صاحب قاسمی ندوی کو عربی وفارسی میں تو یدطولیٰ حاصل ہے ہی، یہ ہندی اور انگریزی سے بھی ناآشنا نہیں اسی لئے ان کی تحریریں ہندی کے بانکپن، فارسی کی مٹھاس اور عربی لب ولہجہ کے وقار کا دیدہ زیب اور دلکش سنگم ہیں۔

آپ زیر نظر مجموعہ "اصلاح البیان" میں اسلام اور اسلامیات کے ساتھ مسلمانوں کے "جفائے وفانما" پر "دل درد مند" کی بے تابیاں بھی محسوس کریں گے، مغربیت ومادیت کے متاع غرور کے لئے زبان ہوشمند کی بجلیاں بھی دیکھیں گے، زبان وبیان کی دلکشی وبے باکی بھی پائیں گے، جیسا کہ ان کی گذشتہ تمام کتابوں کی خصوصیت ہے۔

اللہ کرے "اصلاح البیان" کبوتر کے تن نازک میں شاہین کا جگر" پیدا کردے اور طلبائے مدارس فضائے دھر کی پہنائیاں، بلا جھجک عبور کرسکیں۔

محمد افضل حسین قاسمی

خادم تدریس مدرسہ عربیہ منبع العلوم خیرآباد ضلع مئو (یوپی)

۱۴ربیع الاول ۱۴۲۱ھ

Scanned by CamScanner

بسم اللہ الرحمن الرحیم

تقریظ

استاذ العلماء عارف باللہ حضرت مولانا محمد عارف صاحب الاعظمی

دامت برکاتھم واطال حیاتہٗ

شیخ الحدیث وصدر المدرسین جامعہ عربیہ احیاء العلوم مبارکپور اعظم گڈھ (یوپی)

برادرم مولانا ضیاء الدین القاسمی الندوی میرے ان عزیزوں میں سے ہیں جن کی محبت وتعلق پر مجھ کو اعتماد ہے یہ پڑھنے ہی کے زمانے سے ایک اچھے مقرر تھے پھر تدریسی تجربات نے اس میں بھرپور نکھار پیدا کر دیا ہے، برجستہ بولنا اور قلم برداشتہ لکھنا فطرت ثانیہ بن چکی ہے اپنے مدرسہ کے عزیز طلبہ کی گذارش پر ان کی اصلاح وتربیت کے لئے تقاریر لکھتے رہتے ہیں، مدرسہ عربیہ منبع العلوم خیرآباد کے اکثر تقریری انعامی مسابقوں اور دوسرے جلوس میں ان کی لکھی ہوئی تقریریں طلبہ سے سننے کا اتفاق ہوا۔

الحمد للہ مضامین کی جامعیت، عناوین کی جدت، زبان وبیان کی سلاست اور تعبیرات وتشبیہات کی ندرت کا احساس ہوا اور مجھے یہ جان کر خوشی ہوئی کہ ان کی تقاریر کو عزیز طلبہ نے طبع کرا کے عام کیا ہے

Scanned by CamScanner

اور زیر نظر مجموعہ "اصلاح البیان" بھی اسی سلسلے کی ایک کڑی ہے اللہ تعالیٰ اس مجموعہ کو قبول عام عطا فرمائے اور برادر موصوف کی دیگر کتابوں کی طرح یہ کتاب بھی طلبہ مدارس کے لئے میدان خطابت میں پیش قدمی کا ذریعہ ثابت ہو اور اللہ رب العزت آں عزیز کی خدمات کو قبول فرمائے (آمین)

وماذالک علی اللہ بعزیز

محمد عارف الاعظمی شیخ الحدیث وصدر المدرسین
جامعہ احیاء العلوم مبارکپور اعظم گڈھ
۶/ربیع الثانی ۱۴۲۱ھ ۹/جولائی ۲۰۰۰ء

Scanned by CamScanner

حدیث دل

استاذ محترم مربی مکرم حضرت مولانا ضیاء الدین صاحب قاسمی ندوی مدظلہ العالی استاذ تفسیر وحدیث مدرسہ منبع العلوم خیرآباد مئو کا اسم گرامی خطابت کی دنیا میں محتاج تعارف نہیں، ان کی تقاریر کے مجموعے سحر البیان، سحر اللسان، سحر الکلام اور اصلاح اللسان کے نام سے شائع ہو کر مقبول عام ہو چکے ہیں، ہندوستان کے عربی مدارس کے طلبہ خاص کر جن کو خطابت کے فن سے رغبت، اور اپنے اندر خطابت کا ملکہ پیدا کرنے کا عزم ہے حضرت الاستاد کی کتاب کو حرز جان بنا کر رکھتے ہیں، یہ ناچیز چونکہ اپنے استاد محترم کی نگاہ التفات وعنایات کا مورد خاص اور ان کی رہنمائی وہمت افزائی کا خاص کر لکھنے پڑھنے کے سلسلہ میں خصوصی توجہات کے ساتھ ترغیب وتشویق سے سرفراز رہا ہے اس لئے جب حکم ملا کہ تم ہی کچھ لکھ دو تو میں نے اس حکم کو اپنے لئے اعزاز تصور کیا کہ "یہ بھی تو ان کا ہی انداز پیار ہے"

Scanned by CamScanner

ایک معلم واستاذ کا فرض منصبی ہے کہ اپنے تلامذہ کی اصلاح وتربیت میں مخلص ہو وہ اپنے شاگردوں کو خوب سے خوب تر بنانے اور ہر اعتبار سے ان کو سنوارنے میں مسلسل کوشاں رہے، تربیت کے تمام گوشوں پر نظر رکھے، اور میں اپنے تجربہ ومشاہدہ کی بنیاد پر کہہ سکتا ہوں کہ استاذ محترم کو ان تدریسی وتربیتی ذمہ داریوں کا شدید احساس ہے، کامیاب ومقبول اور منفرد وموثر انداز تدریس کے ساتھ ساتھ ان کے سحر نگار قلم نے زبان وبیان اور کلام کا جادو جگایا، قلم برداشتہ لکھنا اور برجستہ بولنا مولانا کی خصوصیت ہے نہ پہلے سے تقریر کا موضوع مقرر ہوتا ہے، اور نہ ہی تیاری، پس جیسا موقع آیا اور ضرورت پڑی اللہ تعالی نے زبان وقلم پر جاری کردیا "ذَالِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَّشَاءُ"

زبان کی حلاوت، بیان کی فصاحت، اور محاورات وعبارات کی حسن آرائی وزیبائی استاذ مکرم کے انداز تحریر وتقریر کی خصوصیات میں سے ہے اور یہ سب بلا تکلف صادر ہوتا ہے میرا اپنا ہی نہیں بلکہ مدرسہ عربیہ منبع العلوم خیر آباد (مئو) کے ان تمام طلبہ کا تجربہ ومشاہدہ ہے جنہوں نے اس قدیم ومعروف درسگاہ کے باکمال اساتذہ کرام کے بحر علوم وفنون سے جرعہ کشی کی ہے حضرت مولانا مد ظلہ، کی ایک خوبی یہ بھی ہے کہ طلبہ کے اندر تحریر وتقریر سے مناسبت پیدا کرنے میں ان کی نفسیات کو ذریعہ بناتے ہیں چونکہ طلبہ کی نفسیات سے خوب واقف

ہیں اور ان کے رجحانات و میلانات کا علم رکھتے ہیں اور یہ بھی جانتے ہیں کہ کس طالب علم کو کس انداز سے تربیت دی جائے تو نفع بخش ہو گی لہٰذا جن کو لکھنے کا ذوق ہوتا ہے، ان کو مضامین لکھنے کی ترغیب دیتے ہیں اردو ہو یا عربی ان مضامین کو دیکھتے ہیں ہمت افزائی کرتے ہیں حوصلہ شکنی تو جانتے ہی نہیں اور جو تقریر کا شوق رکھتے ہیں ان کی کاپیوں پر حالات کے تقاضوں سے ہم آہنگ نئے نئے موضوعات پر تقاریر لکھ دیتے ہیں جن کو طلبہ محفوظ رکھتے ہیں اور جب منبع علم و حکمت سے نکل کراز ہر ہند کی فضاء میں پہونچتے ہیں تو وہ تربیت واصلاح اور ترغیب و تشویق اپنا اثر دیکھاتی ہے علمی ماحول اور کتابی دنیا میں رہ کر علم و فن کی ترویج واشاعت کا جذبہ بیدار ہوتا ہے، اور استاذ محترم کی محفوظ کردہ تقاریر کو شائع کرانے کی فکر کرتے ہیں۔ فلهم الاجر عند الله۔

برادرم محمد کلیم اللہ چمپارنی بھی مدرسہ منبع العلوم خیرآباد میں تعلیم و تربیت کے دوران حضرت الاستاذ کی ان تقاریر کو محفوظ رکھنے میں پیش پیش رہا کرتے تھے اور تقریر کا شوق بھی رکھتے تھے الحمد للہ انہوں نے "اصلاح اللسان" اور اصلاح البیان نام سے ان تقاریر کو شائع کرنے کا عزم کیا ہے، ایک کو کتب خانہ نعیمیہ اور دوسرے کو کتب خانہ اعزازیہ شائع کر رہا ہے، برادرم محمد کلیم اللہ چمپارنی قابل مبارک باد ہیں کہ یہ

Scanned by CamScanner

اہم کام انجام دے رہے ہیں اللہ ان کو ترقیات سے نوازے۔

اس مجموعہ "اصلاح البیان" میں استاذ محترم کے انتہائی عزیز شاگرد برادرم مولانا عبد الرزاق قاسمی گریڈیہوی استاذ مدرسہ منبع العلوم خیرآباد کی بھی چند تقاریر شامل ہیں، قربت و معیت نے ان کی تحریر میں بھی وہی بانکپن پیدا کر دیا ہے، جو استاذ محترم کا طرۂ امتیاز ہے، انشاءاللہ کوئی خاص فرق پڑھنے والوں کو محسوس نہ ہوگا مجھے امید ہے کہ آئندہ ان کی اپنی کتاب بھی تقاریر کی کتابوں میں ایک بہترین و مفید اضافہ ہوگی۔

ع "نگاہ شوق تیرا انتظار کرتی ہے"

اللہ تعالیٰ کی ذات سے امید ہے کہ اس کتاب کو بھی ہاتھوں ہاتھ لیا جائے گا۔

عبد اللہ خالد القاسمی خیرآبادی

۷؍ربیع الاول ۱۴۲۱ھ

خادم تدریس شعبۂ عربی جامعہ

احیاء العلوم مبارکپور اعظم گڈھ (یوپی)

Scanned by CamScanner

کلام مرتب

آج جب کہ دنیا کے گوشے گوشے پر باطل کی یلغار ہے، مسلم دشمن طاقتیں اسلام کی جڑیں اکھاڑ پھینکنے اور اس کے روشن چراغ کو گل کرنے کیلئے متحد ہو گئی ہیں، دنیائے کفر میں اسلامی مدارس و مکاتب، اسلامی تنظیموں اور تحریکوں کو روکنے اور بند کرنے کی بھرپور کوششیں ہو رہی ہیں، تو کیا ایسے نازک ترین دور میں مسلم اداروں اور مسلم گروہ کو بیدار ہو کر ان باطل طاقتوں کا ڈٹ کر مقابلہ نہیں کرنا چاہیئے؟ اور انفرادی و اجتماعی ہر طریقے سے اپنی اپنی طاقتیں صرف کر کے دین اسلام کی حفاظت نہیں کرنی چاہیئے؟ جواب بالکل ظاہر ہے۔

"اصلاح البیان" کی یہ چند قیمتی اور پر مغز تقریریں میں نے اسی نیک اور خلوص جذبے کے ساتھ ترتیب دے کر آپ کے سامنے پیش

کیا ہے، استاذ مکرم مشفق و مربی حضرت مولانا ضیاء الدین صاحب قاسمی ندوی مدظلہ العالی نے ناچیز کی درخواست پر یہ تقریریں مختلف جلسوں اور پروگراموں کے لئے تیار فرمائی تھیں، جو دور حاضر کے تقاضوں کی تکمیل اور اس میں ابھرے ہوئے بدترین فتنوں کا سدّباب تھیں آج میں ان تقاریر کو آپ کے روبرو کرتے ہوئے دلی مسرت محسوس کرتا ہوں۔

اس موقع پر احقر اپنے ان تمام محسنین کا تہہ دل سے شکر گذار ہے جنہوں نے کسی بھی موڑ پر قیمتی مشورے دیئے اور اشاعت کتاب میں تعاون کیا، خصوصاً حضرت مولانا محمد عارف صاحب اعظمی شیخ الحدیث جامعہ عربیہ احیاء العلوم مبارکپور اعظم گڈھ اور حضرت مولانا افضل حسین صاحب قاسمی، رہتاسی استاد تفسیر وفقہ مدرسہ عربیہ منبع العلوم خیرآباد کا جنہوں نے اپنی قیمتی تقریظ سے حوصلہ افزائی فرمائی اور کتاب کی مقبولیت کی سند عطا کی اور جناب مفتی مشیر احمد صاحب وجناب مفتی عبدالوارث صاحب اور جناب مفتی عبدالغفور صاحب دارالعلوم دیوبند کا جنہوں نے اپنی مشغولیات سے وقت نکال کر تقاریر کی اصلاح فرمائی، نیز احقر اس موقع پر دل کی گہرائیوں سے شکر گذار ہے رفیق درس، مخلص وخیر خواہ برادر مکرم اطہر عالم ارریاوی و برادر مکرم فیضان احمد اعظمی، توقیر احمد چمپارنی، حشم الدین چمپارنی، افتخار احمد چمپارنی، ظفیر الدین سیوانی، عبدالرحمٰن اعظمی، شاہنواز عالم اعظمی، ابو طلحہ خیرآبادی، خلیل الرحمٰن اعظمی

متعلمین دار العلوم دیوبند کا جنہوں نے ہر موڑ پر قیمتی مشوروں اور رہنمائیوں سے نوزا، اور برادر عزیز محمد عباس چمپارنی و عبد الرحمان پٹنوی متعلمین منبع العلوم خیرآباد کا بھی شکر گذار ہوں جنہوں نے تقریر نوٹ کرنے میں کافی مدد کی۔

اخیر میں اللہ رب العزت سے دلی دعاء ہے کہ وہ میری اس حقیر سی سعی کو قبول فرمائے اور کتاب کو قبولیت عامہ سے نوازے۔ (آمین)

محمد کلیم اللہ چمپارنی

متعلّم دار العلوم دیوبند

ساکن رُوپولیا پوسٹ بھڑیہروا ضلع مغربی چمپارن (بہار)

۱۴ رربیع الثانی ۱۴۲۱ھ

Scanned by CamScanner

انتساب

ان طالبان علوم نبوت
کے نام جو تحریر و تقریر کے
ذریعہ دین اسلام
کی خدمت کا عزم و حوصلہ
رکھتے ہیں۔

Scanned by CamScanner

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سرفروشان وطن

سرفروشان وطن کے جذبۂ ایثار کا
تذکرہ ہے غازیانِ ہند کے کردار کا

جب وطن پہ سامراجی ظلم کی آندھی چلی
جاگ اٹھی غیرتِ عبدالعزیز دہلوی
گونج اٹھا پھر شور ہر سو جنگ کا پیکار کا
تذکرہ ہے غازیان ہند کے کردار کا

ہر گلی ہر موڑ پہ لاشے تھے بے گورو کفن
شیطنت انگریز کی شیطانیت پر تھی مگن
پھر بھی نکلا ہر طرف اک قافلہ احرا کا
تذکرہ ہے غازیان ہند کے کردار کا

بکسر و انبالا ہو میسو ہو یا شاملی
ہر محاذ جنگ پہ بڑھ بڑھ کر ہم نے جان دی

Scanned by CamScanner

سر کبھی جھکتا نہیں ہے مسلم خودار کا
تذکرہ ہے غازیان ہند کے کردار کا

سر بکف محمود و قاسم جنگ میں آگے بڑھے
حافظ ضامن وطن کی آبرو پر مرمٹے
ڈھال تھا دارالعلوم قاسمی ہروار کا
تذکرہ ہے غازیان ہند کے کردار کا

ہم نے لکھی خون دل سے حریت کی داستان
کیا بتائیں جشنِ آزادی ہے کتنا خونچکاں
لاسکیں گے کیا جواب اغیار اس ایثار کا
تذکرہ ہے غازیان ہند کے کردار کا

قومِ مسلم تیرے خون کی خوب ارزانی ہوئی
تب کہیں ہندوستان کو جاکے آزادی ملی
نام کیوں لیتے ہیں یارانِ وطن زنّار کا
تذکرہ ہے غازیان ہند کے کردار کا

مختصر خالؔد نے لکھی ہے یہ روودادِ چمن
ورنہ ہم خانہ بخانہ انجمن در انجمن
کہہ رہا ہے پتا پتا ہر گل وگلزار کا
تذکرہ ہے غازیانِ ہند کے کردار کا

Scanned by CamScanner

جوہر و آزاد و مدنی سب کفن بردوش تھے
تھے یہ سودائی وطن کے ہاں مگر باہوش تھے
ملک ہے مرہون منت بس انہیں ایثار کا
تذکرہ ہے غازیان ہند کے کردار کا

مولانا عبداللہ خالد القاسمی خیرآبادی
خادم التدریس جامعہ احیاء العلوم مبارکپور اعظم گڈھ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بعثت نبوی اور موجودہ حالات

الحمد للہ رب العالمین والصلوۃ والسلام علی سید الانبیاء و المرسلین وعلی اٰلہ وصحبہ اجمعین امابعد:

برادران ملت!

دین حنیف کی دعوت کے جذبے نے مجھ کو آپ حضرات کے سامنے کھڑا ہونے پر مجبور کردیا ہے ورنہ میرے اندر نہ خطیبانہ صلاحیت ہے اور نہ ہی مقررانہ لب ولہجہ نہ ہی علم کی فراوانی ہے اور نہ ہی صلاح و تقوی کی پونجی لیکن یہ احساس ضرور ہے کہ اللہ نے ہمکو امت دعوت بنایا ہے رسول اللہ ﷺ نے بلّغوا عنی ولو آیةً کا حکم فرمایا ہے۔

برادران اسلام!

اللہ تعالی نے اس دنیا کو اس لئے آباد کیا ہے کہ اس میں اس کی اطاعت وعبادت کی جائے اس کی الوہیت وربوبیت کو مانا جائے اس کی

Scanned by CamScanner

عظمت و جلالت کو تسلیم کیا جائے اس کی پاکیزگی و کبریائی کا اعلان کیا جائے اس کی قدرت کاملہ پر یقین کیا جائے، اگر یہ سب کچھ مقصود و مطلوب نہ ہوتا تو اس کائنات کو وجود میں نہیں لایا جاتا انسان کی تخلیق نہ ہوتی"

برادران اسلام!

خالق ارض و سما نے انسان کو اس حقیقت سے آگاہ بھی فرمادیا اور عالم ارواح میں اس سے عہد و پیمان بھی لے لیا تاکہ دنیا میں جانے کے بعد انسان اپنے فرائض سے غافل نہ ہو جائے اپنے مقصد تخلیق کو فراموش نہ کردے، لہذا صراحت و وضاحت کے ساتھ اس کو بتایا گیا وماخلقتُ الجنّ و الاِنس الاّ لیعبدون کہ ہم نے انسان و جنات کو اپنی طاعت و بندگی کے لئے پیدا کیا۔

حضرات گرامی!

اس لئے جب تک انسان اپنی فطرت پر قائم رہ کر اپنے پالنہار کی طاعت و بندگی میں لگا رہا دنیا کا نظام صلاح تقوی کے ساتھ چلتا رہا لیکن جب اس نے سرکشی اختیار کی بغاوت کی راہ پر چل پڑا شیطان کی پیروی کرنے لگا تو پھر ضلالت و جہالت کی تاریکی پھیلنے لگی ظلم وستم کا ماحول پیدا ہوگیا، وحشت و بربریت کی کیفیت طاری ہو گئی اللہ رب العزت نے اپنے بندوں کی ہدایت و سعادت اور فلاح و بہبوذ کے لئے انبیاء و مرسلین کو

مبعوث فرمایا انہوں نے اپنے اپنے زمانہ میں اس دنیا کے اندر توحید کا چراغ روشن کیا ہدایت کی مشعل فروزاں کی سعادت کا راستہ متعین کیا مگر کچھ ہی لوگوں نے ان چراغوں سے اپنے قلوب منور کئے، ہدایت وسعادت کا راستہ اختیار کیا اور اکثریت ظلمت ہی میں رہی ضلالت و گمراہی کی دلدل سے نکلنا گوارہ نہیں کیا لہذا اللہ نے ان گمراہ باغی سرکش قوموں کو ہلاک و برباد کر دیا، عاد و ثمود اور فرعون کے عبرتناک انجام کو قرآن پاک میں تفصیل سے بیان کر کے آنیوالوں کے لئے عبرت و مو عظت کا سامان فراہم کر دیا دیکھو ہم سے بغاوت کا یہی انجام ہوتا ہے رب العلمین سے سرکشی کا یہی انجام نکلتا ہے الہ العلمین کی نافرمانی کا یہی خمیازہ بھگتنا پڑتا ہے احکم الحاکمین سے روگردانی کی یہی سزا ملتی ہے۔

اَلَمْ تَرَ کَیفَ فَعَلَ رَبُّكَ بِعَادٍ اِرَمَ ذَاتِ العِمَادِ اَلَّتِی لَمْ یُخلَق مِثلُهَا فِی البِــــلَادِ وثَمُودَ الّذِینَ جَابُوا الصَّخر بالوَادِ وَفِرعَونَ ذِی الاَوتَادِ الّذِینَ طَغَوا فِی البِلَادِ فَاَکثَرُوا فِیهاَ الفَسَادَ فَصَبَّ عَلَیهِمْ رَبُّك سَوطَ عَذَابٍ اِنَّ رَبَّكَ لَبالمِرْصَادِ۔ ترجمہ:- تونے نہ دیکھا کیسا کیا تیرے رب نے عاد کے ساتھ وہ جوارم میں تھے بڑے ستونوں والے کہ بنی نہیں ویسی سارے شہروں میں اور ثمود کے ساتھ جنہوں نے تراشا پتھروں کو وادی میں اور فرعون کے ساتھ وہ میخوں والا یہ سب تھے جنہوں نے

سر اٹھایا ملکوں میں پھر بہت ڈالی ان میں خرابی پھر پھینکا ان پر تیرے رب نے کوڑا عذاب کا بیشک تیرا رب لگا ہے گھات میں۔

سامعین!

نور و ظلمت کی کشاکش جاری تھی کبھی نور ایمان کی شعاعیں دل و دماغ کو منور کردیتی تھیں تو شرک و کفر کی تاریکی کافور ہو جاتی تھی مگر کچھ ہی دنوں کے بعد تاریکیاں بڑھنے لگتیں پھیلنے لگتیں، برائیاں عام ہو جاتیں "پھر کوئی رسول آتا اور ضلالت کے ماحول میں ہدایت کا سورج روشن ہوتا اسی طرح سلسلہ پھیلتا رہا دراز ہوتا رہا یہاں تک حضرت عیسی علیہ الصلوۃ والسلام کے بعد ایک طویل عرصہ انبیاء و مرسلین سے خالی تھا اس دور کو فترت کا دور کہتے ہیں یہی وہ ظلمناک، خوفناک، ہولناک، دہشتناک، ہیبتناک، وحشتناک، المناک زمانہ ہے جس پر تاریخ انسانیت روتی ہے، حیوانیت مسکراتی ہے، بربریت گنگناتی ہے ابلیسیت قہقہے لگاتی ہے، شیطنت رقص کرتی ہے، اور شرافت ماتم کرتی ہے، عزت نوحہ کرتی ہے، عصمت فریاد کرتی ہے اس لئے کہ عالم انسانیت پر کبھی ایسا زمانہ نہیں آیا تھا جبکہ انسان وحشت خیزی، فتنہ انگیزی میں درندوں سے بڑھ گیا ہو اور خود اپنے ہاتھوں سے اپنی بچیوں کو زندہ دفن کرنے لگا ہو اپنی ماں بہن کی عصمت دری کرنے لگا ہو، مگر چھٹی صدی عیسوی کے دوران تمام برائیوں، قباحتوں،

رذالتوں، ضلالتوں، غلاظتوں، نجاستوں کا دور تھا پوری دنیائے انسانیت میں ظلم و بربریت کا راج تھا اللہ تعالیٰ نے اس حالت کو قرآن پاک میں بیان کرتے ہوئے فرمایا ہے "ظَهَرَ الْفَسَادُ فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ بِمَا كَسَبَتْ أَيْدِي النَّاسِ" یعنی لوگوں کی بداعمالیوں کی وجہ سے بحر و بر میں فساد برپا تھا، فساد عمل بھی تھا، فساد عقیدہ بھی فساد اخلاق بھی تھا، فساد مزاج بھی تھا فساد سیرت بھی بس چاروں طرف فساد ہی فساد تھا، فتنہ ہی فتنہ تھا، شرک و کفر کی تاریکی میں ایمان و توحید کا نور معدوم ہو چکا تھا، ایسے تاریک ترین دور میں قریب تھا کہ عالم انسانیت ہلاک ہو جاتی اور جہنم کے گڑھے میں گر جاتی، جیسا کہ خود رب العلمین، احکم الحاکمین کا ارشاد ہے وَكُنتُمْ عَلَىٰ شَفَا حُفْرَةٍ مِّنَ النَّارِ فَأَنقَذَكُم مِّنْهَا اور تم جہنم کے دہانے پر تھے تو اللہ نے تم کو اس سے بچالیا، یہ تو فضل و کرم تھا اللہ رب العزت کا جس نے ایسے حالات میں ایسے ماحول میں اپنے آخری محبوب رسول ﷺ کو مبعوث فرمایا اگر انسانیت کی بقا مقصود نہ ہوتی انسانیت کی ہدایت مطلوب نہ ہوتی دنیا کو ابھی اور رکھنا منظور نہ ہوتا تو محسن انسانیت رحمت عالم ہادی اعظم بن کر مبعوث نہ ہوتے، مگر اللہ کو منظور تو یہ تھا کہ اس تاریک دنیا کو چپہ چپہ گوشہ گوشہ، خطہ خطہ، قریہ قریہ، صحرا صحرا، دریا دریا، نور و توحید سے جگمگائے جیسا کہ حفیظ جالندھری نغمہ طراز ہیں، ؎

زمیں کا گوشہ گوشہ نور سے معمور ہو جائے
تیرے پر تو سے مل جائے ہر ایک ذرہ کو تابانی

برادران اسلام!

بعثت رسولؐ سے انسانیت کے خزاں رسیدہ چمن شرافت کے پژمردہ گلشن پر نئی بہار آگئی، زندگی نے نئی کروٹ لی۔

بقول شاعر!

تیرے آنے سے رونق آگئی گلزار ہستی میں
شریک حال قسمت ہو گئی پھر فضل ربانی

ایک نئی تاریخ کا آغاز ہوا، نئے دور کی ابتداء ہوئی، نئے عہد کی شروعات ہوئی، بگڑی فطرت منور ہونے لگی، بگڑے مزاج بدلنے لگے فکروں میں انقلاب آنے لگا، خیالات میں تبدیلی آنے لگی، عقائد بدلنے لگے، نظریات بدلنے لگے، ضلالت کی جگہ ہدایت شقاوت کی جگہ سعادت، عداوت کی جگہ محبت، اختلاف کی جگہ اتحاد، تفاوت کی جگہ مساوات، نفرت کے بدلے اخوت، تعصب کے بدلے الفت پیدا ہونے لگی آخر ایسا کیوں نہ ہوتا جبکہ انسانیت کے تن مردہ میں نئی روح پھونکنے کے لئے رحمت للعالمین تشریف لائے تھے، آفتاب رسالت فاران کی چوٹیوں سے طلوع ہو چکا تھا، ظلمت کدہ شرک و کفر میں صدیوں بعد اللہ اکبر کی صدا بلند ہوئی تھی، ضلالت کے ماحول

Scanned by CamScanner

میں ہدایت کی آواز سنائی دی تھی۔

برادرانِ ملت!

نورِ ایمان دلوں کو منور کر رہا تھا، فطرت سے بغاوت کرنے والوں کو فطرت پر لا رہا تھا، دیکھتے ہی دیکھتے صنم خانے ویران ہونے لگے، مسجدیں آباد ہونے لگیں، شراب خانوں پر ویرانی آگئی، جوا خانے ختم ہونے لگے، اس لئے کہ ضلالت و جہالت کا میدان تنگ ہو رہا تھا، ہدایت و سعادت کا میدان وسیع ہو رہا تھا، عداوتوں، نفرتوں کے شعلے ضرور بھڑکے تھے، مگر اپنی تمام تر وحشت خیزیوں فتنہ انگیزیوں، افترا پردازیوں، ریشہ دوانیوں، معرکہ آرائیوں، حشر سامانیوں کے باوجود ماہتاب رسالت، آفتاب نبوت، شمع ہدایت، مشعل سعادت، چراغ محبت کی تابانیوں کو ختم نہ کر سکے، اسلام پھیلا تو پھیلتا ہی چلا گیا کاروانِ ایمان چلا تو چلتا ہی چلا گیا افراد شامل ہوتے گئے، کارواں بنتا رہا یہاں تک کہ تیئیس سال کے قلیل عرصہ میں پورہ جزیرہ نمائے عرب دامن اسلام میں پناہ لے چکا تھا کفر و عصیان، تمرد و طغیان کی آندھیاں تھم گئیں مخالفتوں، عداوتوں کے بادل چھٹ گئے، ہر طرف اسلام کا سورج چمک رہا تھا، امن و امان سکون و اطمینان کا ماحول پیدا ہو گیا تھا، کسی کو یاد بھی نہ تھا کہ ابھی چند سال قبل تک یہی ریگستان عرب کفر و شرک کی آماجگاہ تھا، لات و ہبل کی حکمرانی تھی شیطانی

Scanned by CamScanner

اقتدار تھا، درندگی کا ماحول تھا، قتل و قتال کی گرم بازاری تھی، خونریزی و ہلاکت خیزی کی فضا تھی۔

برادران ملت!

اسلام نے ایک نئی تاریخ مرتب کی تھی رسولؐ نے ایک ایسی قوم تیار کی تھی جس کا ہر فرد سعادت کی بلندیوں پر تھا، ہدایات کی چوٹیوں پر تھا، منارہ نور تھا، دلیل راہ تھا، نجم ہدایت تھا، نمونۂ عمل تھا، معیار حق تھا، فداکاری کا مظہر تھا، جاں نثاری کی علامت تھا، طاعت و بندگی کا پیکر تھا، اخوت و محبت کا خوگر تھا، اسلام کا محافظ دین کا پاسبان شریعت کا نگہبان تھا۔

آج کے اس دور جدید میں نئی راہ سے نئے اسلوب میں نئے انداز میں پھر ضلالت نے سر اٹھایا ہے، ابلیسیت نے رنگ جمایا ہے، شیطنت نے فتنہ پھیلایا ہے، جہالت نے فساد برپا کیا ہے، خرافات نے جنم لیا ہے اسلوب و انداز بدلا ہے مگر حالات وہی ہیں جو بعثت رسولؐ کے وقت تھے، شراب نوشی، قمار بازی، بے حیائی و بے شرمی، فسق و فجور فحش کاری و بدکاری، بے دینی و بے عملی، کا دور دورہ ہے انسانیت نے تہذیب و تمدن کا لبادہ اوڑھ لیا ہے، اور درندگی کی راہ پر چل رہا ہے خدا فراموشی، خود فراموشی کا شکار ہے دنیا کی رعنائیوں دولت کی چمک و دمک نے اس کو آخرت سے غافل کر دیا ہے وہ اپنے پالنہار کو

Scanned by CamScanner

بھول گیا ہے، رب العلمین کے احکام سے بغاوت کر رہا ہے، انسانیت مر رہی ہے، شرافت ختم ہو رہی ہے۔ آج انسانیت کو آپ کی ضرورت ہے اسلام کی ضرورت ہے، نئے عزم و حوصلہ کی ضرورت ہے ایسے افراد کی ضرورت ہے جو ظلم و ستم کے ایوان میں کلمۂ حق ادا کرنے والے ہوں الحاد وارتداد کی تاریکی میں وحشت و بربریت کے ماحول میں محبت واخوت کا پیغام سنانے والے ہوں الحاد وارتداد کی تاریکی میں ایمان و توحید کا چراغ روشن کرنے والے ہوں اور اسلام کے روح پرور پیغام سے انسانیت کے تن مردہ میں زندگی کی نئی روح پھونکنے کا حوصلہ رکھتے ہوں۔

برادران اسلام!

اس دور جدید میں نبوی پیغام کو عام کرنے کی ضرورت ہے الحادی نظریات، ارتدادی افکار کے مقابلہ میں سینہ سپر ہونے کی ضرورت ہے یہ بڑا خطرناک دور ہے تہذیب و تمدن کے نام پر جاہلیت کے دور کی تمام برائیوں کو انسان اختیار کر رہا ہے اسلام جو دنیا کے انسانوں کو اس کے خالق و مالک سے قریب کرنے کے لئے آیا تھا، طاعت وعبادت کا ماحول پیدا کرنے کے لئے آیا تھا، اس دنیا کو آباد کرنے کی حکمت و مصلحت سے آگاہ کرنے کے لئے آیا تھا انسان کو بندوں کے ظلم و ستم سے نکال کر اسلام کے عدل وانصاف سے آشنا

Scanned by CamScanner

کرنے کے لئے آیا تھا، بندوں کی غلامی سے ہٹا کر خالق و معبود کی بارگارہ میں جھکانے کے لے آیا تھا، خوف وہراس کو ختم کر کے امن و امان پیدا کرنے کے لئے آیا تھا، نفرت و عداوت کی فضا کو پیار و محبت سے بدلنے کے لئے آیا تھا، رذالت و ضلالت کے بجائے شرافت و ہدایت کی زندگی کا درس دینے کے لئے آیا تھا، مظلوموں کو، بیواؤں کو، یتیموں کو، بے کسوں کو، ناداروں کو، بے سہاروں کو، غم کے ماروں کو سہارا دینے کے لئے آیا تھا، آج وہ اسلام مغربی افکار و نظریات، الحادی خیالات و تصورات کی فریب کاریوں کے سامنے مظلوم نظر آرہا ہے حالانکہ دنیا کی سلامتی، دنیا کو سکون دینے کی صلاحیت دنیا کی ترقی کا سامان اسلام میں ہے ضرورت ہے کہ غافل انسان کو، دھوکا کھائے ہوئے انسان کو راہ سے بھٹکے ہوئے انسان کو اسلام کا ابدی قانون بتایا جائے، اس کی حقانیت سے روشناس کرایا جائے رسول اللہ کے پیغام کو عام کیا جائے یہ ہماری ذمہ داری ہے، یہ ہمارا فرض ہے کہ ہم دنیا کو ہلاکت و بربادی سے بچائیں، اسلام کی روح پرور تعلیمات کو اسلامی اخلاق وو کردار کو اسلامی عادات واطوار کو اسلامی عقائد وافکار کو اسلامی نظام زندگی کو اس کی روح کے ساتھ اس کے تمام شرائط و آداب کے ساتھ مسلمانوں میں عام کیا جائے ایسے کامل الایمان صالح العلم مسلمان تیار ہوں جو اسلامی دستور و قانون کا عملی نمونہ ہوں

Scanned by CamScanner

اسلام ان کی زندگی کے ہر پہلو میں جھلکتا ہو، قرآنی تعلیمات ان کے شب و روز میں جلوہ گر ہوں صحابہ کرام کی راہ پر گامزن ہوں رسول خدا کی سنتوں پر عمل پیرا ہوں، وہ اپنے کردار سے یہ ثابت کردیں کہ آج سے چودہ سو سال قبل جس طرح اسلام نے دنیا میں ایمانی، اخلاقی، عملی، قومی، روحانی، انقلاب پیدا کردیا تھا عربوں کی زندگی کا رخ بدل دیا تھا، عجمیوں کو ثریا پر پہنچادیا تھا، گمراہوں کو ہدایت یافتہ، راہزنوں کو راہبر، ظالموں کو انصاف ور، جاہلوں کو عالم بنادیا تھا، اسی طرح آج بھی اس کے اندر یہ صلاحیت واستعداد ہے بلکہ قیامت تک کے لئے یہ اہلیت ہے کہ ہر قوم، ہر نسل، ہر ملک، ہر علاقہ کی بدحالی کو خوش حالی سے ہر قوم کی ضلالت کو ہدایت سے ہر ملت کی شقاوت کو سعادت سے بدل دے اس نازک ترین دور میں وہ اپنی ابدی تعلیمات سے، آسمانی اصول سے اضطراب کو سکون سے، بدامنی کو امن سے، خوف کو امان سے بدل سکتا ہے وہ محراب مسجد میں کھڑا کرنے کے آداب بھی بتاتا ہے، سیاست کے ضوابط بھی سکھاتا ہے، خانقاہوں میں گوشہ نشینی کا طریقہ بھی دکھاتا ہے، بازاروں میں لین دین کا اصول بھی بتاتا ہے، وہ گھریلو زندگی کے آداب بھی مقرر کرتا ہے، عوامی روابط کے دستور بھی سناتا ہے وہ اسفار کے قاعدے بتاتا ہے تو قیام کے ضوابط بھی مرتب کرتا ہے وہ دفاتر کی زندگی کو عبادت بتاتا ہے تو

Scanned by CamScanner

فیکٹریوں میں کام کرنے کا سلیقہ بھی سکھاتا ہے وہ ملکی امور حل کرتا ہے تو بین الاقوامی تعلقات کو بھی سدھارتا ہے، وہ اخلاقی سدھار پیدا کرتا ہے تو سماجی نظام بھی مقرر کرتا ہے وہ انفرادی زندگی درست کرتا ہے، تو اجتماعی زندگی بھی سنوارتا ہے، یہی نہیں بلکہ اگر مردوں کے حقوق بتاتا ہے تو عورتوں کے حقوق بھی بتاتا ہے والدین کی ذمہ داریوں سے آگاہ کرتا ہے تو اولاد کی ذمہ داریوں کو بھی بیان کرتا ہے اگر والدین کے ساتھ احسان کرنے کا حکم دیتا ہے تو اولاد کی تربیت کا مکلّف بھی بناتا ہے، عورتوں کے لئے قیود مقرر کرتا ہے تو ان کو آزادی عمل کا پروانہ بھی سناتا ہے وہ شوہر کے مرتبہ سے آگاہ کرتا ہے تو بیوی کے حقوق بھی متعین کرتا ہے وہ تجارت کا ضابطہ بتاتا ہے تو عبادت کا اصول بھی بتاتا ہے وہ شراب پر پابندی لگاتا ہے تو شراب کے نقصانات بھی گناتا ہے وہ سود کو حرام کرتا ہے تو سود کی قباحتوں کو واضح بھی کرتا ہے وہ ایک مکمل ضابطہ حیات ہے اسی کو سنانے بتانے، سکھانے کی ضرورت ہے اسی پیغام کو سنانے کے لئے رسول اللہ ﷺ اس دنیا میں تشریف لائے تھے، سیرت نبوی ﷺ جامع ترین پہلو اگر دنیا کے سامنے پیش کیا جائے تو پھر موجودہ زندگی کی تمام پریشانیاں ختم ہو جائیں گی۔

وآخر دعوانا ان الحمدللہ رب العلمین

Scanned by CamScanner

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نبی امی ﷺ کے اخلاق حسنہ

نحمد ونصلی علی رسوله الکریم اما بعد !فقد قال الله تعالیٰ لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللّٰه اُسْوةٌ حَسَنَةٌ وَقَالَ النَّبی صَلَّی اللّٰه عَلَیهِ وَسَلمَ بُعِثْت لاُ تَمِّمَ مَحَاسِنَ الاَخلاَق۔ (الحدیث)

برادران قوم وملت!

اسلام چونکہ انسان کو انسانیت کی معراج عطا کرنے کے لئے آیا ہے، اشرف المخلوقات کو ہر اعتبار سے کرامت وشرافت کی ان اعلیٰ ترین بلندیوں پر دیکھنا چاہتا ہے جن پر اللہ نے اس کو فطرت کے اعتبار سے فائز کیا ہے، "وَلَقَدْ كَرَّمْنَا بَنِي آدَمَ وَ حَمَلْنَاهمَ فِي الْبَرِ وَالْبَحْرِ" فرما کر اس کی شرافت وفضیلت کا اعلان فرمایا ہے" لَقَدْ خَلَقْنَا الاِنْسَانَ فِي اَحْسنِ تَقْوِيم "کہ ہم نے انسان کو بہترین سانچے میں پیدا کیا ہے فرما کر اس کو صوری حسن وجمال کی خصوصیات

Scanned by CamScanner

سے نوازا ہے، لہذا جب انسان مقام و مرتبہ کے اعتبار سے اشرف ترین ہے شکل وصورت کے لحاظ سے ممتاز ترین ہے تو پھر عقل کا تقاضہ اور فہم وادراک کا مطالبہ ہے کہ وہ اپنے اخلاق وکردار کے اعتبار سے بھی کامل واکمل بالاوبرتر ہو اور اخلاق وکردار کے کمال وجمال ہی سے ایمان میں کاملیت پیدا ہوگی، کامل الاخلاق ہی کامل الایمان ہوسکتا ہے۔

برادران ملت!

اخلاق حسنہ کیا ہے، یوں تو کہہ سکتے ہیں کہ لوگوں سے خلوص سے ملنا اخلاق ہے، مہمان نوازی، غرباء پروری اخلاق حسنہ ہے، بڑوں کا ادب واحترام بچوں پر پیار وشفقت اخلاق حسنہ ہے لیکن یہ سب حسن اخلاق کے جز ہیں، سچ تو یہ ہے کہ قرآنی تعلیمات میں ڈھل جانا، سراپا عمل بن جانا اور قرآنی روح کو اپنے اندر اتار لینا اخلاق حسنہ ہے اللہ نے اپنے حبیب ومحبوب ﷺ کو لوگوں کے اخلاقِ کریمانہ کی تکمیل کے لئے مبعوث فرمایا تھا۔

جیسا کہ میں نے حدیث پاک سنائی ہے "بُعِثْتُ لِاُتَمِّمَ مَحَاسِنَ الاَ خلاَ قِ" جب مقصد بعثت یہ تھا کہ آپ ﷺ سب سے زیادہ حسن اخلاق کے بلند مرتبہ پر فائز ہوں اس لئے اللہ نے آپ کی شان میں فرمایا انك لعلیٰ خلق عظیم، بے شک آپ بلند ترین اخلاق پر فائز ہیں۔

برادران ملت!

سرکار دو عالم، محسن اعظم کا بلند اخلاق کیا تھا؛ اس سلسلے میں صحابہ کرامؓ نے ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے ایک دفعہ سوال کیا تھا تو جواب میں حضرت عائشہؓ نے فرمایا کان خلقہ القرآن، قرآن ہی آپ کا اخلاق تھا، لہذا جس کو اخلاق حسنہ سے متصف ہونا ہے وہ حیات طیبہ کی روشنی میں اپنے اخلاق کو سنوارے اپنے کردار کو نکھارے، اپنے اعمال کو سدھارے وہ رسول اللہ ﷺ کی زندگی کے ایک ایک لمحہ پر نظر ڈالے، کہ آنحضور ﷺ گھر والوں کے ساتھ کیا معاملہ کرتے تھے، ملازموں کے ساتھ کیا سلوک کرتے تھے، مہمانوں کے ساتھ کیا برتاؤ ہوتا تھا، مجلس والوں ملاقاتیوں کے ساتھ کیسا معاملہ فرماتے تھے، یہاں تک کہ پرایوں کے ساتھ، دشمنوں مخالفوں کے سلسلے میں آپ کا کیا رویہ ہوتا تھا، حتیٰ کہ جانوروں کے ساتھ آپ کیا رویہ اختیار فرماتے تھے۔

محبان اسلام!

حسن اخلاق میں نرم گفتاری، شیریں کلامی کو سب سے زیادہ اہمیت حاصل ہے یہ وہ صفت ہے کہ جس سے دلوں کی دنیا فتح کی جاتی ہے، دشمن دوست بن جاتے ہیں، بیگانہ اپنا بن جاتا ہے، بڑی سے بڑی مشکلات حل ہوجاتی ہیں، بگڑے کام بن جاتے ہیں کسی نے خوب کہا ہے۔

Scanned by CamScanner

پھول کی پتی سے کٹ سکتا ہے ہیرے کا جگر
مرد ناداں پر کلام نرم و نازک بے اثر

حضرات گرامی: شیریں کلامی، نرم گفتاری، باتوں میں اپنائیت، گفتگو میں حلاوت رسول اللہ ﷺ کی خاص صفت تھی، قرآن پاک اس صفت کو بیان کرتا ہے۔

لَوْ كُنتَ فَظًّا غَلِيظَ الْقَلْبِ لَانفَضُّوا مِنْ حَوْلِكَ: اے رسول اگر آپ تند خو، سخت دل ہوتے تو صحابہ جو آپ کے گرد پروانوں کی طرح منڈلارہے ہیں، بھاگ جاتے، لیکن آپ تو سراپا رحمت ورافت تھے، ملازموں کے ساتھ آپ کا معاملہ یہ تھا کہ حضرت انس بن مالکؓ فرماتے ہیں کہ میں نے دس سال تک رسول اللہ ﷺ کی خدمت کی مگر آپ نے کبھی مجھے سخت وست نہ کہا، میری کسی غلطی پر مجھے جھڑکا یاڈانٹا نہیں، جس کو بھی سید الکونین کا قرب حاصل ہوا، جس کو بھی خدمت رسول کی سعادت نصیب ہوئی وہ آپ کے اخلاق کا گرویدہ ہوگیا، کیونکہ عفو ودرگزر آقاء مدنی کا شعار تھا، اپنی ذات کیلئے کسی بھی تکلیف پر کسی بھی ستانے والے کو برا بھلا نہیں کہا، حتی کہ بعض دفعہ ایسا بھی ہوا کہ یہود و مشرکین میں سے کسی نے آپ ﷺ کو حد درجہ برا بھلا کہا، مگر آپ نے عفو ودرگذر سے کام لیا، مکہ میں ایک عورت آپ پر کوڑا ڈال دیا کرتی تھی روزمرہ کا یہ معمول تھا کہ جب بھی

Scanned by CamScanner

آپ ﷺ اس کی گلی سے گزرتے وہ گھر کا کوڑا آپ ﷺ پر ڈال دیتی پھینک دیتی تھی ایک دفعہ اس میں ناغہ ہوا تو آپ کو فکر ہوئی اور آپ نے حقیقت حال دریافت کیا تو پتہ چلا کہ وہ بیمار ہے، آپ ﷺ اس کی عیادت کیلئے تشریف لے گئے اللہ اکبر یہ تھا اخلاق حسنہ کا وہ مقام جس کے باعث اِنّکَ لَعَلٰی خُلُقٍ عَظِیمٍ فرمایا جارہا ہے ایک دفعہ تجارت کے سلسلے میں کسی سے بات ہو رہی تھی اچانک صاحب معاملہ جو کہ مشرک تھا یہ کہکر چلا گیا کہ آپ یہیں رکئے میں ابھی آتا ہوں، مگر تین دن تک نہیں آیا بھول گیا تھا، جب اس کو یاد آیا تو دوڑا ہوا آیا آپ ﷺ نے ضبط نفس کا ایسا ثبوت دیا کہ کچھ نہیں کہا صرف یہ فرمایا کہ تم نے بہت انتظار کرایا کیونکہ "خُذِالعَفوَ وَامُر بِالمَعرُوف وَاَعرِض عَنِ الجَاھِلِین" کا آپ کو حکم ملا تھا، در گذر، صرف نظر، صبر و تحمل آپ کی فطرت تھی حضرت حلیمہ سعدیہ آپ کی رضاعی ماں تھیں، وہ ایک دفعہ مدینہ آئیں تو آپ ﷺ نے ان کے لئے چادر پھیلا دی، اسی طرح ایک مرتبہ آپ ﷺ کی رضاعی بہن آئیں، تو آپ ﷺ نے انکا اعزاز کرتے ہوئے بیٹھنے کے لئے چادر بچھا دی اگر کوئی مہمان آجاتا تھا تو آپ بنفس نفیس اس کی خدمت کرتے تھے، مہمان کا اعزاز و اکرام فرماتے، صحابہ کو اس کی تلقین فرماتے، آپ ﷺ کے اخلاق کا اعلیٰ ترین نمونہ اور آپ کے اصحاب کے حسن اخلاق

Scanned by CamScanner

کا نقش جاودانی دیکھنا ہو تو اسیران بدر کے حالات پڑھیے۔ کس طرح صحابہ کرام اپنے دشمنوں کے ساتھ محبت و ہمدردی کا ثبوت دیے رہے تھے، خود فرش زمین پر سوتے، قیدیوں کو بستر پر سلاتے، خود کھجوریں کھاتے قیدیوں کو روٹیاں کھلاتے، خود بھوکے رہ جاتے قیدیوں کو شکم سیر کردیتے تھے، یہ تھا حسن اخلاق۔

برادران ملت!

حسن اخلاق رسول اللہ ﷺ کی سیرت مبارکہ اور حیات طیبہ کو نمونہ عمل بنانے سے پیدا ہوگا، حسن اخلاق کی اہمیت اس سے بڑھکر کیا ہوگی کہ رسول اور اصحاب رسول، جہاں جاتے وہاں کے لوگ ان کے اخلاق کے شیدائی بن کر آغوش اسلام میں داخل ہو جاتے تلوار نے وہ کام نہ کیا جو اخلاق حسنہ نے کیا، پوری اسلامی تاریخ گواہ ہے کہ روم وفارس ہو یا ہندوسندھ ہو یا چین وافریقہ ہو ہر جگہ حسن اخلاق، اعلیٰ کردار، اسلامی اقدار نے اسلام کو فروغ بخشا، تاریخ کے صفحات پر مجاہدین اسلام کے کارنامے ثبت ہیں، بے شک ان مجاہدین کے پاس ہتھیار نہ تھے وسائل نہ تھے مگر ان کے پاس ایمان کی دولت تھی حسن اخلاق کی طاقت تھی، جب مظلوم عوام کو ظلم وستم کی شکار رومی وایرانی رعایا کو اسلامی اخلاق کا اعلیٰ ترین نمونہ مل گیا تو وہ یہ کہہ اٹھے کہ انسانیت کے دشمن نہیں یہ تو انسانیت نواز ہیں جو نہ کھیتیاں جلاتے

Scanned by CamScanner

ہیں نہ مکانات پھونکتے ہیں نہ بچوں کو یتیم کرتے ہیں نہ عورتوں پر تلوار اٹھاتے ہیں نہ بوڑھوں کو ستاتے ہیں نہ مال واسباب لوٹتے ہیں نہ آبروریزی کرتے ہیں نہ قتل وغارت گری کرتے ہیں یہ انسان نہیں ہیں یہ کوئی اور مخلوق ہیں یہ ظالم نہیں یہ وحشی نہیں یہ درندہ نہیں یہ تو نجات دہندہ ہیں جوان سے مل گیا عزت والا بن گیا۔

برادران ملت!

افسوس تو اس کا ہے کہ آج جس طرح امت اسلامیہ ایمانی ضعف کا شکار ہے اسی طرح اس کے حسن اخلاق میں بھی زوال پیدا ہو گیا ہے، مادیت پرستی اور خود غرضی کی وباء نے اسلامی اخلاق کی روح کو مجروح کردیا ہے، اور سچ تو یہ ہے کہ ہم نے خود خزینۂ اخلاق، قرآن کریم کو چھوڑدیا ہے نتیجہ میں اخلاقی قدروں میں اغیار سے بھی زیادہ پست ہو گئے ہیں۔ اللہ تعالی ہمیں اور آپ کو حضور ﷺ کے اخلاق حسنہ کو اپنی زندگی کیلئے اسوہ اور نمونۂ عمل بنانے کی توفیق عطا فرمائے۔

آمیـــــــــــن

وآخر دعوانا ان الحمدللّٰہ رب العالمین

Scanned by CamScanner

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ختم نبوت ورسالت

الحمدللہ رب العالمین والصلوۃ والسلام علی خاتم النبیین وآلہ واصحابہ اجمعین۔

امابعد

عن انس قال قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم اِنَّ الرِّسَالَۃَ وَالنُّبُوَّۃَ قَدْ اِنْقَطَعَتْ فَلَارَسُوْلَ بَعْدِیْ وَلَانَبِیَّ۔(ترمذی)

بیشک نبوت ورسالت کا سلسلہ منقطع ہوگیالہذا میرے بعد نہ کوئی نبی آئے گااور نہ کوئی رسول۔

عن ثوبان قال قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم واِنَّہٗ سَیَکُوْنُ فِیْ اُمَّتِیْ کَذَّابُوْنَ ثَلَاثُوْنَ کُلُّھُمْ یَزْعَمُ اَنّہ نَبِیٌّ وَاَنَا خَاتِمُ النَّبِیّیْنَ لَانَبِیَّ بَعْدِیْ۔(ابوداوٗد)

برادران ملت!

میں نے آپ حضرات کے سامنے دوحدیثیں پڑھی ہیں دونوں

میں اللہ کے پیارے حبیب و محبوب سرکار دوعالم ﷺ نے صریح الفاظ میں فرمایا ہے کہ "میرے بعد نہ کوئی نبی ہوگا اور نہ ہی کوئی رسول البتہ میرے بعد رسالت و نبوت کے بہت سے جھوٹے دعویدار پیدا ہونگے۔ جن کی تعداد تیس تک ہوگی محققین و مفکرین نے اب تک نبوت ورسالت کا دعویٰ کرنے والوں کی تعداد ۲۳۷ شمار کی ہے اور بہت ممکن ہے کہ قیامت تک نبوت کے جھوٹے دعویدار اور پیدا ہوں لہذا احدیث میں جو تعداد بتائی گئی ہے اس کی روشنی میں یہ تعداد زیادہ ہے اب یہی صورت ہے کہ حدیث کی بیان کردہ تعداد کی ہم تصریح کریں۔ یا تو یہ تیس کی تعداد اقل تعداد بتائی گئی ہے کم از کم تیس کذاب ضرور ہوں گے اس سے زیادہ بھی ہوسکتے ہیں یا یہ کہ نبوت کا دعویٰ کرنے والے تو بہت ہوں گے مگر جن کذابوں کی لوگ پیروی کرنے لگیں گے اور جن کی نبوت کو دل و جان سے تسلیم کرلیں گے وہ کل تیس ہونگے باقی محض دعویدار ہوں گے اور کوئی ان کی تصدیق کرنے والا نہیں ہوگا۔

برادران اسلام!

جب اللہ تعالیٰ نے اسلام کو آخری دین اور اپنا پسندیدہ مذہب اور رسول اللہ ﷺ کو رحمت للعالمین اور خاتم النبیین قرار دے دیا ہے تو پھر کسی دوسرے دین کا آنا اور کسی دوسرے رسول یا نبی کا مبعوث ہونا

Scanned by CamScanner

ناممکن ہے اسلئے کہ دوسرے دین کا مطلب ہے کہ دین اسلام کامل ومکمل نہیں ہے جب کہ اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَیْکُمْ نِعْمَتِیْ وَرَضِیْتُ لَکُمُ الْاِسْلَامَ دِیْنًا کا واضح اعلان ہو چکا ہے اورما کان محمد ابآاحدمن رجالکم ولٰکن رسول اللّٰه و خاتم النبین وکان اللّٰہ بکل شئ علیما۔ ”محمد ﷺ تمہارے مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں لیکن اللہ کے رسول اور مہر ہیں نبیوں پر اور اللہ تمام چیزوں کو جاننے والا ہے“ کے ذریعہ رسول اکرم ﷺ کے خاتم النبیین ہونے کا فرمان جاری کر دیا گیا ہے۔

برادران قوم وملت!

خاتم کے معنیٰ مُہر کے ہیں جب کسی چیز پر مہر لگادی جاتی ہے تو پھر وہ محفوظ ہو جاتی ہے نہ کوئی چیز باہر آتی ہے اور نہ اندر داخل ہوتی ہے جیسے جب ڈبہ کو پیک کر دیا جاتا ہے اور بوتل کو سر بمہر کر دیا جاتا ہے تو وہ اندر اور باہر کے تعلقات سے محفوظ ہو جاتا ہے اسی طرح محمد عربی ﷺ کے ذریعہ سلسلۂ نبوت ورسالت پر مہر لگادی گئی ہے اب نبوت ورسالت کی بوتل میں کسی ملعون قادیانی کیلئے گنجائش باقی نہیں ہے دوسری بات یہ ہے کہ اسلام کے بعد کسی نئے دین کا آنا اور رسول اللہ ﷺ کے بعد کسی دوسرے نبی کا مبعوث ہونا آیات قرآنیہ کی تصریحات کے خلاف ہے اور یہ ناممکن ہے کیونکہ خدا کا فرمان قطعی

Scanned by CamScanner

اور آخری ہے اگر تبدیلی ہونی ہوتی تو اسی وقت ہو جاتی جب کہ وحی کے نزول کا سلسلہ جاری تھا اب نہ قرآن کریم میں تبدیلی ممکن ہے اور نہ خدا کا فرمان جھوٹا ہو سکتا ہے تمام مفسرین نے رسول عربی نبی امی سرکار دو عالم ﷺ کی ذات پر نبوت ورسالت کو ختم قرار دیا ہے۔

عزیزان ملت!

مگر پاگل اور دیوانے ہر دور ہر زمانے میں ہوتے ہیں، خود اللہ کے رسول ﷺ کے عہد مبارک میں چند احمقوں نے نبوت کا اعلان اور دعویٰ کیا تھا، ان میں ایک صاف بن صیاد نے مدینہ منورہ میں ۲ھ میں اور اسود بن کعب عنسی نے یمن میں ۶ھ میں اور طلیحہ بن خویلد اسدی نے خیبر میں ۸ھ میں اور مسیلمہ بن کبیر کذاب نے ۱۰ھ میں یمامہ میں نبوت کا دعویٰ کیا۔ اسود عنسی، طلیحہ اسدی، اور مسیلمہ کذاب نے کافی تعداد میں اپنے متبعین بنالئے تھے، مسیلمہ کذاب اتنا جری ونڈر ہو گیا تھا کہ اس نے رسول خدا کو پیغام بھیجا کہ ہم دونوں مل کر نبوت کے منصب کو سنبھالیں، مسیلمہ سے بہت زبردست جنگ بھی ہوئی تھی، یہیں تک بس نہیں بلکہ سجاح بنت حارث نے ۱۴ھ میں فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کے عہد خلافت میں نبوت کا دعوی کیا اور پھر اسود بن عنسی اور سجاح نے آپس میں نکاح کر لیا اور مہر میں اپنی امت سے عصر کی نماز معاف کر دی۔

محبان اسلام!

بہت سے مدعیان نبوت پیدا ہوئے اندلس، ایران، عراق ہندوستان، افریقہ، مصر، بحرین، لندن، امریکہ، ہر جگہ نبوت کا دعویٰ کرنے والے احمقوں نے قصر اسلام کو نقصان پہونچانے، حوض شریعت کو گدلا کرنے اور مہتاب رسالت کو گہن لگانے کی ناپاک کوششیں کی۔ مسلمانوں میں افتراق ونفاق پیدا کرنے کفر وشرک میں مبتلا کرنے کی سازش کی۔ ہندوستان میں بھی ۱۸۸۹ء میں قادیان کے اندر ایک گدھے مرزا غلام احمد قادیانی نے نبوت کا دعویٰ کیا یہ حضرت تو کچھ اتنے آوٹ ہوگئے کہ اپنے آپ کو اللہ میاں کی بیوی تک کہنے لگے۔ مہدی آخر الزماں، مسیح موعود مظہر علی اور مظہر حسن وحسین ہونے کا دعوی کیا۔ اور اس پر بھی اس کا پیٹ نہ بھرا تو خدائی کا دعویدار بن بیٹھا۔ انگریزوں نے ان کا پورا تعاون بھی کیا ہر طرح سے مدد دی۔ اس لئے کہ ان کے ذریعہ ہندوستانی مسلمانوں کو نقصان پہونچانے کا بہترین موقع ہاتھ آیا تھا۔ مسلمانوں کو ذہنی کرب کا شکار بنانے کا نسخہ مل گیا تھا اور مسلمانوں کو آپس میں لڑانے کا موقع مل گیا تھا۔

برادران اسلام!

مرزا غلام احمد قادیانی نے سب سے پہلے یہ کام کیا کہ انگریزوں کے خلاف جہاد کرنے کو حرام قرار دیا اور قادیان اور ربوہ کو مدینہ منورہ

اور مکہ مکرمہ کا درجہ دیا اور اپنی بیویوں کو ازواج مطہرات کہنے کا فرمان جاری کیا اور اپنے ماننے والوں کو صحابی کا منصب عطا کیا اور حکم دیا کہ قادیانی مذہب کے پیروکار ہر سال حج کی نیت سے قادیان آئیں، قادیان کی جامع مسجد کو مسجد اقصیٰ کہا اسکے علاوہ بھی بہت سے گل کھلائے بڑے بڑے فتنے کھڑے کئے خوب نام کمایا اور کثیر تعداد میں ان کے ماننے والے پیدا ہو گئے آج پاکستان میں بہت زیادہ قادیانی پائے جاتے ہیں۔ ہندوستان، امریکہ، لندن، وغیرہ میں بھی کافی تعداد ہے ۱۹۷۴ء میں قادیانیوں کو متفقہ طور پر کافر قرار دیا گیا۔ مرزا غلام احمد قادیانی نے براہین احمدیہ، روحانی خزائن، حقیقۃ الوحی کے علاوہ قلعۂ اسلام پر حملہ کرنے کیلئے بہت سی کتابیں لکھی ہیں جو تقریباً سو کی تعداد میں ہیں۔ مرزا صاحب کو ایک دھوبن سے عشق ہو گیا تھا مگر اس گندی طبعیت والے جھوٹے نبی کی تمام تر نبوت ورسالت اور پیشن گوئیوں کے باوجود اس لڑکی نے اس سے نکاح کرنا گوارہ نہیں کیا اور آخر میں بڑی ذلت ورسوائی کے ساتھ اس دنیا سے رخصت ہو گیا دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ہمیں اور آپ کو ان کے مکر وفریب سے بچائے اور دین اسلام پر ثابت قدم رکھے (آمین)

وآخر دعوانا ان الحمدللہ رب العالمین

Scanned by CamScanner

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اسلام ایک مکمل نظام حیات

الحمد للہ رب العلمین والصلوۃ والسلام علی سید الانبیاء والمرسلین محمد وآلہ واصحابہ اجمعین الی یوم الدین! اما بعد

وَمَنْ یَبْتَغِ غَیْرَالِاسْلاَمِ دِیْناً فَلَنْ یُقْبَلَ مِنْہُ وَھُوَفِی الاٰخِرَۃِ مِنَ الْخَاسِرِیْنَ اِنَّ الدِّیْنَ عِنْدَ اللّٰہِ الِاسْلاَمُ۔

جناب صدر و سامعین کرام!

اسلام خداوند قدوس کا آخری دین ہے، عالم انسانیت کیلئے مکمل نظام حیات ہے، زندگی کے تمام شعبوں کو جامع ہے، دینا و آخرت کے تمام گوشوں کو مکمل کرنے والا ہے دین اسلام انسان کو خداوند قدوس کے احکام و مرضیات کے مطابق زندگی گذارنے کی تمام ہدایات سے نواز تا ہے۔ کسی بھی پہلو کو نا تمام اور نا مکمل نہیں چھوڑتا عبادات و طاعات،

معاملات و تعلقات، شادی بیاہ، لین دین، خرید و فروخت، کاروبار، تجارت و معیشت، نوکری و ملازمت، سونے جاگنے، ہنسنے بولنے، کھانے، پینے، ملنے، جلنے، رہنے، سہنے، یہاں تک کہ پیشاب پائخانہ تک کے بارے میں ہماری رہنمائی کرتا ہے یہی وجہ ہے کہ اللہ تعالی نے اسلام کے بعد تمام مذاہب کو منسوخ کردیا دوسرے تمام ادیان کے احکام کو ختم کردیا اب صرف ایک ہی طریقہ ہے جس پر عمل کر کے اللہ تعالی کی خوشنودی حاصل کی جاسکتی ہے صرف ایک ہی دین کے ذریعہ انسان اپنے رب کو راضی کرسکتا ہے اگر اسلام کے علاوہ کسی دوسرے دین و مذہب کو اختیار کرے گا تو وہ گمراہ مانا جائے گا اللہ تعالی کے یہاں اس کا کوئی مقام نہیں، کوئی مرتبہ نہیں، کیونکہ قرآن پاک نے صاف صاف اعلان کردیا ہے "وَمَنْ يَبْتَغِ غَيْرَ الإِسْلَامِ دِيْناً فَلَنْ يُقْبَلَ مِنْهُ وَهُوَ فِي الآخِرَةِ مِنَ الخَاسِرِيْنَ "یعنی جس نے اسلام کو چھوڑ کر کسی دوسرے دین کو اختیار کیا تو اسکو قبول نہیں کیا جائیگا وہ آخرت میں نقصان اٹھانے والا ہوگا۔

برادران ملت!

عقلاً یہ بات سمجھ میں آتی ہے کہ کسی دوسرے طریقہ کو اسی وقت اختیار کیا جاتا ہے جب پہلا طریقہ نامکمل ہوتا ہے وہ زندگی کا ساتھ دینے کی صلاحیت نہیں رکھتا ہے اور جب اسلام کے بارے میں اللہ

تعالی نے فرما دیا ہے "الیوم اکملت لکم دینکم واتممت علیکم نعمتی ورضیت لکم الاسلام دینا" کہ آج ہم نے تمہارا دین مکمل کر دیا اور تم پر اپنی نعمت کا اتمام کر دیا اور تمہارے لئے اسلام کو دین کے طور پر پسند کیا تو پھر دوسرے طریقہ اور مذہب کی کوئی حاجت نہیں کوئی ضرورت نہیں، اپنے زندگی میں جتنے بھی امور ہیں جتنے بھی معاملات ہیں جتنے بھی مسائل ہیں سب کا ایک ہی حل ہے۔ وہ ہے اسلام کے مطابق عمل کیا جائے قرآنی دستور کو اختیار کیا جائے حدیث رسول میں نظر کی جائے صحابہ کرام کے طریقوں کو دیکھا جائے انہیں کے ذریعہ ہمارے مسائل حل ہوں گے جو بھی طریقہ یا کام قرآن و حدیث اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے طریقہ و کام کے خلاف ہوگا وہ غیر اسلامی ہوگا خدا کو منظور نہیں ہوگا اسپر اجر کا سوال ہی نہیں بلکہ اس کام کا کرنے والا زبردست گنہ گار، خطاکار مانا جائیگا۔

حضرات گرامی!

اب ہم ذرا اپنی زندگی کا جائزہ لیں اپنے حالات پر نظر ڈالیں اور دیکھیں کہ آج ہمارے کتنے کام اسلامی دستور اور قرآنی تعلیمات کے مطابق ہیں، ہم کس حد تک حدیث پر عمل کرتے ہیں کہاں تک ہماری زندگی اللہ کے رسول ﷺ سے اور صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین سے ملتی ہے اور ہم کن کن چیزوں میں قرآنی احکام کی

خلاف ورزی کرتے ہیں اور صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے طریقۂ زندگی سے ہٹے ہوئے ہیں۔

برادران اسلام!

ذرا ہم غور کریں کہ ہم نے کتنی مشرکانہ رسومات کو دوسروں کی دیکھا دیکھی اختیار کر لیا ہے اور ہم کو اس کا احساس ہی نہیں کہ ہم دین کے خلاف کام کر رہے ہیں آج کل ہمارے درمیان کلائی پر دھاگا باندھنے کی ایک رسم چلی ہوئی ہے کہ نوجوان مسلمان ہوں یا عمر دراز (ان میں) سے بہت سے لوگوں کی کلائیوں میں دھاگے، کڑے وغیرہ ہوتے ہیں کلائی پر دھاگا باندھنا ہندو مذہب میں رکھشا بندھن کی علامت ہے ایک بہن اپنے بھائی کے ہاتھ پر دھاگا باندھتی ہے پھر ویسے بھی یہ رسم ایک مذہبی حیثیت رکھتی ہے ایک مسلمان کے لئے کسی صورت میں جائز نہیں کہ اس کی نقل کرے حدیث میں صراحت کے ساتھ اللہ کے رسول ﷺ کا ارشاد ہے مَنْ تَشَبَّهَ بِقَوْمٍ فَهُوَ مِنْهُمْ جس نے کسی قوم کی (دینی امور میں) مشابہت اختیار کی تو وہ بھی انہیں میں شمار ہوگا!

محبان اسلام!

اسی طرح غیر اسلامی تہواروں کو منانا، ہولی، دیوالی، اور درگا پوجا میں شریک ہونا اور اس کو میل میلاپ کی علامت قرار دینا بھی تشبہ

بقوم کے حکم میں آتا ہے ایک مسلمان کو تمام غیر اسلامی رسموں، رواجوں، تہواروں سے دور رہنے کا حکم ہے اس کو صرف اور صرف اسلام کے احکام پر عمل کرنا ہے اگر کوئی کہے کہ پھر ہم لوگ اپنے ہندو بھائی سے رواداری کیسے برت سکتے ہیں جب مل جل کر رہنا ہے تو پھر کیا صورت ہو گی؟ تو اسکا جواب یہ ہے کہ اسلام انسانیت نوازی، تعلقات اور اخلاق کی تعلیم دیتا ہے اور کہتا ہے کہ ایک مسلمان اپنے غیر مسلم بھائی کے ساتھ محبت کا معاملہ کرسکتا ہے ضرورت پر اسکی مدد کرسکتا ہے اس کی خوشی غمی میں شریک ہوسکتا ہے اس کے گھر آمد ورفت کرسکتا ہے ایک ساتھ کھاپی سکتا ہے اس کے بہت سے طریقے ہیں لیکن غیر مسلم کے ہر وہ تہوار جو مذہبی حیثیت رکھتے ہیں جن میں شرکت سے اس کے غیر اسلامی عقیدے اور مسلک کی تائید ہوسکتی ہے اسلام اس سے روکتا ہے، منع کرتا ہے کیونکہ اگر اس سے منع نہ کیا جائے تو اس کا مطلب یہ ہو گا کہ ہم اس کے مذہب کو بھی صحیح مانتے ہیں اپنے مذہب کو بھی درست مانتے ہیں پھر یہ تو قرآن کے صریح خلاف ہو گا جبکہ صاف طور پر کہا گیا ہے "ومن یبتغ غیر الاسلام دینافلن یقبل منه" جس نے اسلام کے علاوہ کسی دوسرے دین کو تلاش کیا اسکی پیروی کی تو اسے قبول نہیں کیا جائے گا اور یہاں تو معاملہ ہی الٹا ہے، یا مسلمان اللہ اللہ، یا برہمن رام رام، اور ایسا کرنا تو اس آیت کے بھی خلاف

ہے، جس میں حکم ہے "یَا اَیُّھَا الَّذِیْنَ آمَنُوا ادْخُلُوا فِی السِّلْمِ کَآفَّۃً" اے مسلمانوں پورے اسلام میں داخل ہو جاؤ۔

برادران ملت!

اسلام کو اسی وقت سمجھا جاسکتا ہے جب کہ اس کے احکام کو جانا جائے اور اسلامی احکام کو پوری طرح اسی وقت سمجھا جاسکتا ہے جبکہ ہم کو اسلامی احکام کا علم ہو اسی لئے اسلام علم حاصل کرنے کو فرض کرتا ہے کم از کم اتنا علم حاصل کرنا ہر مسلمان کے لئے ضروری ہے جس کے ذریعہ وہ جان سکے کہ عبادت کیسے کی جائے اور کون چیز حلال ہے کون چیز حرام ہے کس میں خیر ہے کس میں نقصان ہے اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا "طلب العلمِ فریضۃٌ علی کُلِّ مسلِمٍ" ہر مسلمان پر علم کا طلب کرنا فرض ہے یہاں علم سے مراد عام علم نہیں ہے بلکہ اسلامی علوم مراد ہیں قرآن وحدیث کا علم حاصل کرنا مسلمان پر فرض ہے اب اگر ہم اپنے بچوں کو قرآن پڑھانے حدیث پڑھانے کے بجائے شروع سے اسکول میں بھیجتے ہیں تو کس طرح اپنے اسلام کو جانے گا اپنے رسول کو جانے گا اپنے خدائے وحدہ لاشریک لہ کو جانے گا اسکولوں میں اس کو وہی علوم سکھائے جائیں گے جس سے دنیا کمائی جاتی ہے ایسا مسلمان تو صرف نام کا مسلمان ہوگا وہ مالدار ہوسکتا ہے، ڈاکٹر، انجینیئر، آفیسر بن سکتا ہے لیکن پکا سچا مسلمان نہیں بن سکتا اس لئے

کہ اس کو اسلام کا کوئی علم نہیں ہے ذرا ہم اس پر غور کریں کیونکہ اس کا گناہ اس کے والدین کو بھی ملے گا کہ اس نے اپنے لڑکے کو دین کیوں نہیں سکھایا؟ اسے دین کی تعلیم کیوں نہیں دی؟۔

حضرات گرامی!

اگر بچہ دین سے غافل رہ جائے اور اس کے اندر بے دینی آجائے تو اس کا وبال اس کے والد پر بھی پڑیگا کیونکہ جب وہ دین سے بے خبر ہوگا تو وہ ہر مذہب کو صحیح مانے گا ہر تہوار کو صحیح مانے گا ہر مذہب کے کام پر عمل کریگا، وہ ہولی میں رنگ کھیلے گا، عید پر دوگانہ پڑھے گا، ماتھے پر تلک لگائے گا، اور مسجد میں بھی سجدہ کرے گا، وہ سنیما بھی دیکھے گا۔ ناچ بھی دیکھے گا اور ہر ایک کام کو صحیح سمجھ کر کرے گا اسکو پتہ ہی نہیں ہوگا کہ اسلام مکمل مذہب ہے، وہ ہر مذہب کو سچا اور کامل جانے گا، ذرا ہم غور کرلیں کہ اس کا کیا نتیجہ ہوگا اور کیا ہو رہا ہے اللہ پاک ہمکو صحیح بات سمجھنے اور اسلام پر عمل کرنیکی توفیق دے۔

(آمیــــــن)

وآخردعوانا ان الحمد للّٰہ رب العلمین

Scanned by CamScanner

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

عالم انسانیت پر قرآن کریم کے احسانات

الحمد للّٰہ الذی خلق الانسانَ وعلمَہُ البیان ونزل لھدایتہِ القرآن وقال اِنَّ ھٰذا القُرآنَ یَھدِیْ للَّتِیْ ھِیَ اَقْوَمُ والصلوۃ والسلام علی رسول الانام محمدن الذی قیل لہ اِنَّکَ لَعَلیٰ خُلُقٍ عَظِیْمٍ وعلی آلہٖ واصحابہ واتباعہ الی یوم یَقُومُ العوام امام خالق الارض والافلاک۔اعوذ باللّٰہ من الشیطٰن الرجیم بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم طٰسٓ تِلْکَ آیٰتُ الْقُرْاٰنِ وَکِتَابٌ مُّبِیْنٌ ھُدًی وَّبُشْریٰ لِلْمُؤمِنینَ اَلَّذِیْنَ یُقِیْمُوْنَ الصَّلٰوۃَ وَیُؤتُوْنَ الزَّکٰوۃَ وَھُمْ بِالاٰخِرَۃِ ھُمْ یُوْقِنُوْنَ اِنَّ الَّذِیْنَ لَایُؤمِنُوْنَ بِالاٰخِرَۃِ زَیَّنَّا لَھُمْ اَعْمَالَھُمْ فَھُمْ یَعْمَھُوْنَ اُولٰئِکَ الَّذِیْنَ لَھُمْ سُوْءُ الْعَذَابِ وَھُمْ بِالاٰخِرَۃِ ھُمُ الاَخْسَرُوْنَ وَاِنَّکَ لَتُلَقَّی الْقُرْآنَ مِنْ لَّدُنْ حَکِیْمٍ عَلِیْمٍ۔

(پ–۱۹ سورہ النمل)

علماء کرام وسامعین محفل!

میں اپنی اقبال مندی اور نصیبہ کی بلندی پر نازاں ہوں کہ قوم وملت کے سرخیلوں، بحر علم کے شناوروں، ملت بیضاء کے دردمندوں اور آفتاب رسالت وماہ نبوت سے عشق ومحبت، ارادت وعقیدت رکھنے والوں کے سامنے "عالم انسانیت پر قرآن کریم کے احسانات" کے عنوان سے کتاب اللہ کی انقلاب آفرینی کو بیان کرنے، کلام اللہ کی اثر انگیزی کا ذکر کرنے، رسول اللہ ﷺ کی مردم گری کا تذکرہ کرنے کیلئے کھڑا ہوا ہوں۔ مگر اس احساس وشعور کے ساتھ کہ

انداز بیاں گر چہ بہت شوخ نہیں ہے
شاید کہ اتر جائے تیرے دل میں میری بات

کیونکہ ایک خطیب وداعی کی ذمہ داری صرف اتنی ہے کہ قرآن واسلام کے حیات آفریں روح پرور پیغام کو "اُدْعُ اِلیٰ سَبِیْلِ رَبِّکَ" کے خدائی حکم کے تحت دیانت وامانت اور اخلاص وہمدردی کے ساتھ لوگوں تک پہونچادے دلوں کو پھیرنا تو مقلب القلوب کا کام ہے۔ راہ ہدایت پر لگانا تو الٰہ العالمین کی مشیت پر منحصر ہے جس نے اپنے حبیب ومحبوب محمد عربی ﷺ سے یہ فرمایا تھا کہ "اِنَّکَ لَا تَھْدِیْ مَنْ اَحْبَبْتَ وَلٰکِنَّ اللّٰہَ یَھْدِیْ مَنْ یَّشَاءُ" اے رسول آپ جس کو پسند فرمائیں اس کو ہدایت پر نہیں لگا سکتے لیکن اللہ جس کو چاہتا ہے ہدایت

دیتا ہے اس لئے ہم کو چاہئے کہ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ کی دعاء
کرتے رہیں۔

برادران اسلام!

میں نے عالم انسانیت پر قرآن کریم کے احسانات کو موضوع سخن بنایا ہے کیونکہ ہم جس کائنات میں سانس لے رہے ہیں اور زندگی کے لیل ونہار کو فروغ دے رہے ہیں۔ یہ پوری کائنات قرآن کریم کی مرہون منت ہے دنیا کی یہ ساری رنگینیاں، شمس وقمر کی تابانیاں قرآن کریم کے طفیل اب تک قائم ہیں ورنہ ایک وقت اس دنیا پر ایسا بھی گذرا ہے کہ دنیا ہلاکت وبربادی کے دہانے پر پہونچ چکی تھی دنیاوالے بربادی کی نگر پر تھے یہ کسی محقق واسکالر کا بیان نہیں ہے بلکہ خود خالق کائنات، مالک ارض وسمٰوات نے اس دور کو بیان کیا ہے اس نے قرآن کریم کے ذریعہ لوگوں کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا۔ وَكُنْتُمْ عَلَىٰ شَفَا حُفْرَةٍ مِّنَ النَّارِ فَانقَذَكُمْ مِنْهَا" کہ تم جہنم کے دہانے پر پہونچے ہوئے تھے اللہ نے اس سے بچالیا اور بچایا کیسے رسول اللہ ﷺ کو بھیج کر اور آپ کے قلب مبارک پر اپنے مبارک کلام کو نازل فرما کر اس لئے ہم یقین کے ساتھ کہہ سکتے ہیں کہ قرآن کا سب سے پہلا اور بڑا احسان یہ ہے کہ اس نے انسانیت کو بچالیا، دنیا کو بچالیا قرآن کریم اللہ کی سب سے بڑی نعمت ہے، سب سے بڑا

Scanned by CamScanner

عطیہ ہے پوری کائنات بھی اس کا بدل نہیں بن سکتی، قرآن کی نعمت سے بڑھ کر کوئی نعمت نہیں، حامل قرآن رسول اللہ ﷺ کی بعثت سے بڑھ کر کوئی انعام نہیں۔ اسی قرآن کے نزول کے لئے محمد عربی ﷺ کو منصب رسالت تفویض ہوا تھا، انہیں تخت نبوت پر متمکن کیا گیا تھا اسی قرآن کے لئے آپ کو غار حراء کی گوشہ نشینی میں رکھا گیا تھا۔

دانشوران ملت و مفکران اسلام!

قرآن کریم کو اللہ نے فصیح و بلیغ عربی زبان میں عربوں کے درمیان نازل فرمایا۔ غار حراء سے وحی رسالت کا آغاز ہوتا ہے، مکہ مکرمہ مہبط وحی بنتا ہے، قلب رسول اس کا حامل قرار پاتا ہے، زبان رسول اس کا ترجمان بنتی ہے قرآن کریم ایک ایسے معاشرے میں نازل ہوا جو دینی، روحانی، اخلاقی، معاشرتی، تمدنی، اور تہذیبی و فکری زوال کا شکار تھا تاریخ عالم کا سب سے خراب معاشرہ، نسل انسانی کی سب سے ناکارہ قوم، دنیاء فانی کی سب سے گھناؤنی زندگی کے درمیان قرآن نور وہدایت کا سرچشمہ سعادت، منبع نجات، وسیلہ مغفرت، اور بشارت جنت بن کر نازل ہوا وہ عرب قوم جو ضلالت وجہالت، شرک وکفر کے صحراء میں بھٹک رہی تھی، بیت اللہ جو خدائے واحد لاشریک لہ کی عبادت کے لئے بنایا گیا تھا تین سو ساٹھ باطل خداؤں کا مسکن بنا ہوا تھا اس کے علاوہ ہر قبیلہ اور ہر گھر کا جداگانہ بت تھا پتھروں، لکڑیوں کے

بت بنائے جاتے تھے ، اور پوجے جاتے تھے، درختوں کو سجدہ کیا جاتا تھا، اصنام پرستی، اوثان پرستی کے متوالے عرب ان معبودان باطل کو اپنی مغفرت کا ذریعہ اور قرب الٰہی کا باعث گردانتے تھے ملائکۃ اللہ کو اللہ کی بیٹیاں کہتے تھے اور ساتھ ساتھ یہ بھی کہتے تھے کہ "مَانَعْبُدُ هُمْ اِلاَّ لِيُقَرِّبُوْنَا اِلَى اللّٰهِ زُلْفٰى" ہم تو اپنے ان خداؤں کی عبادت صرف اس لئے کرتے ہیں تاکہ یہ ہم کو اللہ کے قریب کردیں۔

سامعین کرام!

حضرت علامہ سید سلیمان علی ندوی نزول قرآن اور عرب قوم کا نقشہ اس طرح کھینچتے ہیں کہ قرآن کریم دنیا کی سب سے تاریک سرزمین میں سب سے جاہل قوم پر اترا جو علم وتمدن سے عاری، دولت وثروت سے خالی، سامان اسلحہ سے محروم اور ہر قوم کی دنیاوی اور مادی طاقت سے تہی مایہ تھی۔ قرآن نے تیرہ برس تک کبھی پہاڑوں کے غاروں اور کبھی پہاڑوں کی چٹانوں سے انسانیت کو آوازیں دیں اس طویل مدت میں اس کی پکار کے جواب میں سب وشتم، سنگریزے اور پتھر، تیر ونشتر، تیغ وخنجر کی بارش ہوتی رہی۔

برادران ملت!

قرآن کریم نے سب سے پہلے ایوان باطل کے مکینوں کو توحید

باری کی طرف دعوت دیااور کہا۔ یَاأَیُّھَاالنَّاسُ اعْبُدُوا رَبَّکُمُ الَّذِیْ خَلَقَکُمْ وَالَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِکُمْ لَعَلَّکُمْ تَتَّقُوْنَ۔(پ:۱،آیت:۲۱)

ترجمہ:۔اے لوگو! تم اپنے اس رب کی عبادت کرو جس نے تم کو پیدا کیااوران لوگوں کو بھی پیدا کیا جو تم سے پہلے تھے ہو سکتا ہے کہ تم متقی بن جاؤ۔

قرآن کریم کا عالم انسانیت پر یہ احسان عظیم ہے کہ اس نے انسانیت کے مردہ تن میں ایمان و توحید کی روح پھونک دی "اَوَمَنْ کَانَ مَیْتاً فَاَحْیَیْنَاہُ"

برادران اسلام!

عقیدۂ توحید سے سرفراز کرنااور شرک وکفر کی لعنت سے نجات دلانا معمولی احسان نہیں کوئی اس کو محسوس کرے یانہ کرے کوئی اس احسان کو مانے یانہ مانے مگر یہ حقیقت ہے کہ یہ سب سے عظیم احسان ہے جس کی بدولت اس کائنات کو بقانصیب ہوا جس کے سبب عالم انسانی کو ہلاکت سے بچالیا گیا جس کے باعث آج ہم زندگی کی سانس لے رہے ہیں اور اس حسین دنیا کی رعنائیوں اور لذتوں سے بہرہ یاب ہورہے ہیں، قرآن نے شرک کو سب سے بڑا ظلم قرار دیااور اسی ظلم کے خلاف نوح علیہ السلام سے لے کر خاتم النبیین ﷺ تک تمام انبیاء و مرسلین سرگرم دعوت و تبلیغ رہے تاکہ نسل انسانی کو شرک وکفر کی لعنت سے

بچایا جائے شرک کے بارے میں ذرااس آیت کو ملاحظہ فرمائیں:۔

وَقَالُوا اتَّخَذَ الرَّحْمٰنُ وَلَداً لَقَدْ جِئْتُمْ شَيْئاً اِدّاً تَكَادُ السَّمٰوٰتُ يَتَفَطَّرْنَ مِنْهُ وَتَنْشَقُّ الْاَرْضُ وَتَخِرُّ الْجِبَالُ هَدّاً اَنْ دَعَوْا لِلرَّحْمٰنِ وَلَداً (پ–۱۶ سورہ مریم)

ترجمہ:– اوران لوگوں نے کہاکہ رحمٰن نے اولاد تجویز کرر کھاہے بخدا تم ایک بھاری چیز لائے قریب ہے کہ اس کی وجہ سے آسمان پھٹ پڑے اورزمین ٹکڑے ٹکڑے ہو جائے اور پہاڑ دھڑام سے گر پڑے بیشک ان لوگوں نے رحمٰن کے لئے اولاد پکارا۔

سامعین کرام!

قرآن کریم کا عظیم احسان نسل انسانی پر یہ بھی ہے کہ اس نے خاندانوں، قبیلوں، نسلوں میں بٹے لوگوں کو جو انسان ہو کر بھی دوسرے انسان کو حقیر وذلیل سمجھتے تھے اس حقیقت سے آگاہ کیا کہ تمہاری اصل ایک ہے تمہاری فطرت اور تمہارا عنصر مٹی ہے لہذا نسلی تفوق ،قومی برتری، قبائلی نخوت، خاندانی تعصب نا قابل قبول ہے کسی کو کسی پر فضیلت نہیں بلکہ جو تم میں اپنے رب کا فرمانبردار ہو گا خالق حقیقی کا اطاعت گذار ہو گا وہ عند اللہ مقبول ہو گا۔

يَااَيُّهَاالنَّاسُ اِنَّا خَلَقْنٰكُمْ مِنْ ذَكَرٍوَّاُنْثٰى وَجَعَلْنٰكُمْ شُعُوْباً وَّقَبَائِلَ لِتَعَارَفُوا اِنَّ اَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ اَتْقٰكُمْ (پ:۲۶ حجرات)

ترجمہ:-اے لوگو! ہم نے تم کو ایک مرد وزن سے پیدا کیا ہے اور تم کو خاندان وقبائل میں بنایا تاکہ ایک دوسرے کو پہچانو بیشک اللہ کے نزدیک تم میں کا سب سے معزز وہ ہے جو سب سے زیادہ پرہیزگار ہے۔

اور اسی حقیقت کو زبان رسالت حق بیان سے بھی کہلوادیا گیا۔

كُلُّكُمْ مِنْ آدَمَ وَآدَمُ مِنْ تُرَابٍ لاَ فَضْلَ لِعَرَبِيٍ عَلىٰ عَجَمِيّ وَلاَ لِعَجَمِيٍّ عَلىٰ عَرَبِيٍ وَلاَلاَبْيَضَ عَلىٰ اَسْوَدَ وَلاَ لِاَسْوَدَ عَلىٰ اَبْيَضَ اِلاَّ بِالتَّقْوىٰ (الحديث)

ترجمہ:-تم سب آدم سے ہو اور آدم مٹی سے ہیں کسی عربی کو عجمی پر اور کسی عجمی کو کسی عربی پر اور کسی گورے کو کالے پر اور کسی کالے کو گورے پر کوئی فضیلت نہیں مگر تقوی کے ذریعہ۔

ذات پات، نسل وقوم، رنگ وروپ کی تفریق وامتیاز کی لعنت میں گرفتار، عرب معاشرہ میں اس کا اثر یہ تھا کہ عداوت ودشمنی اور نفرت وتعصب کا ماحول تھا انسان انسان کا دشمن تھا ایک انسان دوسرے کو محض اس لئے حقیر جانتا تھا کہ وہ معمولی قبیلے اور خاندان کا ہے، قرآن نے اس نفرت کی فضا کو اپنے فضل سے وحدت کی فضا میں بدل دیا اور عربوں کو متحد کردیا، اتحاد ایمان وتوحید کے بناء پر قائم تھا قرآنی احکام کی اساس پر قائم تھا یہ ایسا عظیم احسان تھا جس نے دنیا کو امن وسلامتی، محبت وبھائی چارگی، وحدت ومساوات، ایثار وقربانی ہمدردی وغمگساری

احترام انسانیت اور تعظیم آدمیت کا گہوارہ بنادیا۔

معزز سامعین!

قرآن کریم کا یہ اعجاز سب نے دیکھا اور محسوس کیا کہ وہی عرب جو قبائلی جنگوں اور خاندانی عداتوں میں ہلاک و برباد ہو رہے تھے، محض ذاتی انا، اور قومی تفاخر کے سبب اونچ نیچ ذات پات کی دلدل میں پھنسے ہوئے تھے ہر قسم کی تفریق مٹا کر انانیت و عصبیت کی حدود سے نکل کر اسلامی مساوات اور ایمانی اتحاد کا مثالی نمونہ بن گئے اور اب ان کی تلوریں اپنوں کے خلاف نہیں بلکہ دشمنان حق اور مخالفین اسلام کے خلاف بلند ہوتی تھیں اس مثالی وحدت کو قرآن کریم نے قیامت تک کے لئے جاوداں بنادیا۔

اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الَّذِيْنَ يُقَاتِلُوْنَ فِيْ سَبِيْلِهٖ صَفًّا كَاَنَّهُمْ بُنْيَانٌ مَّرْصُوْصٌ (پ-۲۸ سورہ صف)

ترجمہ:- بیشک اللہ ان کو محبوب رکھتا ہے جو اس کی راہ میں اس طرح صف بستہ ہو کر قتال کرتے ہیں گویا وہ شیشہ پلائی دیوار ہیں۔

اسلام سے قبل ان ہی کے بارے میں کہا گیا تھا اور ان ہی کی عداوتی زندگی کا ذکر کیا گیا تھا اور قرآن ورسول کی بدولت ان کے متحد ہونے کو بتایا گیا تھا۔

وَ اذْكُرُوا نِعْمَتَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ اِذْ كُنْتُمْ اَعْدَآءً فَاَلَّفَ بَيْنَ

Scanned by CamScanner

قُلُوبِكُمْ فَأَصْبَحْتُمْ بِنِعْمَتِهِ إِخْوَانًا (پ:٤، سورۂ آل عمران)

ترجمہ:- یاد کرو اپنے اوپر اللہ کی نعمت کو جب کہ تم دشمن تھے تو تمہارے دلوں میں جوڑ پیدا کر دیا پس تم اس کی نعمت سے بھائی بھائی ہو گئے۔

برادران ملت!

اگر کوئی شخص یہ اعتراض کرے کہ عرب قوم کے درمیان سے عداوت ودشمنی ختم کر کے ان کے مابین اخوت وبھائی چارگی پیدا کرنا کوئی بہت بڑا کمال نہیں ہے، تو اس سے یہ کہا جائے کہ بھائی ذرا اپنے گاؤں اور شہروں میں پھیلے ہوئے خاندانی اور قومی انتشار پر نظر ڈالئے اور اسکو ختم کرنے کی کوشش کر کے دیکھئے تو اندازہ لگ جائے گا، میں تو یہاں تک کہتا ہوں کہ ذرا آپ اپنے گھریلو اختلاف اور انتشار کو ختم کرنے کی کوشش کیجئے دانتوں تلے پسینہ آجائے گا بگڑے ہوئے لوگوں کو سدھارنا آسان ہے لیکن جو ہٹ دھرم ہوں اپنی ضد پر قائم ہوں اور ہر بات کو اپنی انا کا مسئلہ بنالیتے ہوں ان کو سدھارنا محال ہے صرف خدا کی ذات ہی ان کے دلوں کو پھیر سکتی ہے اور آپ نے قرآن کریم کے اس حقیقت پسندانہ اسلوب کو دیکھا کہ اس نے "فاصبحتم بنعمتہ اخوانا" کہا ہے کہ اللہ نے اپنے فضل وکرم سے تم کو بھائی بھائی بنادیا اور اگر فضل خدا نہ ہوتا خدائی فرمان نہ ہوتا تو یہ ناممکن کام ممکن نہ ہوتا یہ صرف اور صرف قرآن کریم کا عظیم احسان

ہے، آج دنیا کے مفکرین ودانشور رنگ ونسل اور زبان وملک کی بنیاد پر
قوموں کو متحد کرتے ہیں اور دعوی کرتے ہیں کہ ہم نے عالم میں
اتحاد پیدا کیا لیکن اگر غور کریں گے تو معلوم ہو گا کہ یہ اتحاد نہیں انتشار
ہے جس قوم کو قومیت کی اساس پر متحد کیا گیا وہ قوم دوسری قوموں
کا دشمن بنکر ابھری، جس قوم کو زبان کی بنیاد پر متحد کیا گیا وہ قوم دوسر
ی زبان بولنے والوں کا دشمن بن گئی آپ اپنے ہندوستان، پاکستان،
بنگلہ دیش کا تجربہ کر چکے ہیں بنگلہ دیش زبان کی بنیاد پر وجود میں آیا
اور اردو بولنے والوں کو بنگلہ دیش سے نکال باہر کیا گیا اور آج بھی اردو
بولنے والے مسلمان ہو کر بھی بنگلہ دیش میں ویران وبرباد ہیں سندھ
سندھی قومیت اور زبان کے سبب علیحدہ ملک کا مطالبہ کر رہا ہے اسی
طرح تامل ناڈو، کرناٹک وغیرہ میں زبان اصل ہے انسان اور مذہب
دوسرے نمبر پر آتے ہیں۔

برادران ملت!

قرآن کریم کا ایک عظیم ترین احسان عالم انسانیت پر یہ بھی ہے کہ
اس نے شراب کو ام الخبائث بنا کر شراب نوشی میں مبتلا عرب قوم کو
اس سے نجات دلائی، قرآن کے احکام جس علاقہ اور جس ملک میں
نافذ ہوئے وہاں شراب نوشی جیسی لعنت یکسر بند ہو گئی قرآن کریم
نے چوری، ڈکیتی، لوٹ مار اور زنا کی لعنت سے دنیا کو نجات دلایا،

Scanned by CamScanner

قرآن نے یہ عظیم احسان کیا کہ سسکتی، تڑپتی، بے بس اور بے یار و مددگار صنف نازک کو اس کا اصل مقام عطا کیا عورتوں کو عزت دی، عورتوں کو آزادی دی، عورتوں کو میراث میں حصہ دیا عورتوں کو انسانوں کے صف میں کھڑا کیا ورنہ دنیا میں عورت ایک مظلوم و مقہور اور ہر قسم کے حقوق سے محروم ذات تھی، روم و فارس، یونان و ہندوستان ہر جگہ ہر ملک میں عورت حیوان سے بدتر اور شئ حقیر تھی جس نے چاہا بیچ دیا جس نے چاہا زندہ جلادیا، جس نے چاہا زندہ درگور کر دیا، جس نے چاہا سانپ بچھو سے خطرناک کہدیا مگر اسلام نے کہا۔ عورت ماں ہے جس کے قدموں تلے جنت ہے، بہن ہے جو بھائی کی آبرو اور عزت ہے عورت بیوی ہے جو شوہر کی تسکین قلب و جگر اور لباس زینت ہے اور اسی پر بس نہیں بچوں پر لازم و ضروری کیا کہ ماں کی خدمت تمہارا فرض ہے ماں کی رضا اور خدمت میں تمہاری نجات و مغفرت ہے اور عورتوں کو جائداد میں حق دیا صرف حق ہی نہیں دیا بلکہ ان کو معیار بنا کر پیش کیا کہ "لِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الأُنْثَيَيْنِ" مردوں کا حصہ دو عورتوں کے حصے کے بقدر ہے ماں باپ کے ترکہ میں حصہ لگایا، شوہر کے ترکہ سے حصہ دیا لڑکے کے ترکہ میں سے حصہ دیا کیا دنیا کی کوئی کتاب اس کی مثال پیش کر سکتی ہے۔

برادران ملت بیضاء! قرآن کریم نے عالم انسانیت پر اتنے

زیادہ احسانات کئے ہیں کہ ان کو شمار نہیں کیا جاسکتا "وَاِنْ تَعُدُّوا نِعْمَتَ اللّٰهِ لَا تُحْصُوْهَا" کہ اگر تم اللہ کی نعمتوں کو شمار کرنا چاہو تو شمار نہیں کر سکتے قرآن کریم نے فکری، تمدنی، سماجی، اور اقتصادی انقلاب برپا کیا قرآن نے دینی، اخلاقی، علمی وادبی انقلاب برپا کیا، اسلام سے قبل عربوں کی فکر کا محور اصنام پرستی، خود غرضی کے سواء کچھ نہ تھا وہ اپنے محدود دائرہ میں رہ کر زندگی بسر کرتے تھے، لوٹ مار، قتل وقتال، ڈاکہ زنی، چوری چکاری میں لگے رہتے تھے انسانیت سے دور رہنے والے بھلا انسانیت کی ہدایت کی فکر کیونکر کرتے مگر اللہ اکبر! یہی عرب جب دولت ایمان سے سرفراز ہوئے تو پوری دنیا کی فکر پیدا ہوگئی یہاں تک کہ قادسیہ کی جنگ کے موقع پر جبکہ ایرانی سپہ سالار رستم کے سامنے مسلمان مجاہدین کا وفد بات کرنے گیا تو رستم کے ایک سوال کے جواب میں حضرت ربعی بن عامر رضی اللہ عنہ کا تاریخی جملہ آج بھی ان پاکیزہ صفات، اعلیٰ کردار، بلند اخلاق مجاہدین اسلام کے فکروں کی ترجمانی کرتا ہے انہوں نے فرمایا تھا جب کہ رستم نے پوچھا کہ یہاں کیا لینے آئے ہو تو جواب تھا۔

اَللّٰهُ اَبَعَثَنَا لِنُخْرِجَ مَنْ شَاءَ مِنْ عِبَادَةِ الْعِبَادِ اِلٰی عِبَادَةِ اللّٰهِ وَمِنْ ضَيْقِ الدُّنْيَا اِلٰی سَعَتِهَا وَمِنْ جَوْرِ الْاَدْيَانِ اِلٰی عَدْلِ الْاِسْلَامِ۔

Scanned by CamScanner

ترجمہ:-اللہ نے ہم کو بھیجا ہے تاکہ ہم نکالیں اسکو جس کو اللہ نکالنا چاہتا ہے بندوں کی عبادت سے اللہ کی عبادت کی طرف اور دنیا کی تنگی سے دنیا کی کشادگی کی جانب اور باطل دینوں کے ظلم سے اسلام کے عدل کی جانب۔

یہ عام فکر تھی، عام مزاج تھا یعنی فکر و خیال میں قرآن نے وسعت پیدا کیا۔ اپنی ہدایت وسعادت کے ساتھ دنیا کی اصلاح وہدایت کا درد بھی پیدا ہو گیا اور جہاں تک علم وفن کا معاملہ ہے تو اسلام سے قبل جو عرب لکھنا پڑھنا نہ جانتے تھے قرآن کریم کی بدولت حصول علم وفن کا ایسا ذوق پیدا ہو گیا ایسی فکر پیدا ہو گئی کہ علوم وفنون کے سب سے بڑے قدرداں بن گئے پوری دنیا میں علمی انقلاب پیدا کر دیا نور علم سے ظلمت کدہ کفر وشرک کو منور کر دیا تہذیب وتمدن، حضارت وثقافت سے دنیا کو گہوارۂ علم وفن، گلشن تہذیب وتمدن بنا دیا نہ صرف علم پروری، علوم نوازی فرمائی بلکہ قرآن کریم کی بدولت سینکڑوں علوم وفنون ایجاد کئے یہ معمولی احسان نہیں ہے آج یورپ وامریکہ علم وفن کی جن بلندیوں پر پہونچے ہیں وہ علماء اسلام کا عطیہ ہے۔

برادران ملت!

قرآن کریم کے عظیم ترین احسانات کو مورخ اسلام سید سلیمان ندویؒ کی زبان میں اس طرح بیان کر سکتے ہیں کہ قرآن کا سب سے بڑا

Scanned by CamScanner

تاریخی معجزہ یہ ہے کہ ۲۳؍سال کی تعلیم میں ایک ان پڑھ اور جاہل قوم کو عالم ترین اور متمدن ترین قوم بنادیا۔

برادران اسلام!

چالیس سال کی مدت میں جب خلافت راشدہ کادور ختم ہوا قرآن کے ماننے والوں نے جو بحر ہند کے دہانے سے لے کر بحر اٹلانٹک کے ساحل تک پھیلے ہوئے تھے، دنیا کی کایاپلٹ دی، تاریکی کی جگہ نور، جہالت کے بدلے علم، شرک وکفر کے بجائے خداپرستی آئی، دنیا کی سب سے غریب ومفلس قوم سب سے بڑی دولت مند اور سب سے نادان وجاہل اور وحشی قوم سب سے بڑا عالم وعلم پرور اور متمدن ہوگئی دنیا کی سب سے ضعیف وکمزور قوم سب سے قوی اور سب پر غالب ہوگئی وہ قوم جس کو دنیا میں کبھی سیاسی عزت اور جاہ وجلال نصیب نہیں ہوا تھااس نے دنیا کی شہنشاہیت کا تاج اپنے سر پر رکھا، عرب وعجم، ترک ودیلم، حبش وزنگ، ہندوسندھ، جس نے بھی قرآن کو اپنے سینہ سے لگایااس نے فتح وظفر کا پرچم ہاتھ میں لیا تخت شاہی اپنے پیروں تلے بچھایااور حکومت کا تاج اپنے فرق شاہی پر رکھا۔

برادران ملت!

عربوں کی کیابساط تھی، دیلم کو کون جانتا تھا، سلجون سے کون واقف تھا، غور وخلج اور تغلق کس شمار میں تھے، کرد کس گنتی میں تھے۔

خوازم شاہی اتابکی اور مصر کے بحری ممالک اور ہندوستان کے ترکی غلاموں کی کیا حیثیت تھی اور مٹھی بھر آوارہ گرد ترک قبیلہ کا سردار عثمان خان جن کی اولاد نے یورپ وایشیاء اور افریقہ کے تین بر اعظموں پر چھ سو برس تک اسلام سے پہلے حکومت کی مگر جب انہوں نے اپنی عقیدت کا سر قرآن کے آگے جھکایا تو دنیا کے شہنشاہوں نے اس کے آگے اپنی اپنی گردنیں جھکادیں۔

معزز سامعین!

قرآن کریم کا عالم انسانیت پر یہ بھی ایک عظیم احسان ہے جس کو ہم سید سلیمان ندوی کی زبان میں کہہ رہے ہیں کہ قرآن نے باطل پرستوں کے ہر طلسم کو توڑ دیا، بتوں کی ہیکل مسمار کردیئے، ستارہ پرستی کا چراغ گل کردیا انسانی جانوں کی قربانی موقوف کردی، دختر کشی کی رسم بیخ وبن سے اکھاڑ کر پھینک دیا عورتوں کو عزت، غلاموں کو آزادی اور غریبوں کو بشارت دی اور سب سے بڑھ کر اس نے مسلمانوں کو اللہ کے ایک آستانہ قدس کے سوادنیاوی قوت کے ہر آستانہ سے بے نیاز کردیا خدائے قادر کی قدرت کے سوا ہر قدرت سے وہ بے نیاز اور ہر قوت سے وہ بے پرواہ ہو گئے۔

خردمندان ملت!

قرآن کریم کا عظیم تر احسان یہ ہے کہ اس نے اللہ والوں کی

Scanned by CamScanner

جماعت پیدا کی جو اللہ کے لئے ہی جیتی اور مرتی تھی، اللہ ہی کے لئے کرتی اور چھوڑتی تھی۔ اللہ ہی کے لئے دیتی اور لیتی تھی، وہ قرآنی جماعت تھی، ایمانی جماعت تھی، ربانی قوت کا یہ سرمایہ آج بھی ہمارے پاس ہے اسکے احسانات آج بھی ہیں اور کل بھی رہیں گے، اس کی تاثیر جو پہلے تھی وہی آج بھی ہے اور قیامت تک رہے گی ہم اسکے حکموں کو مانیں تو پھر دیکھیں کہ کہاں سے کہاں تک پہونچ جاتے ہیں۔

وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین

Scanned by CamScanner

بسم اللہ الرحمن الرحیم

علم دین کی اہمیت و ضرورت

اَلْحَمْدُ لِلّٰه الَّذِیْ عَلَّمَ النَّاسَ مَالَمْ یَعْلَمْ وَالصَّلٰوۃ والسَّلامُ عَلٰی رَسُوْلِه وَصَحْبِه اَجْمَعِیْنَ اَمّا بعد!

اعوذ باللّٰہ من الشیطٰن الرجیم، بسم اللّٰہ الرحمن الرحیم۔ وَاَنْزَلَ اللّٰه عَلَیْكَ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَعَلَّمَكَ مَالَمْ تَكُنْ تَعْلَمْ وَكَانَ فَضْلُ اللّٰه عَلَیْكَ عَظِیْماً۔

جناب صدر اور معزز سامعین!

علم کی اہمیت و ضرورت کا احساس و اعتراف دنیا کی ہر قوم و ملت نے کیا، آج کی ترقیات و تحقیقات، ایجادات و انکشافات جنکا ہم سب مشاہدہ کرتے ہیں، اور ان سے فائدہ اٹھاتے ہیں یہ سب علمی و عقلی ترقی کا نتیجہ ہے جب انسان نے اپنے دلوں کو علم کی روشنی سے منور کرلیا تو کائنات کی تاریکیاں اسکی نگاہوں سے اوجھل ہوگئیں، اور پھر حقائق اس کے سامنے آگئے، جن سے اس نے فائدہ اٹھایا، سورج کی شعاعوں کو

قید کر کے بجلی تیار کی، فضاء کی وسعتوں میں ہوائی جہاز اڑائے، خلا میں راکٹ اڑائے، سمندر کی گہرائیوں میں اتر کر ہیرے، جواہرات لؤلو ومرجان حاصل کیے، زمین کی گہرائیوں سے سونا، چاندی، پٹرول گیس اور دیگر معدنیات حاصل کیے ان کو اپنی داخلی وخارجی زندگی کو سنوارنے نکھارنے میں صرف کیا، اس نے اپنے علوم وفنوں کو انسانیت کی فلاح وبہود کے لئے بھی استعمال کیا، اور اپنی ہوس وشہوت کی تکمیل کیلئے بھی اسے استعمال کیا اس نے ان علوم وفنون سے اچھے کام بھی کیے، اور انکے ذریعہ ہلاکت وبربادی کے سامان بھی بنائے، اور آج ہم ان مادی علوم کی انسانیت نوازی دیکھ رہے ہیں، تو ان کی ہلاکت آفرینی سے بھی دوچار ہیں۔

برادران اسلام!

علم اور اہل علم کو اسلام نے جس نگاہ سے دیکھا ہے دنیا کے کسی مذہب اور کسی ملت میں مثال نہیں ملتی علم کا مقام اسلام میں کتنا بلند ہے اس کا اندازہ ان آیات واحادیث سے ہوتا ہے قرآن پاک اور کتب احادیث میں وارد و مذکور ہیں جیسا کہ ارشاد ربانی ہے۔ وَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَلَيْكَ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَعَلَّمَكَ مَالَمْ تَكُنْ تَعْلَمُ وَكَانَ فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكَ عَظِيْماً۔ ترجمہ:- اور اللہ نے آپ پر کتاب وحکمت نازل کیا اور جو نہیں جانتے تھے وہ سکھائی اور آپ پر اللہ کا بہت بڑا فضل ہے۔

Scanned by CamScanner

اور دوسری جگہ ارشاد ہے: وَلِيَعْلَمَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ اَنَّهُ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّكَ فَيُؤْمِنُوا بِهٖ فَتُخْبِتَ لَهٗ قُلُوبُهُمْ وَاِنَّ اللّٰهَ لَهَادِ الَّذِيْنَ آمَنُوا اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ: ترجمہ:- اور اس واسطے کہ معلوم کرلیں وہ لوگ جن کو سمجھ ملی ہے کہ یہ تحقیق ہے تیرے رب کی طرف سے پھر اس پر یقین لائیں اور نرم ہو جائیں اس کے آگے انکے دل اور اللہ سجھانے والا ہے یقین لانے والوں کو راہ سیدھی۔ اِنَّمَا يَخْشَى اللّٰهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمَاءُ اِنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ غَفُوْرٌ۔

ترجمہ:- اللہ سے اس کے بندوں میں علماء ہی ڈرتے ہیں بیشک اللہ غالب بخشش کرنے والا ہے۔ قُلْ هَلْ يَسْتَوِي الَّذِيْنَ يَعْلَمُوْنَ وَالَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ :ترجمہ:- اے نبی آپ فرمادیجئے کہ کیا اہل علم اور غیر اہل علم برابر ہو سکتے ہیں؟ نصیحت تو صاحب عقل ہی حاصل کرتے ہیں۔

اور اسی کے ساتھ ان احادیث کو بھی سماعت فرمایئے جن میں علم دین کی اہمیت اور اہل علم کی فضیلت کو بیان کیا گیا ہے۔ ترمذی اور دارمی کی روایت ہے کہ اللہ کے حبیب و محبوب ﷺ نے فرمایا: فَضْلُ الْعَالِمِ عَلَى الْعَابِدِ كَفَضْلِ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ عَلٰى سَائِرِ الْكَوَاكِبِ: ترجمہ:- عالم کی فضیلت عابد پر ایسی ہے جیسے بدر کامل کی فضیلت تمام ستاروں پر، ترمذی شریف کی روایت ہے:

فقیه واحد اشد علیَ الشیطان من الف عابد: ترجمہ:-ایک فقیہ شیطان پر ایک ہزار عابد سے زیادہ بھاری ہے۔ دارمی وترمذی کی روایت ہے کہ رسول ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص طلب علم کے لئے نکلا تو وہ اللہ کے راستہ میں ہے یہاں تک کہ اس کی موت آجائے، یہ چند احادیث ہیں ورنہ کتب احادیث میں علم دین کی فضیلت پر بہت زیادہ احادیث ہیں۔ اور مسلم شریف کی یہ حدیث طلب العلم فَرِیُضۃ عَلی کُلِّ مسلمٍ۔ بچہ بچہ جانتا ہے۔

برادران ملت بیضاء!

اسلام نے جس علم کی ترغیب دی ہے وہ مادی علم نہیں بلکہ روحانی علم ہے، علم اللہ کی خاص صفت ہے، جب اس نے دنیا میں اپنا خلیفہ بنایا، تو اسکو اپنی صفت علم سے بھی نوزا، بلکہ متبعین اسلام کیلئے حصول علم کو لازم وواجب قرار دیا ہے۔ کیوں کہ اس دنیا میں اللہ رب العالمین کے احکام نافذ کرنے کے لئے ضروری ہے کہ آسمانی دستور و قانون کے ماہرین کی ایک جماعت ہمہ وقت موجود رہے، جو قرآنی تعلیمات کی تشریح وتوضیح اوراس سے استنباط مسائل ومعارف کاکام کرے، اس لئے کہ ہرکس وناکس کی بات نہیں کہ قرآن کریم کی بلاغت وفصاحت اوراس کے معانی ومطالب کو سمجھ سکے، یہی وجہ ہے کہ جب ایسے افراد ہوں گے تب ہی اشاعت اسلام ممکن ہو گی۔ احکام

وقوانین کا نفاذ ہو گا، لہذا ان ماہرین کو علماء کا مقام و مرتبہ حاصل ہوا جو انبیاء کے وارثین قرار پائے، اور اسکے ساتھ ہی اللہ نے صفت علم کی خاص خصوصیت بھی بتائی کہ علم سے اللہ کی معرفت حاصل ہوتی ہے، دل میں اسکی عظمت و خشیت پیدا ہوتی ہے، انما یخشی اللہ من عبادہ العلماء۔

اور جن کے دلوں میں خوف خدا پیدا ہو گا ان سے فحاشی اور معاصی کا صدور نہیں ہو گا، وہ طاعت و بندگی کے پیکر ہوں گے وہ افراد حقیقی معنوں میں داعی ہوں گے، اپنی دینی و دعوتی ذمہ داریوں کو پورا کریں گے۔

حضرات گرامی!

علم دین کی اہمیت اس سے زیادہ کیا ہو گی کہ دینی علوم کے ماہرین کو وارثین انبیاء کا خطاب مل رہا ہے، قرآن کریم ان کی ثناخوانی کر رہا ہے، احادیث ان کے فضائل و مناقب سے لبریز ہیں، اور قرآن اہل علم کو امام اور مقتدی بنا کر پیش کرتا ہے کہ تم کو دین کے معاملات میں عبادات کے امور میں کہیں تردد پیش آئے کہیں غلط فہمی پیدا ہو تو علماء اسلام کی خدمت میں حاضر ہو کر ان سے معلوم کرو۔ فاسئلُوا اَهلَ الذِّكرِ ان كنتُمْ لاتَعلَمُونَ: تم علم والوں سے معلوم کرو اگر تم کو معلوم نہیں ہے اسکا مطلب یہ ہو گا کہ جس طرح بیماریوں کا علاج

انہیں لوگوں سے معلوم ہوگا جوڈاکٹر ہیں اور تجارت کا پیچ وخم وہی بتائیگا جواس کا ماہر ہوگا، قانون کی گتھیاں وہی سلجھائے گا جوماہر قانون ہوگا اسی طرح دین کے امور ہیں، کہ جب ان میں شکوک وشبہات پیدا ہوں، مسائل کا سمجھنا دشوار ہو تو اپنے ناقص رائے پر عمل کرنا ضلالت ہے، اپنی عقل وفراست پر عمل کرنا اس پر اعتماد کرنا بربادی ہے، اس کے لئے اہل علم سے رجوع کرنا پڑے گا یہ ایک روحانی سلسلہ ہے اللہ نے اپنے حبیب ومحبوب کو دین کا علم دیا، رسول خدا نے اپنے اصحاب کو امانت منتقل فرمائی ہے صحابہ نے تابعین کو تابعین نے تبع تابعین کو اور انہوں نے ائمہ کرام کو یہ امانت پہنچائی اسی طرح دین کی تفہیم وتشریح ہوگی، اور اسی کو دینی علوم کہا جائے گا، اپنے عقلی قیاس سے کوئی بات کہنا دینی فہم وفراست نہیں، اگر ہماری عقل کسی امر کو سمجھنے سے قاصر ہے تو پھر ہماری عقل کا قصور ہے ہم کو اتنا علم حاصل نہیں، اتنی صلاحیت واستعداد نہیں کہ ہم خود کچھ کرسکیں۔

برادران اسلام!

علم دین کا حصول اگر آخرت کی زندگی کو کامیاب بنانے کے لئے ضروری ہے تو دنیاوی زندگی بھی اس کے بغیر اصل زندگی نہ ہوگی، کوئی شخص مروجہ، مادی، سائنسی علوم کے ذریعہ کامیاب زندگی نہیں گذار سکتا جو عند اللہ مقبول ومحبوب زندگی ہے، سب سے پہلے تو

م یہ جان لیں کہ ہماری زندگی کا مقصد عبادت و طاعت ہے، اس لئے
یہ ہم کو اسی لئے پیدا کیا گیا ہے، لیکن عبادت وہی مقبول ہو گی جو
سلامی شریعت کے مطابق ہو گی، اور اسلامی شریعت اور منشاء الٰہی کو
جاننا ہی علم دین ہے، شریعت سے دور رہ کر جو زندگی ہو گی وہ ضلالت
گمراہی کا موجب ہو گی علم دین سے خود فراموشی کا نتیجہ خدا فراموشی
ہوتا ہے مادی علوم عام طور سے سرکشی و نافرمانی کا باعث بنتے ہیں جب
کہ قرآنی علوم انسان کو اس کے پالنہار سے قریب کر دیتے ہیں۔
سامعین!

آج تو دوسری قومیں درکنار مسلمانوں نے دینی علوم کی اہمیت
و فراموش کر دیا ہے اسکی وجہ یہ ہے کہ ہمارا ایمان و یقین کمزور
ہو گیا ہے، بندگی کا وہ معیار نہیں جو مطلوب رب العٰلمین ہے لہذا ہم نے
دین و مذہب کو ایک رسمی شئ بنالیا ہے جبکہ دین ہی سب کچھ ہے
ور دوسری وجہ یہ ہے کہ ہم نے دوسرے علوم و فنون کی طرح دینی علوم
کو روزی روٹی کے حصول کا ایک ذریعہ سمجھ لیا ہے، اور دوسرے علوم کے
وائد سے اسلامی علوم کے فوائد کا موازنہ کرتے ہیں ہم دیکھتے ہیں کہ
یک ڈاکٹر اور ایک انجینئر ماہانہ دس ہزار کماتے ہیں اور ایک مولینا
صاحب ماہانہ محض بارہ سو پاتے ہیں، کیا بچوں اور بچیوں کو پالیں گے ؟
ا زندگی کے محدود ایام گذاریں گے ؟ یہ بربادی وقت ہے اللہ اکبر یہ

Scanned by CamScanner

انداز تفکر ہم مسلمانوں کا ہے، بلکہ اگر میں کہوں کہ مسلمانوں کے سنجی
طبقہ کا ہے، تو بیجا نہیں ہوگا اگر کوئی اللہ کا بندہ محض درس و تدری
کا ہو کر قال اللہ و قال الرسول کی صدائیں بلند کرتا ہے اور نونہالان قو
وملت کے ایمان و عقیدہ کو مضبوط کرنے میں راتیں صرف کرتا ہے
پڑھا لکھا طبقہ بھی اس کے اس عمل کو وقت کی بربادی قرار دیتا ہے
اور کہتا ہے کہ گھر پر کاروبار کرو گویا درس و تدریس ثانوی درجے ک
چیز ہے اور کاروبار اولیں مقام رکھتا ہے ایسے افراد جن پر امت کو نا
ہونا چاہئے جن پر قوم کو فخر ہونا چاہئے کہ علوم وفنون ہی ان کی زندگ
ہے ان افراد پر ہمارا معاشرہ حقارت کی نظر ڈالتا ہے، اور جب مو
ملتا ہے تو اپنے اسلاف کی ایسی زندگی کو فخر سے بیان کرتا ہے کہ فلا
امام نے علم کے لئے زندگی وقف کردی تھی، فلاں بزرگ رات ود
درس و تدریس اور تعلیم و تربیت میں گذارتے تھے امت کو ان پر ناز تھ
ان کی خانگی ضرورت کی تکمیل کرنے کو لوگ فخر سمجھتے تھے۔

برادران ملت!

آج تو یہ حال ہے کہ ہم اپنے بچوں کو دینی تعلیم دینا اور قرآ
حفظ کرانا پسند ہی نہیں کرتے بلکہ بسا اوقات اس پر افسوس ظاہر کرتے
ہیں، ایسے بچوں پر وہ شفقت نہیں ہوتی جو اسکول اور کالج جانے وال
بچوں پر ہوتی ہے، ان بچوں کو صفائی، ستھرائی، صحت و تندرستی کی اتنی

ہیں ہوتی ہے، جو نرسری اسکول و کالج میں پڑھنے والے بچوں کو ہوتی
ہے، کیا یہ علم دین کی ناقدری نہیں ہے؟ آپ اپنے مدرسہ کے نونہالوں کو
دیکھئے اور دوسرے اسکولوں میں پڑھنے والوں کو دیکھئے کہ ان کیلئے
یونیفارم ہے، جوتے موزے ہیں، خوبصورت بیگ ہے شاندار ٹفن ہے
صفائی ستھرائی کا خاص اہتمام ہے، اور مدرسہ میں آنے والے بچوں کا
کبھی کرتا پھٹا تو کبھی لنگی پھٹی، کبھی اتنا گندا کہ بچہ ہی معلوم نہیں ہوتا،
اور کبھی پیر میں چپل جوتا نہیں، میلے کپڑے، پھٹے لباس میں ملبوس چلا
جا رہا ہے، اور اسی کا بھائی اسکول جا رہا ہے باپ پہونچانے جا رہا ہے اسکی
فیس ادا کرنے کو ہمہ وقت تیار رہتا ہے، حالانکہ دونوں بچوں سے اس
کو یکساں محبت ہے مگر جس علم کو حاصل کر رہے ہیں، اس کی قدر
و منزلت میں زمین و آسمان کا تفاوت ہے باتیں ذرا کھری ہیں مگر
کیا کروں یہ حقائق ہیں جن سے ہم گذر رہے ہیں، اسی سے کسی چیز کی
قدر و منزلت اور کسی چیز کی بے وقعتی معلوم ہوتی ہے، پھر اگر کسی گھر
میں کوئی عالم دین تیار ہو گیا تو اس کے تمام مسائل دوسروں کے لئے
ہیں، اگر وہ چاہے کہ گھر پر اسلام کی حیات آفریں تعلیمات نافذ کرے
تو نہ باپ تیار نہ ماں راضی نہ بھائیوں کو گوارہ نہ بہنوں کو پسند نہ
دوسرے قریبی رشتہ دار خوش، ہاں بس ایک صورت ہے ہر معاملہ
میں ہاں ہاں کرے تو بہت اچھا یا ہر برائی پر خاموش رہے تو بہت

بزرگ اور نیک کہ کچھ کہتے نہیں یہ کس چیز کی بے قدری ہے، کیا علم دین کی نہیں؟ جبکہ اس کی اہمیت کا یہ حال ہے کہ اسی پر نفاذ شریعت کا دار و مدار ہے اسی پر اسلام کی اشاعت موقوف ہے، اسی علم پر کائنات کی فلاح و بہبود کا انحصار ہے، اسی علم پر انسانیت کی سربلندی ہے یہی علم عبد و معبود کو ملاتا ہے، یہی علم انسان کو اشرف المخلوقات بناتا ہے، یہی علم وارثین انبیاء کو تحفۂ امتیاز سے سرفراز کرتا ہے، یہی علم شیطان کے دجل و فریب سے محفوظ رکھتا ہے، یہی دنیا و آخرت کی نعمتوں سے سرفراز کرتا ہے، افسوس صد افسوس کہ آج علم دین کو بے وقعت بنادیا گیا ہے، لہذا دین کا کارواں بھٹکتا پھر رہا ہے مسلمان عالم دین سے دور ہوتے جارہے ہیں، قرآن کی تعلیمات سے دور ہوتے جارہے ہیں، کاش کہ ہم علم دین کی اہمیت کا ادراک واحساس کرتے۔

وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العٰلمین

Scanned by CamScanner

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

دردِ دل کے واسطے پیدا کیا انسان کو

الحمد للّٰہ کفی وسلام علی عبادہ الذین اصطفی امابعد......فقد قال اللّٰہ تعالی و اذ قلنا للملائکۃ اسجُدُوا لآدم فسجدوا الا ابلیس ابی واستکبر وکان من الکافرین۔

برادران ملت بیضاء!

انسان کو اللہ تعالیٰ نے تمام مخلوقات میں سب سے معزز ومکرم بنایا ہے، اس کے کاندھوں پر خلافت کا بار گراں رکھا ہے، اور اپنی امانت کا اہل قرار دیا ہے، اور اس امانت کی ادائیگی کا مکلّف بنایا ہے، ارشاد ہے اِنَّا عَرَضنا الْاَمَانَۃَ عَلَی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَالْجِبَالِ فَاَبَیْنَ اَنْ یَّحْمِلْنَھَا وَاَشْفَقْنَ مِنْھَا وَحَمَلَھَا الْاِنْسَانُ اِنَّہ کَانَ ظلوماً جھولاً (اور ہم نے یہ امانت آسمانوں، زمینوں اور پہاڑوں کے سامنے پیش کیا تو انہوں نے اس کی ذمہ داری سے انکار کر دیا اور اس سے ڈر گئے اور انسان نے اسکو اپنے ذمہ لے لیا، وہ ظالم ہے جاہل ہے) یعنی اسلام وہ امانت الٰہیہ ہے جس کو اللہ تعالی نے

زمین و آسمان اور پہاڑوں پر پیش کیا کہ اس کی ذمہ داری قبول کر لو مگر کسی میں ہمت و جرأت نہ ہوئی مگر انسان نے اس امانت گراں بار کو اٹھا لیا یہ ہے ربط اسلام اور انسان۔

برادران اسلام!

اس اعتبار سے انسان اللہ کی سب سے محبوب و مقبول مخلوق ہے اللہ تعالیٰ نے اس مخلوق کو اپنے دست مبارک سے پیدا کیا ہے، اس کے سر پر خلافت کا تاج رکھا ہے، اور اس کی فضیلت و عظمت کا اعتراف ملائکہ سے کرایا کہ اس کو مسجود ملائکہ بنادیا "وَاِذْقُلْنَا لِلْمَلٰٓئِکَۃِ اسْجُدُوا لِآدَمَ فَسَجَدُوا اِلاَّ اِبْلِیسَ اَبٰی وَاسْتَکْبَرَ وَکَانَ مِنَ الْکَافِرِینَ"

ترجمہ:— یاد کرو اس وقت کو جب کہ ہم نے فرشتوں کو حکم دیا کہ آدم کے آگے جھک جاؤ تو سب جھک گئے مگر ابلیس نے انکار کر دیا اور اپنی بڑائی ظاہر کی اور نافرمانوں میں شامل ہو گیا اللہ تعالیٰ کے نزدیک انسان کتنا محبوب ہے کہ اس ذات کریمی نے اپنے اس خاکی بندے کی ہدایت و سعادت کے لئے اس کی عظمت و شوکت کے لئے اپنا پسندیدہ دین اسلام منتخب فرمایا اور اس کو اپنی امانت کا اہل بنا کر اس کی ادائیگی کی ذمہ داری اس کے حوالے کر دی چونکہ ابلیس نے انسان کو سجدہ کرنے سے انکار کر دیا تھا اس لئے وہ اللہ کے نزدیک ملعون و مردود قرار پایا اللہ نے اس کو انسان کا کھلا ہوا دشمن قرار دے کر اس کے دجل و فریب سے

Scanned by CamScanner

محفوظ رہنے اور اس کی عداوت سے مامون رہنے کی تلقین فرمائی ہے اور انسان کو حکم دیا ہے کہ تم ہمارے پسندیدہ دین کو پوری طرح اختیار کر کے ہمارے فرمانبردار بن جاؤ اور شیطان کے اطوار و عادات سے دور رہو۔ یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ آمَنُوا اُدْخُلُوا فِی السِّلْمِ کَافَّةً وَّلاَ تَتَّبِعُوْا خُطُوَاتِ الشَّیْطٰنِ اِنَّہٗ لَکُمْ عَدُوٌّ مُّبِیْنٌ: اے ایمان والو! تم پورے کے پورے اسلام میں داخل ہو جاؤ اور شیطان کے نقش قدم کی پیروی مت کرو وہ تمہارا کھلا ہوا دشمن ہے۔

محبان اسلام!

اسلام وہ دین ہدایت ہے جو انسان کو انسان بناتا ہے انسان کو سربلندی و اقبال مندی سے نوازتا ہے انسان کو اللہ کا مقبول و محبوب بندہ بناتا ہے، انسان کو شان و شوکت اور عزت و عظمت سے سرفراز کرتا ہے اسلام انسان کو سلامتی کی راہ پر لے جاتا ہے۔ اسلام انسان کو محبت و پیار کے راستہ پر چلاتا ہے، اسلام انسان کو بندگی کی شان عطا کرتا ہے جس نے اسلام سے بغاوت کی گویا وہ اپنی فطرت سے دور ہو گیا، وہ شیطان کا دوست بن گیا اور جو اللہ کے دشمن کا دوست ہو جائے وہ انسان کبھی بھی ہدایت نہیں پا سکتا "اِنَّ الشَّیْطَانَ کَانَ لِرَبِّہٖ کَفُوْراً" کہ شیطان اپنے رب کا بڑا ناشکرا ہے، وہ پہلا سرکش ہے جس نے حکم خداوندی کو ٹھکرایا اور جو انسان اسکے جال میں پھنسے گا اس کو بھی خدا کا

Scanned by CamScanner

عاصی ونافرمان بنادے گا"إِنَّ الشَّيطَان لَكُم عَدُوٌّ فَاتَّخِذُوهُ عُدُوًّا اِنَّما يَدْعُوحِزبه ليكونُوا مِنْ اَصْحابِ السَّعير"

ترجمہ:۔ بیشک شیطان تمہارا دشمن ہے پس تم بھی سمجھ رکھو اس کو دشمن وہ تو بلاتا ہے اپنے گروہ کو اسی واسطے کہ ہوں دوزخ والوں میں۔

برادران ملت!

اللہ تعالیٰ نے انسان کو اپنی طاعت وبندگی کیلئے پیدا کیا ہے۔ عبادت وطاعت اس کی فطرت بھی ہے اور اس کی انسانیت بھی کہ وہ ہر حال میں اپنے خالق ومالک کے تابعِ فرمان ہو ہر حال میں اس کا سر اسی رب العالمین کے دربار میں سرنگو ہو وہ اپنی فطرت پر عمل پیرا ہو تواضع وخاکساری اس کی طبعیت میں داخل ہو اس لئے کہ وہ مٹی سے پیدا کیا گیا ہے، مٹی کی خاصیت ہے کہ وہ پستی کی طرف مائل ہوتی ہے، انسان فطری طور پر کسی کے سامنے جھکنے پر مجبور ہے اسلام اس کو ایک ذات واجب الوجود کے سامنے جھکانے کیلئے آیا جو قادر مطلق ہے اسلام کی حقیقت ہی خود سپردگی ہے، جو انسان اپنے کو اللہ کے حوالے کر دیتا ہے وہ اللہ تعالیٰ کا محبوب بن جاتا ہے اور پھر اس کیلئے رحمت وبرکت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔فتح ونصرت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں دنیا کی تمام آسائش اس کو نصیب ہوتی ہے، سب سے بڑھ کر یہ ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس فرمانبردار بندہ کو اپنا

بنا کر دوسری تمام مخلوقات کو اس کے تابع بنا دیتا ہے۔

بزرگو اور دوستو!

انسان کے لئے سب سے بڑا امتیاز اور سرمایۂ افتخار اسکی وہ انسانیت ہے جو عقل و شعور، ادراک و وجدان سے عبارت ہے، اسی انسانیت کی بنیاد پر خلافت ارضی کا تاج اس کے سر پر رکھا گیا ہے، اسی انسانیت کی بنیاد پر اس کے لئے اس دنیا کو سنوارا اور سجایا گیا ہے، اسی انسانیت کی اساس پر اس کو اشرف المخلوقات بنایا گیا ہے اور اسلام انسان کو اس کی بھولی ہوئی انسانیت کو یاد دلاتا ہے، کسی شاعر نے کہا ہے۔

درد دل کے واسطے پیدا کیا انسان کو
ورنہ طاعت کے لئے کچھ کم نہ تھے کرو بیاں

بھائیو!

جب انسان اسلام کے فطری راستہ کو چھوڑ دیتا ہے تو وہ اپنا امتیازی وصف کھو بیٹھتا ہے، وہ انسان کے بجائے درندہ بن جاتا ہے، وہ انسانیت کے درس کو بھول جاتا ہے تو پھر ایک دوسرے کا شکاری بن جاتا ہے، درندہ صفت بن جاتا ہے، وحشت خیزی میں مبتلا ہو جاتا ہے، اس کا دل محبت والفت کے جذبات سے عاری اور اخوت و مساوات اور پیار کے احساس سے خالی ہو جاتا ہے وہ انسان ہو کر بھی انسان نہیں رہتا، کیونکہ وہ اپنی فطرت سے دور ہو گیا ہے، تواضع وانکساری

ہمدردی و غمگساری جو اس کی خصوصیت تھی وہ مفقود ہے اسکا دل غیر اللہ کے خوف سے کانپتا رہتا ہے، وہ اپنے تابع کو اپنا معبود بنالیتا ہے، اسکی معزز پیشانی جو صرف اللہ کے سامنے جھکنے کے لئے بنائی گئی تھی سینکڑوں معبودان باطل کے سامنے جھکنے لگتی ہے۔

برادران اسلام!

اسلام وہ دستور حیات اور اصول بندگی ہے جو کامل و مکمل ہے جو انسان کے لئے نازل کیا گیا ہے کوئی بھی انسان اسلام سے دور رہ کر انسانیت کو باقی نہیں رکھ سکتا، قرآن کریم بار بار انسان کو اس حقیقت سے باخبر کرتا ہے اور اس کو متنبہ کرتا ہے کہ اسلام سے کنارہ کشی تمہاری ہلاکت و بربادی ہے قرآن کریم بار بار اسکی حقیقت سے آگاہ کرتا ہے اس کو دعوت دیتا ہے کہ اپنے اندر غور کرے اپنی ذمہ داریوں کو سمجھے کہ تمکو پیدا کرنے کا مقصد بہت عظیم ہے، اَفَحَسِبْتُمْ اَنَّما خَلَقْناَ کُمْ عبثاً کیا تم یہ سمجھتے ہو کہ ہم نے تم کو بے کار پیدا کیا ہے، علامہ اقبال انسان کے بارے میں فرشتوں کی زبانی کہتے ہیں۔

عطا ہوتی ہے تجھے روز و شب کی بے تابی
خبر نہیں کہ تو خاکی ہے یا کہ سیمابی
سنا ہے خاک سے تیری نمود ہے لیکن
تیری سرشت میں ہے کوکبی و مہتابی

Scanned by CamScanner

محبان اسلام!

دور جدید کا انسان اپنی تمام تر ترقیات کے باوجود ضلالت و جہالت کی راہ پر گامزن ہے اسلام نے جس درندہ صفت، وحشت و بربریت کے پیکر انسانوں کو اپنی حیات آفریں تعلیمات سے اللہ کا فرمانبردار بنادیا تھا ان کو ضلالت و گمراہی کی دلدل سے نکالکر ہدایت و سعادت کی بلندیوں پر پہونچا دیا تھا اور ان کو طاعت و بندگی کا خوگر بنا کر دنیا کو ان کے تابع کر دیا تھا، آج وہی معزز انسان تہذیب جدید کے نام پر شیطانی سازش میں گرفتار ہو کر اسلام کا باغی بن چکا ہے روحانیت کی زندگی سے نکل کر مادیت کی دلدل میں پھنس گیا ہے اور نتیجہ کے طور پر فحاشی، عیاشی، بدکاری، بداعمالی، حرام کاری، انسانیت سوزی میں مبتلا ہے، خدا کی زمین پر خدا کے حکموں کو توڑ رہا ہے اللہ کے انعامات کی ناشکری کر رہا ہے، شراب و کباب اور شباب میں لگ گیا ہے، جس انسان کو مسجود ملائکہ ہونے کا شرف حاصل تھا، جس انسان کو آخرت کے لئے پیدا کیا گیا تھا وہ دنیا پرستی کی لعنت میں گرفتار ہو کر شیطان کی راہ پر چل رہا ہے، اسلام سے دوری نے اس کو اس کی انسانیت سے محروم کر دیا ہے وہ مہذب درندہ ہے متمدن حیوان ہے، جو انسان کا لبادہ اوڑھ کر شیطان کا رول ادا کر رہا ہے۔

وما علینا الا البلاغ

Scanned by CamScanner

"مسلمان اور نماز کے درمیان کیا رابطہ ہے"

الحمد لله رب العالمين والصلوٰة والسلام علىٰ سيدالانبياء والمرسلين محمد وآله وصحبه اجمعين الىٰ يوم الدين۔

اما بعد! اعوذبالله من الشيطا ن الرجيم۔ بسم الله الرحمن الرحيم۔ فقد قال الله: ان الصلوٰة تنهٰى عن الفحشاء والمنكر (پ ٢١) وقال الله ان الصلوٰة كانت علىٰ المؤمنين كتاباً موقوتاً۔ (پ:٥)

برادران اسلام!

مسلمان اور نماز کے درمیان کیا رابطہ ہے، کیا تعلق ہے، پھر اسلام میں نماز کا کیا مقام و مرتبہ ہے، ان سب باتوں کو جاننا ضروری ہے، اگر سب سے پہلے میں آپ کو یہ بتادوں کہ نماز اور مسلمان کے

درمیان کتنا زیادہ رابطہ ہے؟ تو پھر نماز کی اہمیت کا سمجھنا ہم سب کے لئے آسان ہو جائے گا۔

برادران ملت!

نماز مسلمان کی پہچان ہے، نماز مسلمان کی شان ہے، نماز مسلمان کے ایمان کی علامت ہے، نماز مسلمان کا دینی وملی شعار ہے، نماز مسلمان کی شان وشوکت ہے، نماز مسلمان کی معراج ہے، نماز مسلمان کی روح ہے، نماز مسلمان کی حیات وزندگی ہے، نماز مسلمان کی عظمت کی دلیل ہے، نماز مسلمان کی سربلندی کا ذریعہ ہے، نماز مسلمان کی کامیابی کا نسخہ ہے، نماز مسلمان کی نجات کی کنجی ہے، نماز مسلمان کی فطرت ہے، نماز مسلمان کی راحت ہے، نماز مسلمان کا قرار ہے، نماز مسلمان کا سکون ہے، نماز مسلمان کی آبرو ہے، نماز مسلمان کی عزت ہے، نماز مسلمان کی منتہائے بندگی ہے، نماز مسلمان کی اپنے رب سے ملاقات ہے، نماز خالق کائنات سے راز ونیاز ہے، نماز رب العالمین سے بلاواسطہ گفتگو کا نام ہے، نماز دنیا سے قطع تعلق اور مالک حقیقی سے رشتہ جوڑنے کا نام ہے، نماز کفر سے براءت کا اعلان ہے، نماز اسلامی وحدت و مساوات کا اظہار ہے، نماز دلوں کو جوڑتی ہے، نماز کبر وغرور کو توڑتی ہے، نماز نسلی تفاوت کو ختم کرتی ہے، نماز قومی عصبیت کو محو کرتی ہے، نماز مومن کا نور ہے، نماز جنت کی کنجی ہے، نماز جہنم سے نجات ہے، نماز

Scanned by CamScanner

کفر و ایمان کے درمیان حد فاصل ہے، نماز دین کا ستون ہے۔

برادران اسلام!

اللہ تعالیٰ نے ہم مسلمانوں پر پانچ وقت کی نماز فرض کی ہے، نماز ایسا فریضہ ہے جو ہر مسلمان عاقل بالغ پر فرض ہے، نماز جس طرح مردوں پر فرض ہے، اسی طرح عورتوں پر بھی فرض ہے، جس طرح امیروں پر فرض ہے اسی طرح غریبوں پر بھی فرض ہے، جس طرح آزاد لوگوں پر فرض ہے اسی طرح غلاموں پر بھی فرض ہے جس طرح تندرستوں پر فرض ہے اسی طرح بیماروں کو بھی اس سے چھٹکارا نہیں ہے، اسی سے اندازہ لگالیجئے کہ نماز کتنی ضروری اور اہم عبادت ہے جبکہ حج اور زکوٰۃ صرف امیروں پر فرض ہے غریبوں پر فرض نہیں، روزہ تندرست، صحت مند مقیم کے لئے ضروری ہے، جبکہ مسافروں اور مریضوں کو اجازت ہے کہ رمضان شریف میں نہ رکھ سکیں تو قضا کرلیں بعد میں کسی وقت پورا کرلیں نماز کا وقت ہوتے ہی ہر مسلمان عاقل بالغ پر فرض ہو جاتی ہے، مسافروں کو قصر کرنے کی اجازت ہے مریضوں کو کھڑے ہو کر، لیٹ کر، اشارہ کر کے یعنی جس طرح سہولت ہو ادا کرنی ہے اور اسکے مقررہ وقت میں ادا کرنی ہے۔

بزرگو اور دوستو!

یہ سب حکم نماز کی اہمیت کو بتانے کے لئے ہے اس لئے کہ نماز اللہ

تعالیٰ کے نزدیک بہت محبوب عبادت ہے کیونکہ نماز میں بندہ اپنی فطرت کے اعلیٰ مرتبہ پر ہوتا ہے، اور آپ حضرات جانتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے انسان کی فطرت میں عبادت رکھی ہے جیساکہ ارشاد ربانی ہے وماخلقت الجن والانس الآلیعبدون۔ یعنی ہم نے انسان وجنات کو صرف اپنی عبادت کے لئے پیدا کیا ہے۔ دوسری اہم چیز انسان کے اندر یہ ہے کہ وہ مٹی سے پیدا کیا گیا ہے اور آپ جانتے ہیں کہ مٹی میں عاجزی ہوتی ہے، خاکساری ہوتی ہے، پستی ہوتی ہے، لوگ زمین کو روندتے ہیں، اس پر چلتے ہیں مگر زمین کچھ نہیں کہتی ہے اس لئے کہ عاجز بن کر رہنا ہی اس کی فطرت ہے معلوم ہوا کہ انسان کی فطرت جس طرح عبادت کرنا ہے اسی طرح عاجز بن کر رہنا بھی ہے، یہی اسکی عین فطرت ہے اب سوچئے کہ نماز میں انسان اللہ تعالیٰ کے دربار میں حاضر ہوتا ہے اپنا سر جھکاتا ہے، رکوع کرتا ہے، سجدہ ریز ہوتا ہے، روتا ہے، گڑگڑاتا ہے، آہ وزاری کرتا ہے، فریاد کرتا ہے، دعائیں مانگتا ہے، التجا کرتا ہے، اپنے رب کی بڑائی بیان کرتا ہے، اپنے مولیٰ کی پاکی بیان کرتا ہے، مناجات کرتا ہے، اپنی پیشانی کو خاک آلود کرتا ہے، اپنے رب کے سامنے ناک رگڑتا ہے، گھٹنے ٹیکتا ہے یہ سب عاجزی کی دلیل نہیں تو اور کیا ہے۔ لہذا نماز کی حالت میں انسان کی فطرت خوب نمایاں ہوتی ہے یہی ادا جب اللہ تعالیٰ کو پسند آتی ہے

تو اپنے نمازی بندوں کے مقام کو بلند کرتا ہے، اپنی رضاء و خوشنودی سے نوازتا ہے، اس پر فتح و نصرت کے دروازے کھول دیتا ہے، رحمت و برکت کے دروازے کھول دیتا ہے، جنت و مغفرت کے دروازے کھول دیتا ہے جیسا کہ قرآن کریم میں فرمایا گیا ہے۔ قد افلح المؤمنون الذین هم فی صلوتهم خاشعون (پ:۱۸) بیشک وہ مومن کامیاب و بامراد ہیں جو اپنی نماز میں خشوع و خضوع کرنے والے ہیں۔

برادران ملت بیضاء!

یہی نہیں کہ نماز پڑھنے سے دنیا و آخرت کی سرخ روئی حاصل ہوتی ہے کامیابی و کامرانی نصیب ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ کی خوشنودی حاصل ہوتی ہے بلکہ نماز مومنین کی معراج ہے نماز مسلمانوں کو ملائکہ کے مقام و مرتبہ سے بلند مکان دلاتی ہے، نماز جنت کی کنجی ہے "مفتاح الجنة الصلوة" کہا گیا ہے جس طرح کسی بند مکان میں داخل ہونے کے لئے کنجی سے دروازہ کھولنا ضروری ہے اسی طرح جنت کا دروازہ نماز سے کھلے گا یعنی نمازی جنت میں جائیگا اور اس کی نعمتوں سے لطف اندوز ہوگا۔

بزرگو اور دوستو!

نماز مسلمانوں کو متحد کر دیتی ہے ایک جگہ جمع کر دیتی ہے امیر

Scanned by CamScanner

وغریب کے فرق کو ختم کردیتی ہے، مالک ونوکر، آقااور غلام، گورے اور کالے کوایک ایک صف میں کھڑا کردیتی ہے، انسانی مساوات واتحاد کا عملی نمونہ پیش کردیتی ہے، اور

ایک ہی صف میں کھڑے ہوگئے محمود وایاز
نہ کوئی بندہ رہا اورنہ کوئی بندہ نواز

کادل آویز منظر سب کے سامنے ہوتا ہے اللہ کے گھر میں اللہ کے بندے اللہ کے سامنے ایک صف میں کھڑے ہوتے ہیں، اللہ اکبر کہہ کر اپنے پالنہار کی کبریائی بیان کرتے ہیں، ایک ساتھ رکوع میں جاتے ہیں ایک ساتھ سجدہ کرتے ہیں، ایک ساتھ قعدہ کرتے ہیں، ایک ساتھ قیام کرتے ہیں، کیادنیا کا کوئی مذہب اتنا حسین منظر پیش کرسکتا ہے، اتحاد ومساوات کی ایسی نظیر پیش کرسکتا ہے ؟انسانی فطرت کا ایسا نمونہ پیش کرسکتا ہے ؟ایسا منظر صرف نماز میں دیکھنے کو ملتا ہے، اسی نماز سے مسلمانوں کو قوت حاصل ہوتی ہے اللہ تعالیٰ پر ان کا توکل ویقین بڑھتا ہے، آپس میں محبت پیدا ہوتی ہے، نفرت دور ہوتی ہے آپ اس کا تجربہ کرلیجئے اگر آپ کو کسی سے کسی بات پر اختلاف ہے دشمنی ہے تو مسجد میں اسکے ساتھ کھڑے ہوجایئے صرف اللہ کی عظمت دل میں ہو یہ سوچئے کہ جس طرح میں اللہ کے سامنے کھڑا ہوں یہ بھی اللہ کے سامنے کھڑا ہے جس طرح میں اللہ کا بندہ ہوں یہ بھی اللہ کا بندہ

ہے جس طرح میں مومن ہوں یہ بھی مومن ہے سچ کہتا ہوں ایک دو روز میں اختلاف ختم ہو جائے گا۔ دشمنی ختم ہو جائے گی، دل میں نرمی پیدا ہو گی، اپنے مومن بھائی سے محبت پیدا ہو گی لیکن شرط ہے کہ خلوص نیت ہو اسلئے کہ اس کے بغیر نہ آپ کی نماز ہو گی اور نہ ہی دل میں نرمی و محبت پیدا ہو گی یہ تجربہ کرنے کی چیز ہے اس پر عمل کر کے عملی تجربہ کر لیجئے۔

برادران اسلام!

جس طرح نماز سے اخوت و مساوات، اتحاد و اتفاق پیدا ہوتا ہے اسی طرح نماز کی ایک بڑی تاثیر یہ بھی ہے کہ نماز انسان کو برائیوں، بے حیائیوں، فحش کاریوں، بداعمالیوں سے روک دیتی ہے، دلوں میں نور پیدا کر دیتی ہے اللہ تعالیٰ نے نماز کے بارے میں قرآن کریم میں فرمایا ہے ”ان الصلوة تنهى عن الفحشاء والمنكر“ بیشک نماز روکتی ہے فحش کاموں سے اور ناپسندیدہ حرکتوں سے مطلب یہ ہے کہ نماز شیطان کا راستہ روک دیتی ہے اس کے اثرات کو ختم کر دیتی ہے۔

بھائیو!

شیطان لوگوں کو گمراہی کے راستہ پر ڈالنے کے لئے سب سے پہلے انسان سے فحش کام کراتا ہے، ناپسندیدہ حرکتیں کراتا ہے، دل میں برائیوں کا جذبہ پیدا کراتا ہے، برے کاموں کو دلفریب بنا کر پیش

کرتا ہے شیطان یہ سب کچھ سوچ سمجھے پلان کے تحت کرتا ہے، اللہ تعالیٰ نے جب اسکو راندۂ درگاہ کیا تھا اس کو مردود و مرجوم بنایا تھا تو قال فبما اغویتنی لاقعدن لهم صراطك المستقيم ثم لآتینهم من بين ايديهم ومن خلفهم وعن ايمانهم وعن شمائلهم ولاتجد اكثرهم شكرين قال اخرج منها مذء وماً مدحوراً لمن تبعك منهم لاملئنَّ جهنم منكم اجمعين۔(پ:۸)

ترجمہ:-اس نے اللہ تبارک وتعالیٰ سے کہا تھا چونکہ آپ نے مجھ کو گمراہ کیا ہے لہذا میں انسانوں کو گمراہ کرنے کے لئے تیرے سیدھے راستہ پر بیٹھوں گا ان پر حملہ کروں گا ان کے سامنے سے ان کے دائیں اور بائیں سے اور آپ ان کے اکثر لوگوں کو شکرگزار نہیں پائیں گے اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ تم آسمان سے ذلیل ورسوا ہو کر نکل جاؤ اور جس نے تمہارا اتباع کیا تو میں تم سب سے جہنم کو بھر دوں گا۔

بزرگو اور بھائیو!

اللہ کی طاعت وبندگی اور عبادت و فرمانبرداری سے روکنا اور گمراہی کے راستہ پر چلانا شیطان کا کام ہے وہ مسلمانوں کو دین سے دور کرنے اور برائیوں میں مبتلا کرنے کی پوری کوشش کرتا ہے، فحش کاموں کی ترغیب دیتا ہے بدکاریوں کی طرف بلاتا ہے اور فقر وفاقہ سے ڈرا کر حلال وحرام کی تمیز ختم کرادیتا ہے اسی لئے قرآن کریم میں

فرمایا گیا ہے۔ الشیطان یعدکم الفقر ویامرکم بالفحشاء واللّٰہ یعدکم مغفرۃً منہ وفضلاً واللّٰہ واسع علیم (پ ۳)۔

ترجمہ:۔ شیطان تم کو فقر سے ڈراتا ہے اور تم کو فحش کاموں اور فحش باتوں کا حکم دیتا ہے اور اللہ وعدہ کرتا ہے تم سے اپنی مغفرت کا اور فضل کا اور اللہ وسیع رحمت والے بڑے علم والے ہیں۔

خردمندان ملت اسلامیہ!

ذرا غور فرمایئے کہ نماز کس قدر نافع عبادت ہے کہ شیطان کے وساوس واثرات کو دور کردیتی ہے اور دل میں نور معرفت ویقین پیدا کردیتی ہے اللہ تعالیٰ نے نماز کو نور فرمایا ہے نورھم یسعیٰ بین ایدیھم وبایمانھم۔ اور ان کا نور ان کے سامنے ان کے دائیں چل رہا ہوگا۔ اور اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا "الصلوٰۃ نورٌ" یعنی نماز نور ہے قیامت کی مشکلات میں قبر کی تاریکیوں میں یہ نور کام آئیگا جبکہ کوئی مونس ومددگار نہ ہوگا، ہمدردوغم گسار نہ ہوگا، نماز ہمدردو غمگسار بن جائے گی، وحشت کے ماحول میں غمگسار بن جائے گی اور آپ جان لیں کہ قیامت کے دن سب سے پہلے نماز کے بارے میں پوچھا جائے گا۔

روز محشر کہ جاں گداز بود
اولیں پرسش نماز بود

نماز کے بارے میں سوال اس لئے ہو گا کہ یہی ایمان کی دلیل ہے، ایمان کا ثبوت ہے، ایمان کی ایک صفت ہے، نماز ہی کے ذریعہ اس کا اظہار ہوتا ہے اللہ کے حبیب و محبوب سرکار دو عالم ﷺ نے فرمایا "بين العبد والكفر ترك الصلوٰة" بندۂ مومن اور کفر کے درمیان نماز کا ترک کر دینا ہے یعنی بندۂ مومن نماز چھوڑ دے تو پھر اس میں اور کافر میں کوئی فرق نہیں رہے گا اسی طرح ایک دوسری حدیث میں فرمایا گیا ہے "من ترك الصلوٰة متعمداً فقد كفر" یعنی جس نے جان بوجھ کر نماز ترک کیا تو اس نے کفر کیا۔ اور حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ سے اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا کہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک مت بنانا اگرچہ تم کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیا جائے اور آگ میں جلا دیا جائے اور فرض نماز کو جان بوجھ کر مت ترک کرنا اس لئے کہ جس نے اس کو جان بوجھکر چھوڑا اللہ تعالیٰ کی ذمہ داری اس سے ختم ہو جاتی ہے اور شراب مت پینا اس لئے کہ شراب تمام برائیوں کی کنجی ہے۔

محبان اسلام!

اللہ تعالیٰ کی ذمہ داری اٹھ جانے کا مطلب یہ ہے کہ اللہ ایسے بندوں کو چھوڑ دیتے ہیں، مدد نہیں کرتے، رحمت و برکت نازل نہیں کرتے آج ہم اپنے حالات کا جائزہ لیں کہ ہم پر جو مصیبتیں نازل ہو رہی

ہیں جو پریشانیاں پیش آرہی ہیں کسی سے پوشیدہ نہیں ہم مسلمان ہیں اللہ نے وعدہ کیا ہے فرمایا ہے کہ "وانتم الاعلون ان کنتم مؤمنین" تمہیں سربلند رہو گے اگر مومن بن کر رہے پھر کیا بات ہے کہ سربلندی حاصل نہیں، شوکت وعظمت حاصل نہیں، عزت وحشمت حاصل نہیں، بلکہ ہر جگہ مارے جارہے ہیں، ستائے جارہے ہیں، فسادات ہوتے ہیں گھر جلائے جاتے ہیں، بچے قتل کئے جاتے ہیں مسلمانوں کا خون پانی کیطرح بہایا جارہا ہے، اس کی وجہ یہ ہے کہ ہم اپنی فطرت سے ہٹ گئے ہیں، نماز جیسی عبادت کو چھوڑ چکے ہیں، ہماری پیشانیاں اللہ کے دربار میں نہیں جھکتیں، مسجدیں ویران ہیں، بازار آباد ہیں، ہم مسلمان ہونے کا دعویٰ کرتے ہیں مگر اللہ کی عبادت نہیں کرتے جب ہم نے اپنا سر اللہ کے سامنے جھکانا چھوڑ دیا تو اللہ نے ہمارے سروں کو دشمنوں کے سامنے جھکا دیا، روس وامریکہ کے سامنے جھکا دیا، غیر مسلموں کے سامنے جھکا دیا، آج ہم ہندوستان میں پندرہ کروڑ سے متجاوز ہیں، پوری دنیا میں ایک ارب پچاس لاکھ ہیں مگر ہر جگہ ہمارا سر دوسروں کے سامنے جھک رہا ہے، ہم ظلم وستم کے شکار ہیں، مصائب ومشکلات کے شکار ہیں خوف ودہشت کے شکار ہیں، کہیں سکون نہیں کہیں آرام نہیں۔

بزرگو اور بھائیو!

Scanned by CamScanner

ہمارے سامنے صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کی شاندار زندگی ہے، مثالی زندگی ہے انہوں نے اللہ کے سامنے اپنا سر جھکا دیا تھا تو اللہ تعالیٰ نے دنیا کا سران کے سامنے جھکا دیا تھا، قیصر و کسریٰ ان کے سامنے جھک گئے تھے، اسپین وافریقہ ان کے سامنے سرنگوں تھے، دشت ودریا، پہاڑ وصحراء، وحوش ودرند، چرند وپرند سب ان کے سامنے جھک گئے تھے۔ اس لئے کہ وہ اللہ کے سامنے جھکنے والے تھے، اقامت کی راحتیں ہوں یا سفر کی صعوبتیں، نرم ونازک بسترے ہوں یا میدان کارزار ہر جگہ اللہ کے آگے جھکنے والے تھے۔ نماز کے پابند تھے، علامہ اقبال نے کیا ہی خوب منظر کشی کی ہے۔

آگیا عین لڑائی میں اگر وقت نماز
قبلہ رو ہو کے زمیں بوس ہوئی قوم حجاز

آج ہم ہیں کہ مؤذن اذان دیتا ہے، اللہ کی طرف بلاتا ہے، نماز کی طرف بلاتا ہے، کامیابی کی طرف بلاتا ہے، مگر ہمارے قدم مسجدوں کی طرف نہیں بڑھتے، ہمارے دل اللہ کے خوف سے نہیں لرزتے ہیں، اذان ہو رہی ہے مگر ہمارے نوجوان بھائی سینما کی طرف جارہے ہیں، ہمارے تاجر بھائی بازار کی طرف جارہے ہیں، ہمارے کاروباری بھائی کاروبار میں مگن ہیں، مسجدیں بلارہی ہیں، اللہ کا منادی بلارہا ہے کہ آؤ کامیابی یہاں ہے، کامرانی یہاں ہے، عظمت یہاں ہے، نصرت ومدد

یہاں ہے،عزت یہاں ہے،راحت یہاں ہے لیکن کون سنتا ہے اللہ کی مسجدیں ہماری اس حالت پر ہماری بے حسی پر ہماری غفلت پر آنسو بہاتی ہیں،رحمت و برکت کے دروازے کھلتے ہیں پھر بند ہو جاتے ہیں، کامیابی و کامرانی کے دروازے کھلتے ہیں پھر بند ہو جاتے ہیں،اس لئے کہ اس دروازہ پر جانا ہم کو پسند نہیں ہے ہم تو دنیا کی رعنائیوں میں مگن ہیں، دنیوی زندگی میں مست ہیں، آخرت کا سودا کرنا گوارہ نہیں، مسجد کو آباد کرنا گوارہ نہیں،علامہ اقبال نے کتنے درد سے کہا ہے۔

مسجدیں مرثیہ خواں ہیں کہ نمازی نہ رہے
یعنی وہ صاحب اوصاف حجازی نہ رہے

بزرگو اور دوستو!

اگر خدا کی مدد چاہتے ہیں،اللہ کی رحمت چاہتے ہیں، عزت وعظمت چاہتے ہیں،شان و شوکت چاہتے ہیں، سکون و راحت چاہتے ہیں تو پھر نماز پڑھنی پڑے گی اسی سے اللہ کی مدد آئے گی ورنہ نہیں اس لئے کہ اللہ تعالیٰ خود فرماتا ہے "یٰایها الذین آمنوا استعينوا بالصبر والصلوٰة" (پ:۲) صبر اور نماز کے ذریعہ ہم سے مدد مانگو تو ہم مدد کریں گے ورنہ نہیں آج ہم غیروں سے مدد چاہتے ہیں، حکومت سے مدد چاہتے ہیں مگر اللہ سے مدد نہیں چاہتے، صرف اے اللہ مدد،اے اللہ مدد کرنے سے مدد نہیں آئے گی بلکہ مدد مانگنے کا جو

Scanned by CamScanner

طریقہ بتایا گیا ہے اس طرح مدد مانگیں گے تو مدد آئے گی اور اس کیلئے اللہ کے دربار میں حاضری دینی ضروری ہے اور حاضری دینی پڑے گی۔

بھائیو!

سوچیئے کہ جب آپ کو روپئے کی ضرورت پڑتی ہے تو سیٹھ، ساہوکار کے پاس جاتے ہیں، کپڑے کی ضرورت ہوتی ہے تو کپڑا فروش کے پاس جاتے ہیں، علاج کی ضرورت پڑتی ہے تو ڈاکٹر اور حکیم کے پاس جاتے ہیں، غلہ کی ضرورت پڑتی ہے تو بنیا کے پاس جاتے ہیں۔ اللہ سے مدد لینی ہے، نصرت مانگنی ہے تو گھر بیٹھنے، بازاروں میں گھومنے سے مل جائے گی کتنی نادانی کی بات ہے کہ ہم اللہ کے گھر جانا بھی نہیں چاہتے اللہ کی نصرت ورحمت کے طلبگار بھی ہیں اللہ تعالیٰ ہمارے حال پر رحم کرے اور ہم کو نماز جیسی عبادت کی توفیق دے، اپنی رحمت سے نوازے۔

برادران اسلام!

ذرا آپ عقل سلیم سے سوچیں کہ یہ آپ لوگوں نے جو گھڑیاں پہن رکھی ہیں کیوں پہنی ہیں؟ کیا خوبصورتی وشوق کے لئے یا اسکا کچھ اور مقصد ہے، یقیناً اس کا مقصد ہے، کیونکہ یہ گھڑیاں ٹائم بتارہی ہیں، چل رہی ہیں اور چل اس لئے رہی ہیں کہ چلنا ان کی فطرت ہے، اسی مقصد کے لئے بنائی گئی ہیں، اگر یہ بند ہو جائیں، چلنے سے انکار کردیں

تو پھر ان کو پھینک دیں گے، کوڑے دان میں ڈال دیں گے بالکل یہی حال ہمارا ہے، جب تک ہم اپنی فطرت پر قائم رہیں گے، اطاعت وبندگی، عبادت وفرمانبرداری کرتے رہیں گے اور اللہ کے سامنے جھکتے رہیں گے تو اللہ تعالیٰ ہم پر احسان وکرم کرتا رہے گا، نواز تا رہے گا، مدد کرتا رہے گا اور جب ہم اپنی فطرت سے ہٹ جائیں گے، جیسا کہ آج ہم نمازوں کو چھوڑ کر فطرت سے پھر گئے ہیں تو اللہ تعالیٰ نے ہم کو چھوڑ دیا ہے، آج ہم ذلت ورسوائی کے شکار ہیں، اختلاف وانتشار کے شکار ہیں کوئی پرسان حال نہیں، کوئی مددگار نہیں، کوئی غمگسار نہیں اس لئے کہ فطرت بدل گئی ہے۔

برادران ملت!

نماز عبادت کی روح ہے، نماز اسلام کی پہچان وعلامت ہے، نماز خالق ومخلوق کے درمیان ربط وتعلق پیدا کرتی ہے، نماز دلوں کو جوڑتی ہے، نماز اتحاد واتفاق کا ذریعہ ہے، نماز دنیا وآخرت کی کامیابی کا سبب ہے، نماز ترقی وکامرانی کا باعث ہے لیکن آج ہم نے نماز کو بالکل فراموش کردیا ہے، اس فریضہ کو چھوڑ دیا ہے، ایمان کا دعویٰ تو کرتے ہیں مگر عملی ثبوت نہیں دیتے، نماز کو چھوڑ کر عتاب ووعید کے شکار ہوتے ہیں اللہ کے سامنے جھکنے کے بجائے غیروں کے در پر سر جھکاتے ہیں کیا اس حالت میں مسلمان کامیاب وکامران ہوسکتے ہیں؟

Scanned by CamScanner

عظمت و شوکت کا پرچم لہرا سکتے ہیں ہرگز نہیں کبھی نہیں۔

برادران قوم و ملت!

آہ! آج مسجدیں ویران ہیں اور مسلمان بازاروں میں وقت برباد کرتے ہیں، اللہ کے گھر کو چھوڑ کر سینما گھروں کو آباد کرتے ہیں پھر اس پر اللہ کی نصرت و مدد کے طلبگار ہیں، اور نصرت الٰہی کا انتظار کرتے ہیں اور چاہتے ہیں کہ دشمنان اسلام ہمارے نعروں سے دہشت زدہ ہو جائیں، ہمارا نام سن کر کانپ جائیں، ہم کو دیکھ کر سہم جائیں تو جان لیجئے، کان کھول کر سن لیجئے ایسا کبھی بھی ممکن نہیں ہے آپ کبھی بھی کامیاب نہیں ہو سکتے ان سب باتوں کے لئے پہلے خود اللہ تعالیٰ کے سامنے جھکنے والے بنئے اسکے بعد دیکھئے پھر اللہ تعالیٰ دنیا کو آپ کے قدموں پر کس طرح جھکا دیتا ہے۔

وآخر دعوانا ان الحمدللہ رب العالمین

Scanned by CamScanner

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اولاد کی تربیت اور والدین کی ذمہ داریاں

الحمد للّٰہ رب العالمین والصلوۃ والسلام علی سید الانبیاء والمرسلین محمد وآلہ واصحابہ اجمعین الی یوم الدین۔ اما بعد

برادران اسلام!

اسلام ایک مکمل نظام حیات اور اصول بندگی ہے، یہ انسانیت کی فلاح و بہبود کے لئے آیا، اس کا مقصد ایسے کامل افراد تیار کرنا ہے جو عبدیت کی معراج پر ہوں اور جن کی پیشانیاں صرف وحدہ لاشریک لہ، کے سامنے جھکیں جو اطاعت و عبادت کے خوگر صلاح و تقویٰ کے پیکر ہوں، اس لئے اس نے تعلیم و تربیت کا ایسا اصول بنایا ہے کہ انسان اپنی ولادت کے دن ہی سے اللہ کی الوہیت و وحدانیت کا معتقد ہو جائے اور جب اس دنیا سے جائے تو حالت ایمان میں جائے۔

Scanned by CamScanner

برادرانِ ملت!

اسلام نے ایک بہترین فرد کی تیاری اور بہترین معاشرے کی تشکیل کا یہ ضابطہ بتایا کہ سب سے پہلے والدین پر یہ ذمہ داری عائد کی کہ وہ اولاد کی تربیت اسلامی نہج پر کریں انکے دل و دماغ میں اللہ کی عظمت و جلالت، الوہیت ووحدانیت کا بیج بوئیں اور اس کی آبیاری کرتے رہیں یہاں تک کہ عمر بڑھنے کے ساتھ ساتھ ایمان کا ایک تناور درخت تیار ہو جائے عمل کے پھل پکیں، اس لئے والدین پر پہلی ذمہ داری یہ ڈالی کہ جب بچہ پیدا ہو تو اس کے کان میں اذان کہی جائے، وہ اس دنیا میں آتے ہی سب سے پہلے اللہ کا نام سنے، اس کی کبریائی کا اعلان سنے، اور رسول اللہ ﷺ کی رسالت کا اعلان سنے، ایمان کے بعد سب سے پہلے اسلامی عمل نماز کا اعلان سنے، اور شروع ہی سے اس کے دل میں غیر شعوری طور پر یہ بات جم جائے کہ نماز ہی فلاح و بہبود کا ذریعہ ہے، نماز ہی عبدیت کی معراج ہے، نماز ہی بندگی کی شان ہے، نماز ہی مومن کی پہچان ہے، نماز ہی ایمان کی علامت ہے مجھکو اس دنیا میں اللہ کا فرماں بردار بن کر رہنا ہے، اسی کے سامنے جھکنا ہے اس کے بعد بچہ جب شعور و آگہی سے آشنا ہوتا ہے، تو حکم ملتا ہے کہ والدین اپنے بچوں کو نماز کی تلقین کریں جب کہ وہ سات سال کے ہو جائیں اور جب دس سال کے ہو جائیں تو نماز ترک کرنے پر

ان کو ماریں، دیکھئے غور کیجئے تربیت کا کیسا ضابطہ ہے کہ بچہ ابھی حد بلوغ کو نہیں پہونچا ہے ابھی شریعت نے اس سے نماز کا مطالبہ نہیں کیا ہے لیکن اسی عمر سے اس کے مزاج میں اس کی اہمیت وضرورت کو بٹھانے کا اہتمام کیا جارہا ہے۔ تاکہ آئندہ جب وہ عاقل وبالغ ہوکر مکلّف شریعت بن جائے تو اس کا سر ہر حال میں اپنے خالق ومالک اور معبود حقیقی کے سامنے جھکا رہے وہ " اِیَّاكَ نَعْبُدُ وَاِیَّاكَ نَسْتَعِینُ " کی عملی تفسیر ہو، کفر وشرک کی نجاست کے چھینٹے بھی اس کے دامن ایمان پر نہ پڑنے پائیں۔

برادرانِ اسلام!

اولاد کی تربیت میں والدین کا کردار ہی سب سے مؤثر کردار ہے والدین وہ پہلا مدرسہ ہیں جس میں بچہ ابتدائی باتوں کو سیکھتا ہے، وہ اپنے والدین کو جس مسلک پر عمل پیرا پاتا ہے اسی مسلک کو اختیار کر لیتا ہے، وہ اپنے والدین کو جس عقیدہ پر پاتا ہے اسی عقیدہ کو اختیار کرتا ہے، اور جوان ہونے تک یہ عقیدہ ومسلک اس کے دل میں ایسا راسخ ہو جاتا ہے کہ وہ دوسرا طریقہ اختیار کرنے پر تیار نہیں ہوتا ہے، اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا "کُلُّ مَوْلُوْدٍ یُوْلَدُ عَلَی الْفِطْرَةِ فَاَبَوَاهُ یُهَوِّدَانِهِ اَوْ یُنَصِّرَانِهِ اَوْ یُمَجِّسَانِهِ" ترجمہ: ہر بچہ فطرتِ اسلام پر پیدا ہوتا ہے اس کے ماں باپ اسکو یہودی بنادیتے ہیں یا نصرانی بنادیتے ہیں یا

Scanned by CamScanner

مجوسی بنادیتے ہیں جیسا بنائینگے بن جائیگا، جیسا سیکھائینگے سیکھ لیگا، لہذا والدین کی ذمہ داری ہے کہ وہ اپنے بچوں کی تربیت میں غفلت نہ کریں، ان کے ہر ہر عمل کو اسلامی عمل بنائیں، اسلامی تعلیمات سے آراستہ کریں، زندگی کے اصول و آداب سیکھائیں کھانے پینے، اٹھنے، بیٹھنے، بولنے، چالنے، رہنے سہنے، یہاں تک کہ بول و براز کے تمام طریقے بھی اس کو سیکھائیں، اس لئے کہ اسلام ایک مکمل ضابطۂ حیات ہے وہ زندگی کے ہر گوشہ کی رہنمائی کرتا ہے، ہر شعبہ کو مکمل بناتا ہے مہد سے لیکر لحد تک کے تمام مراحل اس کی نگاہ میں ہیں، زندگی کا کوئی پہلو اس نے تشنہ نہیں چھوڑا، اگر ماں باپ نے اپنی اولاد کی تربیت میں کوئی کوتاہی برتی تو قیامت کے دن ان سے مواخذہ ہوگا، ایسا نہیں کہ اسلام نے صرف اولاد کو اپنی والدین کی اطاعت و فرمانبرداری کا مکلّف بنایا ہے، بلاشبہ والدین کا مقام بہت اونچا ہے ان کے احسانات بہت زیادہ ہیں، انہوں نے اولاد کیلئے تمام مصائب و آلام جھیلے، تمام پریشانیاں اٹھائیں، تمام تکالیف برداشت کیں، اس لئے اللہ نے ان کے ساتھ احسان کا معاملہ کرنے اور ان کی اطاعت کو اولاد پر فرض کردیا ہے، والدین کی نافرمانی کو گناہ عظیم قرار دیا ہے، ان کی فرمانبرداری کو مغفرت و جنت کا ذریعہ بنایا ہے انکو تکلیف پہونچانے، ڈانٹنے، جھڑکنے، سخت وسست کہنے کو حرام قرار دیا ہے، لیکن ایک صالح فرزند

اطاعت گزار لڑکا اسی وقت وجود میں آسکتا ہے، جب کہ والدین اولاد کے تمام حقوق کو ادا کریں اولاد کی محبت ایک فطری بات ہے، لیکن اولاد کی تربیت بھی ضروری چیز ہے، اگر ماں باپ کو اپنے بچوں سے محبت ہے تو پھر یہ کیسی محبت ہے کہ اس کی دنیا سنوارنے کے لئے رات دن محنت کرتے ہیں اولاد کی راحت کے لئے اپنے کو مصیبت میں ڈالتے ہیں۔ اولاد کی خوش حالی کے لئے خود کو بد حال بنالیتے ہیں اصلی محبت تو یہ ہے کہ دنیا بنانے کے ساتھ ساتھ آخرت بنانے کی بھی فکر کریں، دین بنانے کی کوشش کریں، ایسی اولاد بنائیں کہ کل قیامت کے دن یہی اولاد انکی بخشش کا ذریعہ بن جائے، یہی اولاد اسلام کی محافظ بن جائے، یہی اولاد رسول اللہ ﷺ کی وفادار بن جائے، یہی اولاد شریعت نافذ کرنے والی بن جائے یہی اولاد امت کی مصلح بن جائے، اللہ کے دین کی داعی بن جائے، قرآن کریم کی تعلیمات پر عمل کرنے والی بن جائے، دنیا کی اصلاح کا ذریعہ بن جائے۔

برادرانِ اسلام!

آج عام شکایت ہے کہ اولاد بے راہ رو ہیں نوجوان بگڑ گئے ہیں والدین کا ادب واحترام نہیں کرتے، دین پر عمل نہیں کرتے، نماز نہیں پڑھتے، روزہ نہیں رکھتے یقیناً ایسا زبردست انحطاط پیدا ہو گیا ہے کہ سوائے رونے کے کوئی اور چارہ نہیں ہے، لیکن غور کریں کہ کتنے ماں

Scanned by CamScanner

باپ ہیں جو ان نوجوانوں کے بچپن میں ان پر توجہ دیتے تھے، جب بگڑ رہے تھے تو کیوں نہیں اصلاح کی فکر کی کبھی کبھی متنبہ کرنا اسے تربیت نہیں کہتے، بلکہ تربیت یہ ہے کہ ان پر پوری توجہ دی جائے کہ اسلام کے خلاف کوئی عمل نہ کرے لیکن آپ دیکھتے ہونگے سات آٹھ سال کے بچے تو نماز کیا پڑھیں گے ان کو وضو کرنے کا طریقہ بھی نہیں آتا، اگر مدرسہ میں آگئے تو آگئے ورنہ دن بھر کھیل کود اور لایعنی حرکات میں مشغول رہتے ہیں۔ اور والدین کو اتنی فرصت نہیں کہ ان بچوں کے ساتھ کچھ اوقات خرچ کریں، ان کو اچھی اچھی باتیں بتائیں، ان کے ذہن میں اسلام کا پیغام اتاریں، والدین کی عزت و تعظیم کا درس دیں، پھر جب بچہ گھر سے دور، والدین سے دور ہو جاتا ہے گلی کوچوں میں کھیلتا ہے دوسرے لڑکوں کے ساتھ تو ان کی باتوں کو سیکھتا ہے انکی حرکات کی نقل کرتا ہے، آہستہ آہستہ یہ سب اس کی طبیعت بن جاتی ہے، اسی کو صحبت کا اثر کہتے ہیں۔ شیخ سعدیؒ نے فرمایا ہے

صحبت صالح ترا صالح کند
صحبت طالح ترا طالح کند

اچھوں کی صحبت تم کو اچھا بنائیگی اور بروں کی صحبت تم کو برا بنائیگی، والدین اپنے بچوں کا نام پیار میں رکھتے ہیں تو غیر اسلامی انداز کا ہوتا ہے، گڈو، پپو، گپو، چپو، یہ بھی کوئی نام ہے اچھے نام اچھا اثر چھوڑتے

Scanned by CamScanner

ہیں، اللہ کے رسول نے فرمایا کہ اپنے بچوں کا نام اچھا رکھو، اللہ کو عبد اللہ اور عبد الرحمٰن نام پسند ہیں اور فرمایا کہ اپنے بچوں کو اچھے ادب سے مزین کرو اچھی تربیت سے سنوارو۔

برادرانِ اسلام!

صالح اولاد اللہ تعالیٰ کی بہت بڑی نعمت ہے، صالح اولاد صدقۂ جاریہ ہے صالح اولاد صالح معاشرہ کی بنیاد ہے، نیک اولاد دین کا سرمایہ ہے، نیک اولاد ملت کا ناز ہے، نیک اولاد اسلام کا مقصود ہے اللہ تعالیٰ ہم کو صالح بنائے، والدین کا فرمانبردار بنائے اور والدین کو اولاد کی اسلامی تربیت کرنے کی توفیق دے۔

(آمیــــــن)

وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین

Scanned by CamScanner

بسم اللہ الرحمن الرحیم

”مساجد و مدارس پر باطل کی یلغار“

الحمد للّٰہ ربّ العـــالمین والصلـــوٰۃ والسلام علی سیـــدالانبیاء والمـرسلین محمدواٰلہ واصحابہ اجمعین ومن تبعھم باحسانٍ الیٰ یوم الدین ۔

اما بعد: فاعوذباللّٰہ من الشیطان الرجیم، بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ لَتَجِدَنَّ اَشَدَّ النَّاسِ عَدٰوَۃً لِلَّذِیْنَ آمَنُوا الْیَھُودَوَالَّذِیْنَ اَشْرَکُوا۔

سامعین باتمکین!

اس آیت کریمہ میں جو کہ ابھی ابھی میں نے آپ حضرات کے سامنے تلاوت کی ہے یہود و مشرکین کی فطری عداوت و نفرت اور بغض وعناد کو بیان کیا گیا ہے کہ ان کی طبیعت کا بگاڑ اور شرک و کفر سے پیدا ہونیوالی قساوت و شقاوت کسی بھی حالت میں اسلام کو گوارہ نہیں

Scanned by CamScanner

کرسکتی یہ کسی بھی صورت میں اسلامی تعلیمات کی نشرواشاعت قرآنی دستور کی بالادستی اور مسلمانوں کی ترقی وکامیابی کو برداشت نہیں کر سکتے، اسلامی شعائر، دینی آثار اور قرآنی علامات، ملّی تشخص اور قومی کلچر کو ختم کرنے کی بھرپور کوشش کریں گے ان کی تمام تر طاقتیں اسلام کو نیست ونابود کرنے میں صرف ہونگی لہذا مسلمانوں کو ان فاسد عناصر اور باطل پرستوں سے ہوشیار رہنے کی ضرورت ہے۔

برادران ملت بیضاء!

آپ حضرات اس آیت کی روشنی میں چودہ سو سال پر محیط اسلامی تاریخ کا مطالعہ کرتے جائیں آپکو یہودیوں اور کفار ومشرکین کی سازشوں کا ایک طویل دور نظر آئیگا رسول اللہ ﷺ کی مکمل زندگی میں مشرکین وکفار کی ریشہ دوانیاں، افترا پردازیاں نظر آئیں گی مدنی زندگی میں یہود ومنافقین کی منصوبہ بندیاں اور فتنہ انگیزیاں ملیں گی پھر عہد اموی ہو کہ عہد عباسی، عہد فاطمی ہو کہ عہد عثمانی ہر جگہ یہود ومشرکین اپنی تمام خباثتوں اور قباحتوں کے ساتھ اسلام دشمنی مسلمان دشمنی قرآن دشمنی میں پیش پیش ملیں گے۔

حضرات گرامی!

جس دور اور جس زمانہ میں بھی اسلام اور مسلمانوں کے خلاف باطل طاقتیں منظّم ہوئیں یا کوئی تنظیم وجود میں آئی یا تحریک چلی ہر ایک کی

Scanned by CamScanner

اساس اسلامی دشمنی تھی اور قرآن کریم نے اسی طرف اس آیت کریمہ میں اشارہ فرمایا ہے۔

یُرِیْدُوْنَ لِیُطْفِئُوا نُوْرَاللّٰهِ بِاَفْوَاهِهِم وَاللّٰهُ مُتِمُّ نُوْرِهٖ وَلَوْكَرِهَ الْكَافِرُوْنَ۔

ترجمہ:- یہ کفار ومشرکین چاہتے ہیں کہ اللہ کے نور کو اپنی پھونکوں سے بجھادیں حالانکہ اللہ اپنے نور کو پورا کرنیوالا ہے اگرچہ کفار اس کو ناپسند کریں۔

آیت پاک میں نوراللہ سے مراد دین اسلام ہے ایک طرف معاندین ومخالفین کی سازشیں،کوششیں ہیں تو دوسری جانب اللہ کا اعلان وفرمان ہے کہ وہ اپنی کوشش کرتے رہیں گے اور ہم اپنا فیصلہ پورا کرنے میں لگے رہیں گے اسلام پھیلے گا غالب آئے گا مسلمان کامیاب ہوں گے اور باطل پست ہوگا شرک وکفر مغلوب ہوگا یہ اعلان ہر دور کے لئے ہے جب جب اسلام پر باطل کی یلغار ہوئی یا ہوگی نصرت رب مسلمانوں کی دستگیر ہوئی اور ہوتی رہے گی مگر شرط یہ ہے کہ مسلمانوں کی طرف سے مقابلہ کی تیاری بھی ہو اسباب وذرائع کا استعمال بھی ہو صرف ہاتھ پر ہاتھ دھرے رہنے سے اور یہ توقع کرنے سے کہ اللہ نے وعدہ فرمایا ہے اس لئے ہم کو کچھ کرنے کی ضرورت نہیں ہاتھ پیر حرکت دینے کی حاجت نہیں ایسی صورت میں مدد تو ہوگی مگر ایسا سوچنے اور خیال رکھنے والے مسلمانوں کی جگہ اللہ دوسروں کو اسلام کی دولت

Scanned by CamScanner

دے کر اسلام کی حفاظت و صیانت کا ذریعہ بنائیں گے اس لئے کہ "مُتِمُّ نُورِہٖ" کا وعدہ حق ہے اسلام کو اپنے شعائر و آثار کے ساتھ قیامت تک رہنا ہے۔

نور خدا ہے کفر کی حرکت پہ خندہ زن
پھونکوں سے یہ چراغ بجھایا نہ جائے گا

شیدائیان حق!

اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو حکم دیا ہے کہ ہر حال میں اپنی بساط واستطاعت، استعداد و صلاحیت اور زمانہ و حالات کے تحت دشمنان اسلام کی سازشوں کو ناکام بنانے کے لئے باطل کو ملیا میٹ کرنے کے لئے حق کو غالب و نافذ کرنے کے لئے دین کو باقی و محفوظ رکھنے کے لئے عقیدہ و ایمان کی صیانت و حفاظت کے لئے بھرپور تیاری کریں مگر یہ تیاری وسائل کی حد تک ہو اور اصل بھروسہ اللہ کی ذات پر ہو اللہ کی نصرت و اعانت پر نگاہیں ہوں کہ ہم تو محض ذریعہ ہیں وسیلہ اور سبب ہیں اصل اللہ کی نصرت و مدد ہے پھر ماضی کیطرح عصر حاضر میں بھی مسلمان تمام باطل تنظیموں تحریکوں جماعتوں کا دنداں شکن جواب دیکر ان کی سازشوں اور انکے عزائم کو ناکام بنا سکتے ہیں تیاری کے ضمن میں صریح حکم ہے اور یہ حکم عام ہے ہر دور کے مسلمانوں کے لئے ہر زمانہ کے دشمنوں کے خلاف ہے۔

Scanned by CamScanner

وَاَعِدُّوْلَهُم مَااسْتَطَعْتُمْ مِنْ قُوَّةٍ وَمِنْ رِبَاطِ الْخَيْل تُرْهِبُونَ بِه عَدُوَّ اللّٰهِ وَعَدُوَّكُم وَآخَرِيْنَ مِنْ دُونِهِم لَاتَعْلَمُونَهُم اللّٰهُ يَعْلَمُهُمْ (پ ۱۰)

اور تیار کروان کی لڑائی کیواسطے جو کچھ جمع کرسکو قوت وطاقت سے اور پلے ہوئے گھوڑوں سے کہ اس سے دھاک پڑے اللہ کے دشمنوں پراور تمہارے دشمنوں پراوران کے علاوہ دوسروں پر جن کو تم نہیں جانتے اللہ ان کو جانتا ہے۔

محبان ملت اسلامیہ!

اس وقت مسلمانان ہند کو نیست ونابود کرنے اور اسلام کوختم کرنے اور اسلامی آثار کو مٹانے مدارس ومساجد کو ویران وبرباد کرنے کے لئے فرقہ پرست باطل طاقتیں کھل کر سامنے آگئیں ہیں وطن کے غدار پرانے شکاری نیاجال لائے ہیں فرعون وہامان کے پیروکار نمرود وشداد کے اطاعت گذار ابوجہل وابولہب کے چیلے ہندوستان سے اسلام اورمتبعین اسلام کو اکھاڑ پھینکنے کے لئے صف آرا ہیں اور فی الوقت مساجد ومدارس کونشانہ بنائے ہوئے ہیں مسلمانان ہند کے لئے آزادی کے بعد اتنا خطرناک وقت نہیں آیا تھا آرایس ایس جواپنے وجود وقیام کے دن ہی سے مسلمانوں کوختم کرنے اور مدارس ومساجد کو بند کرنے قرآن کریم پرپابندی لگانے میں کوشاں ہے مگراسکے پاس اتنی طاقت نہ

تھی کہ اپنے منصوبہ پر عمل پیرا ہو سکے اپنے پروگرام کو نافذ کر سکے اپنے گھناؤنے پلان کو پورا کر سکے لیکن اس کی کوشش و سازش کا سلسلہ جاری تھا بہتر یہ معلوم ہوتا ہے کہ میں آپ حضرات کو آر ایس ایس کا مختصر تعارف کراتا چلوں کیونکہ یہ اسلام دشمن تنظیم بھی فرقہ باطلہ کی قسم میں شامل ہے اور ہندوستانی مسلمانوں کے لئے سب سے خطرناک تنظیم ہے۔

حضرات گرامی!

آر ایس ایس کا پورا نام راشٹریہ سیوم سیوک سنگھ ہے اسکا بانی ہے کیشور رام بلی ھیڈ گیوار ۱۹۲۵ء میں یہ تنظیم قائم ہوئی اسکے ممبران روزانہ صبح سویرے خاکی نیکر پہن کر کالی ٹوپی اوڑھے ورزش کرتے ہیں لاٹھی اور ہتھیار چلانا سیکھتے ہیں اس تنظیم کا نظریہ و عقیدہ ہے کہ ہندوستان میں صرف ہندوؤں کو رہنے کا حق ہے مسلمان، عیسائی اور دوسرے فرقہ والے ہندوستان میں نہیں رہ سکتے اگر رہنا چاہتے ہیں تو ان کو شدھی ہونا پڑے گا جیسا کہ گذشتہ انبیاء علیہم السلام کی مشرک قومیں مسلمانوں سے کہا کرتی تھیں او تعودوا فی ملتنا ایسے ہی آر ایس ایس والے چاہتے ہیں کہ مسلمان ہندو بنکر ہندوستان میں رہیں آر ایس ایس ہندوستان کو ہندو راجیہ کہتی ہے اسکی ممبری کے شرائط میں سے ہے کہ پہلے حلف لی جاتی ہے کہ میں بھارت کو ہندو راشٹریہ مانتا ہوں اور اسکو ہندو راشٹریہ بنانے کے لئے پوری توانائی صرف کردوں گا

اور ہر ذریعہ استعمال کروں گا گویا آر ایس ایس کا ہر ممبر ہندوستان کے سیکولر آئین کا غدار ہے ہندو مسلم ایکتا کا مخالف ہے انگریزوں کے زمانہ میں اس نے آزادی کی تحریک کی مخالفت کی اور انگریزوں کا ساتھ دیا یہ تنظیم ہر طرح سے مسلمانوں کو نقصان پہونچانے کا کام کرتی ہے آج آر ایس ایس ایک زبردست قوت بن گئی ہے بھاجپا اسکی شاخ ہے اور اقتدار بھاجپا کے قبضہ میں ہے مارچ ۲۰۰۰ء تک اسکے ممبروں کی تعداد کئی لاکھ تھی اسکے ممبران میں وہی فرقہ پرست ہیں جو مسلمانوں کو ختم کرنے اور انکا راشٹریہ کرن کرنا چاہتے ہیں اور ہندوتو کو زندہ کر کے بھارت کو ہندو راشٹریہ بنانے کا خواب دیکھتے ہیں بھاجپا کو جو قوت ملی اور حکومت پر اسکا قبضہ ہوا تو آر ایس ایس نے اپنے پلان کو نافذ کرنے کا عزم کیا اب تک تو فسادات کراتی رہی فرقہ پرستی پھیلاتی رہی ہندوؤں اور مسلمانوں کو لڑاتی رہی تھی بلکہ ہندوستان میں جتنے بھی کام مسلمانوں کے خلاف ہوئے ہر ایک میں آر ایس ایس شامل ہے مگر ادھر چند سالوں سے جبکہ بابری مسجد کو شہید کر کے وہ ایک زبردست طاقت بن کر ابھری ہے آر ایس ایس نے بندے ماترم سرسوتی وندنا کا راگ الاپا، یکساں سول کوڈ کا شوشہ چھوڑا اور آخر کار پانچ جنوری ۲۰۰۰ء کو یوپی حکومت نے ایک بل پاس کیا کہ کوئی بھی مسجد مدرسہ خانقاہ عبادت گاہ قبرستان بنانے کے لئے ضلع مجسٹریٹ

کی اجازت لینا ضروری ہے بلکہ اضافہ کرنے، مرمت کرنے، دروازہ لگانے تالا لگانے کے لئے بھی اجازت لینا ضروری ہے ورنہ ان مساجد ومدارس کو منہدم کردیا جائے گا اور اسی کے ساتھ ساتھ یہ بھی کہا جاتا ہے کہ مسلمانوں کے مساجد ومدارس پاکستانی خفیہ ایجنسی آئی ایس آئی کے مراکز ہیں ان میں دہشت گرد پلتے ہیں جنونی رہتے ہیں آئی ایس آئی کے ایجنٹ رہتے ہیں اس لئے یہ بل پاس کیا گیا ہے اس کے ذریعہ دہشت گردی کے مراکز ختم کئے جائیں گے گویا کہ بھاجپا اور آر ایس ایس کی نگاہوں میں یہ پاکیزہ مراکز یہ تعلیم وتربیت کے ادارے دہشت گردوں کی پناہ گاہ ہیں۔

مسلمانوں اور ملت کے نوجوانو!

اب باطل سر پر چڑھ کر بولنے لگا ہے اب تک تمہارے گھروں کو جلایا گیا تمہاری بستیوں کو پھونکا گیا تم نے برداشت کیا تمہارے بچوں کو یتیم، عورتوں کو بیوہ بنایا گیا تم نے صبر کیا تم کو فسادات کی بھٹی میں جھونکا گیا تم نے اُف نہ کی لیکن اب براہ راست تمہارے عقیدہ وایمان پر ضرب لگائی جارہی ہے تمہارے مساجد کو نشانہ بنایا جارہا ہے وہ مساجد جو تمہارے ایمان کی علامت اور ثبوت ہیں وہ مساجد جو تمہارے وجود کی گواہ ہیں وہ مساجد جو تمہاری بندگی کا مرکز ہیں جہاں تم اپنے پالنہار سے سرگوشیاں کرتے ہو اپنے خالق ومالک سے حاجت

Scanned by CamScanner

روائی چاہتے ہو وہ مساجد جو خدائے واحد کی یاد دلاتی ہیں اور بتاتی ہیں کی میرے وجود سے عالم کا وجود ہے وہ مساجد جہاں دنیا اور کاروبار دنیا سے رخ موڑ کر بندہ مومن اپنے قلب و جگر کو روحانی غذا فراہم کرتا ہے فکر آخرت تازہ کرتا ہے خدائے ذوالجلال سے ملاقات کرتا ہے اسکی نصرت و مدد چاہتا ہے اپنا دکھ درد بیان کرتا ہے اپنی معزز پیشانی کو اپنے رب کے حضور خم کر کے اپنے لئے دنیا والوں کے لئے رحمت و مغفرت چاہتا ہے امن و سلامتی کی دعائیں کرتا ہے وہ مساجد جہاں سے تمہارے اسلاف نکلے جنکی آغوش سے صحابہ کرام تربیت پا کر نکلے ائمہ حضرات نکلے امام ابو حنیفہؒ امام مالکؒ امام شافعیؒ امام احمد بن حنبلؒ امام بخاریؒ امام مسلمؒ امام ترمذیؒ امام اوزاعیؒ جیسے افراد نکلے اولیاء صلحاء اتقیاء اصفیاء پیدا ہوئے جن مساجد کے بارے میں حبیب کبریا سرکار دو عالم محسن انسانیت فخر آدمیت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

إِذَا رَأَيْتُمُ الرَّجُلَ يَتَعَاهَدُ الْمَسْجِدَ فَاشْهَدُوا لَهُ بِالْإِيْمَانِ فَإِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى يَقُوْلُ إِنَّمَا يَعْمُرُ مَسَاجِدَ اللّٰهِ مَنْ آمَنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ۔

جب تم کسی آدمی کو مسجد کی جانب بار بار آتے ہوئے دیکھو تو اس کے ایمان کی گواہی دو کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ مسجدوں کو وہی لوگ آباد کرتے ہیں جو اللہ اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتے ہیں۔

Scanned by CamScanner

محترم نوجوانو! آج یہ فرقہ پرست اسلام دشمن، اللہ کے باغی، فرعون کے حامی، نمرود کے ساتھی شیطان کے پجاری ان پاکیزہ مراکز کو ان مساجد اللہ کو جہاں اللہ کی بندگی ہوتی ہے جہاں عبادت ہوتی ہے جہاں سکون ملتا ہے جہاں انسانیت کی پہچان ہوتی ہے، جہاں خدا کی معرفت حاصل ہوتی ہے جہاں احساس بندگی ہوتا ہے جہاں شعور وآگہی حاصل ہوتی ہے، جہاں انسان اپنی حقیقت کو پہچانتا ہے، جہاں رب ذوالجلال کی عظمت وکبریائی کا اعلان ہوتا ہے، جہاں رب العلمین کی ربوبیت کا اعتراف ہوتا ہے، یہ آر ایس ایس والے انہیں مساجد کو دہشت گردی کے مراکز کہتے ہیں تمہارے ایمان پر ضرب لگائی جارہی ہے تمہاری حمیت کو للکارا جارہا ہے تمہاری غیرت کو جھنجھوڑا جارہا ہے تمہاری خودداری پر حملہ ہورہا ہے، بتاؤ کیا تمہاری غیرت تمہاری حمیت اسے برداشت کرسکتی ہے کیا کسی مسلمان کو یہ گوارہ ہوسکتا ہے کہ اس کے ایمان کا سودا کیا جائے اسکے عقیدہ پر حملے کئے جائیں اور وہ خاموش رہے نہیں نہیں واللہ یہ ممکن نہیں ہم یقینی طور پر بے عمل ہیں دین سے دور ہیں لیکن اتنا نہیں کہ اپنے دینی مراکز کو برباد کرنے کی اجازت دیدیں اب زمانہ خاموش رہنے کا نہیں بلکہ للکار کر کہنے کا ہے کہ

باطل سے دبنے والے اے آسماں نہیں ہم
سوبار کر چکا ہے تو امتحاں ہمارا

Scanned by CamScanner

رسول اللہ ﷺ کے متوالو! اسلام کے سپاہیو! دین کے محافظو!

اپنی اسلامی عظمت کا ثبوت دو، اپنے بلند عزائم کا اظہار کرو اور ببانگ دہل کہو ہم اس ملک میں اس وطن میں جن کو ہمارے اسلاف نے اپنے خون و جگر سے سینچا ہے جہاں کا ذرہ ذرہ ہمارے اسلاف کے قدموں کو پہچانتا ہے ہم اس وطن میں یعنی اپنے آبائی وطن میں اپنی مساجد ہی نہیں بلکہ اپنی اذانوں کے ساتھ رہیں گے اپنی نمازوں کے ساتھ رہیں گے اپنے تہجد، اشراق کے ساتھ رہیں گے رسول اللہ ﷺ کی شریعت اور ان کی ایک ایک سنت کے ساتھ رہیں گے اپنے ملی تشخص اور اپنے پرسنل لا کے ساتھ رہیں گے سنت رسول سے بال برابر بھی ہٹنا ہمکو گوارہ نہیں ایک سنت کو ترک کرنا بھی ہم کو گوارہ نہیں اگر تم نے ہمارے مساجد اور ہمارے مدارس پر ترچھی نگاہ ڈالی اور ان کی طرف ناپاک ہاتھ بڑھایا تو ہم تمہاری آنکھیں نکال لیں گے تمہارے ہاتھوں کو توڑ دیں گے تم کو کس نے اختیار دیا ہے کہ ہمارے عقائد و ایمان کی تشریح کرو ہمارے پرسنل لا کی توضیح کرو ہمارے مساجد کی حد بتاؤ تم کون ہوتے ہو ہمارے دین و عقیدہ میں دخل دینے والے جب تم باطل پر رہکر اس سے الگ ہونے کو تیار نہیں تو پھر تم نے یہ کیسے سوچ لیا ہے کہ ہم حق پر رہ کر اپنے مراکز کو چھوڑ دیں گے اور تمہاری مرضی سے بنائیں گے تمہاری اجازت سے تعمیر کریں گے۔

Scanned by CamScanner

غیور مسلمانوں!

ایک طرف مساجد کو نشانہ بنایا گیا ہے تو دوسری طرف مدارس عربیہ اسلامیہ پر حملہ کیا گیا ہے ان کو بتاؤ کہ یہ مدارس جن کا وجود تمہارے دلوں میں کانٹا بنکر چبھ رہا ہے ان کی تاریخ کیا ہے ان کا کام کیا ہے ان کا کردار کیا ہے یہاں سے دہشت گرد نہیں بلکہ یہاں سے وطن کے سپاہی ملک کے محافظ نکلتے ہیں ان مدارس کو تم نے کیا سمجھا ہے ہاں تم جو آج وطن پر سانپ بن کر بیٹھ گئے ہو اور ہر طرف لوگوں کو ڈستے پھر رہے ہو جب سو رہے تھے غافل تھے تم کو احساس بھی نہ تھا کہ دیش غلام ہے وطن گروی ہے یہاں سامراجی، استعماری طاقت حکومت کر رہی ہے اور باشندگان وطن محکوم و غلامی کا طوق پہنے ہوئے ہیں ایسی صورت میں ان مدارس نے ان کے بوریہ نشیں علماء نے آزادی کا صور پھونکا تھا آزادی کا نعرہ لگایا تھا ہاں ہاں انہیں مدارس نے انگریزوں کو للکارا تھا ایسے وقت میں جبکہ تم غداران وطن انگریز کے تلوے چاٹ رہے تھے کتوں کی طرح ان کے پیچھے پیچھے گھوم رہے تھے یہ مدارس آزادی کا بگل بجا رہے تھے سوئی قوم کو جگا رہے تھے اور اب تمہارا کینہ تمہارا حسد تمہارا بغض اس انتہاء کو پہونچا ہے کہ ان مدارس عربیہ کو دہشت گردوں کا اڈا کہتے ہو بلکہ ان مدارس سے شیخ الہند، امام الہند پیدا ہوئے ان مدارس سے مجاہد ملت پیدا ہوئے ان مدارس سے مجاہدین اسلام اور

پاسبانِ وطن پیدا ہوئے جنہوں نے سرفروشی کی شمع جلائی وطن دوستی کا راگ الاپا تھا عدالت میں کفن بردوش گئے تھے اعلان جہاد کیا تھا اور ملک کو آزاد کرایا تھا۔

حضرات گرامی!

میں بڑے سوز و درد کے ساتھ امت اسلامیہ کے ان نوجوانوں کو آواز دیتا ہوں جو زمانہ کے تقاضوں سے غافل دشمنان اسلام کی سازشوں سے ناواقف اپنے شب وروز لہو ولعب میں گذار رہے ہیں اپنے وجود کو بیکار چیزوں میں لگائے ہیں آج وطن عزیز انکو پکار رہا ہے کہ مجھ کو فرقہ پرستوں اور غداروں سے بچاؤ اسلاف کی پاکیزہ روحیں کہہ رہی ہیں کہ میرے عزیزو: ہم نے جس وطن جس دین کو بچانے کے لئے سرتن کی بازی لگائی تھی جیل کی ہوائیں کھائی تھیں دار ورسن کو گلے لگایا تھا مصائب و تکالیف کو گوارہ کیا تھا آج وہ پھر خطرات میں گھرے ہیں ان پر براہ راست حملہ ہو رہا ہے تمہارے ایمان کو ختم کرنے تمہاری آنیوالی نسلوں کو بددین بے ایمان اور بے عقیدہ بنانے کے لئے تمہارے علمی مراکز پر حملہ کیا جارہا ہے بلکہ رسول اللہ ﷺ کے سرمایہ پر ڈاکہ ڈالا جارہا ہے تمہارے دینی قلعوں میں شگاف پیدا کیا جارہا ہے تمہارے تہذیب وتمدن کو ختم کیا جارہا ہے تمہارے تشخص کو مٹایا جارہا ہے، جہاں سے اقراء کی روشنی پھیلتی ہے جہاں سے دینی غذا ملتی ہے جہاں سے

اخلاق وکردار سنورتے ہیں جہاں پر آدمیت وانسانیت کادرس ملتا ہے جہاں پر ایمان وعقیدہ کی صفائی ہوتی ہے جہاں مردم گری اور کردار سازی ہوتی ہے، ان مدارس پر آرایس ایس اور اس کی ذیلی تنظیمیں حملہ آور ہیں، تم اب غفلت کی زندگی چھوڑو اور اپنے اسلاف کے میراث کی حفاظت کرو۔

جوانو یہ صدائیں آرہی ہیں آبشاروں سے
چٹانیں چور ہوجائیں جو ہو عزم سفر پیدا

اٹھو اور اٹھ کر رنگ جہاں بدل دو اور ہندوستان کو ایک بار پھر آزاد کراؤ، ان فرقہ پرستوں سے جو یہاں فتنہ پردازیاں کررہے ہیں ہندوستان کے سیکولر آئین کی دھجیاں اڑارہے ہیں مساجد ومدارس پر یلغار کررہے ہیں افسوس کی بات ہے کہ باطل پرست تو بیدار ہیں مگر تم جن کو لیڈر ہونا چاہیے تھا سوئے ہوئے ہو، چلو غفلت کی زندگی چھوڑو، اپنے ہاتھ میں قرآنی دستور سنبھالو اور ترانۂ وحدت پڑھتے ہوئے آگے بڑھو ان مساجد کو اپنے سجدوں سے آباد کرو ان مدارس کو اپنے بچوں سے آباد کرو اپنے اندر ابراہیمی شان پیدا کرو کیونکہ۔

زمانہ آج ابراہیم کی تلاش میں ہے
صنم کدہ ہے جہاں لاالہ الا اللہ

مسلمانوں! آج نگاہیں تمہاری طرف لگی ہیں دنیا اور خاص کر

تمہارا وطن اور تمہارے وطن کے مدارس و مساجد خانقاہیں و درسگاہیں تمہاری طرف دیکھ رہی ہیں کہ ملت کے یہ نوجوان اگر عزم و حوصلہ کرلیں، اگر اپنے ایمان کو پختہ اور اپنے شعور کو بیدار کرلیں جو اپنا رشتہ رسول اللہ ﷺ سے دوبارہ قائم کرلیں، اگر مساجد سے اپنا ربط و تعلق بنالیں تو پھر یہی عصر جدید کے اس پر آشوب اور پر فتن زمانہ کیلئے اسامہ بن زید بن سکتے ہیں جنہوں نے ۱۷ر سال کی عمر میں اسلامی لشکر کی قیادت کی تھی جن میں بڑے بڑے صحابہ کرام تھے ابوبکر و عمر اور عثمان و علی تھے یہی نوجوان محمد بن قاسم بن سکتے ہیں جس نے ۱۸ر سال کی عمر میں اسلامی فوج کی سپہ سالاری کی تھی اور سندھ کو فتح کیا تھا یہی نوجوان طارق بن زیاد بن سکتے ہیں جس نے اندلس یعنی اسپین فتح کیا تھا یہی نوجوان اگر مدارس سے جڑ جائیں تو اپنے دور کے غزالی و رازی بن سکتے ہیں اپنے زمانہ کے بخاری و مسلم بن سکتے ہیں عہد کے شیخ الہند، امام الہند، شیخ الاسلام، مفکر اسلام اور امیر الہند بن سکتے ہیں پھر کس کی طاقت ہے کہ ان حق پرست و بے باک اور جذبۂ طاعت و شہادت سے سرشار نوجوانان قوم مسلم سے ٹکرلے آر ایس ایس و شو ہندو پریشد، اور بجرنگ دل، شیو سینا کیا کرسکتے ہیں ان مجاہدین کا جب کہ صلیبی و تاتاری کچھ نہ بگاڑ سکے تو پھر آج باطل پرست فرقہ پرست کیا بگاڑ لیں گے۔

وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العلمین

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اتحاد واتفاق کیونکر ممکن ہے؟

الحمد للہ وحدہ والصلوۃ والسلام علی من لانبی بعدہ وعلی آلہ وصحبہ اجمعین۔ امابعد......

برادران ملت!

اقوام عالم کے درمیان مسلمانوں کی ایک امتیازی شان یہ تھی کہ مسلمان اتحاد واتفاق کی علامت سمجھے جاتے تھے ان کا ضرب المثل تھا اتحاد ان کی قوت کا سر چشمہ اور ان کی طاقت کا مرکز تھا ایسا اتحاد جس نے مختلف رنگ ونسل قوم وملت، مزاج وطبعیت کے حامل افراد کو متحد ومتفق کر کے پہاڑوں کی طرح مضبوط بنادیا تھا، شیشہ پلائی ہوئی دیوار بنادیا تھا پھر مسلمان ایسی زبردست طاقت بن کر ابھرے جن کی قوت کے سامنے طاقتور ترین قومیں بھی نہ ٹک سکیں، جن کے جذبے کے آگے اپنے وقت کی مستحکم ترین حکومت بھی نہ جم سکی، مسلمانوں نے محض

اپنے بے مثال اتحاد واتفاق کی بدولت بڑی بڑی حکومتوں کو اپنے سامنے گھٹنے ٹیکنے پر مجبور کر دیا قیصر و کسریٰ کی سلطنتیں ان کے اتحاد کا مقابلہ نہ کرسکیں، مسلمان جدھر جاتے جہاں قدم رکھتے فتح ونصرت کے شادیانے بجنے لگتے، وحدت و مساوات کے ترانے گونجنے لگتے، حالانکہ مسلمانوں کے پاس افرادی قوت نہ تھی ہتھیاروں کی کثرت نہ تھی، پھر بھی ان کا ایک رعب تھا دبدبہ تھا شان و شوکت ایسی تھی کہ دشمنوں پر ہیبت طاری رہتی تھی، معاندین ان کے نام سے لرزہ براندام رہتے تھے۔

معزز سامعین کرام!

اتحاد واتفاق ایسی دولت ہے جو قوموں کو انقلاب آفریں عہد آفریں بنا دیتی ہے، تاریخ ساز قوموں میں ان کا شمار ہوتا ہے، یہ اسلامی اتحاد ہی کی برکت تھی کہ مسلمانوں نے صدیوں تک دنیا پر حکومت کی جہانبانی کی، مشرق سے لے کر مغرب تک اسلامی عظمت کا پرچم لہرایا تھا، شمال سے لے کر جنوب تک اسلامی شوکت کا چرچا تھا، لیکن سوال یہ ہے کہ ایسا عظیم الشان اتحاد جس کا نمونہ مسلمانوں نے پیش کیا۔ ایسی بے مثال وحدت جس کا ثبوت مسلمانوں نے دیا کہ یہ آخر کس بنیاد پر تھا؟ جو صدیوں تک قائم رہا جب کہ اسلام سے عربوں کی زندگی کی تاریخ ہمارے سامنے ہے یہ وہی عرب تھے جو قبائل وخاندان میں بنٹ گئے تھے، باہم دست وگریباں رہتے تھے، آپس میں قتل و قتال کرتے تھے،

Scanned by CamScanner

وحشت وبربریت کے پیکر تھے، خونخوار تھے، وہ جانتے ہی نہیں تھے کہ احترام انسانیت کیا چیز ہے آدمیت کس کو کہتے ہیں، محبت کس چیز کا نام ہے اخوت کس شئ کو کہتے ہیں، ان کے درمیان تو خاندانی عداوت کی روایت تھی، قومی نفرت کا مزاج تھا، یہ کیسا انقلاب تھا جس نے ان کی زندگی کا رخ بدل دیا، ان کی طبیعتوں میں تبدیلی پیدا کردی، آدمیت کا تصور نہ رکھنے والے کیونکر انسانیت نواز بن گئے عداوتوں میں زندگی بسرکرنے والے کس طرح محبتوں کے پیغامبر بن گئے، طبقاتی زندگی گزارنے والے کس وجہ سے مساوات کے عادی بن گئے، قبائل میں بکھرے ہوئے افراد کس بنیاد پر متحد ہو گئے انتشار کا شکار قوم کس نسخہ کیمیا کے تحت متفق ہو گئی؟

برادران ملت!

اس کا جواب تاریخ کے اوراق بھی دیتے ہیں، اور مسلمانوں کی داستانوں میں بھی ملتا ہے، مگر میں آپ کو اس مرکز کی طرف لے چلتا ہوں جو ان کا نقطۂ اتحاد تھا منبع اتفاق تھا، مرکز وحدت تھا، محور مساوات تھا، یعنی قرآن کریم نے ان کو متحد کیا تھا کتاب اللہ نے ان کو یکجہتی سے ہمکنار کیا تھا، اورکس بنیاد پر؟ ایمان و توحید کی بنیاد پر، قرآن کریم نے اسی کو بیان کرتے ہوئے کہا ہے، وَاعْتَصِمُوا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِيْعًا (الخ) اور مضبوط پکڑ لو سب مل کر اللہ کی رسی کو اور پھوٹ نہ ڈالو اور اپنے اوپر

Scanned by CamScanner

یاد کرو احسان اللہ کا جب کہ تم آپس میں دشمن تھے پھر الفت دی تمہارے دلوں میں اب اس کے فضل سے بھائی بھائی ہو گئے۔

سامعین کرام!

یہ وہ اساس تھی جس نے رنگ و نسل، ملک و وطن کے جذبات و تفوق پر ایک جذبہ کو غالب کر لیا تھا، وہ توحید باری پر یقین کا جذبہ تھا، انسانیت کے احترام کا جذبہ تھا، انسان برادری کا جذبہ تھا کہ تمام انسانیت ایک ماں باپ سے ہیں، تمام انسان ایک اللہ کے بندے ہیں کوئی چھوٹا بڑا نہیں، کوئی اعلیٰ و اسفل نہیں، بڑی اللہ کی ذات ہے، بلند اللہ کا نام ہے، سب کو اسی کے آگے جھکنا ہے، قرآن نے بھی احساس پیدا کیا تھا، ان کو انسانیت کا درس دیکر انسان بنایا تھا، پھر جب انسان بن گئے تو پھر ایک دوسرے سے افضل کیسے؟ ایک دوسرے میں امتیاز و تفاوت کیسا؟ اسی شعور نے ان کو متحدر کھا، ان کے سامنے اللہ کے رسول ﷺ کی یہ حدیث تھی، کُلُّکُمْ بَنُ آدَمَ وَ آدَمُ مِنْ تُرَابٍ لَاَفَضْلَ لِعَرَبِیٍّ عَلَی عجمیٍّ ولا لِعجمیٍّ علی عَرَبِیٍّ۔ ولا لابیض علی اَسْوَدَ وَلَا لِاَسْوَدَ علیٰ اَبْیَضَ إلا بالتَّقْوٰی۔

ترجمہ:۔ تم سب اولاد آدم ہو اور آدم مٹی سے پیدا کئے گئے تھے، کسی عربی کو عجمی پر اور کسی عجمی کو عربی پر کسی گورے کو کالے پر اور کسی کالے کو گورے پر کوئی فضیلت نہیں، مگر تقویٰ کے ذریعہ: یہ تھا وہ معیار اتحاد

Scanned by CamScanner

جس نے متحد کیا تھا، ان صحرا نوردوں کو عرب کے خونخواروں کو۔

برادرانِ اسلام!

لیکن عہد رسول سے جس قدر دوری ہوتی گئی ایمان ویقین میں کمزوری اتنی ہی پیدا ہوتی گئی۔ عمل وکردار میں انحطاط ہونے لگا۔ قرآنی دستور سے دوری ہونے لگی، اور دنیا طلبی کا رجحان پیدا ہونے لگا، پھر آہستہ آہستہ عصبیت نے سر اٹھایا دشمنوں نے علاقائیت کے جذبہ کو ہوادی وطنیت پرستی کا احساس پیدا ہوا، قبائلی برتری، نسلی امتیاز جو قرآن کریم پر عمل پیرا ہونے کی وجہ سے کمزور پڑگئے تھے پھر سے جاگ اٹھے، اور مسلمان انتشار کا شکار ہو گئے ان میں اختلافات جنم لینے لگے، تنازعات شروع ہو گئے جس کا نتیجہ افتراق کی صورت میں ظاہر ہوا، مسلمانوں نے جماعت بندی گروپ بندی، علاقہ بندی، صوبہ بندی، یہاں تک کہ خاندان بندی اختیار کر لیا نسلی امتیاز ملی اتحاد پر غالب ہو گیا، اور آخر کار مسلمانوں کا وہ جاہ وجلال ختم ہو گیا وہ شان وشوکت ضائع ہو گئی وہ رعب ودبدبہ زائل ہو گیا جو دشمنوں کے دلوں پر صدیوں سے بیٹھا تھا، اللہ تعالیٰ نے تنازعات سے منع فرمایا تھا، ولاَ تَنَازَعُوا فَتَفْشَلُوا وتَذْهَبَ رِيحُكُمْ، ترجمہ: آپس میں اختلاف مت کرنا ورنہ ناکام ہو جاؤ گے اور تمہاری ہوا اکھڑ جائے گی، اور اب ہماری ہوا اکھڑ چکی ہے، ہمارا وقار ختم ہو چکا ہے، ہمارا دور ختم

ہو چکا ہے، جو قوم فتح و کامرانی کی داستان سیکھ رہی تھی جو ملت عروج وارتقاء کی بلندیوں پر تھی، جو مسلمان وحدت کا ترانہ گنگناتے تھے اب وہ محکومیت و مظلومیت کا درس عبرت بن چکے ہیں، اتحاد وملت نے جن مسلمانوں کے ہاتھ میں شمشیر وسنان دے رکھا تھا، اختلاف وانتشار نے ان کے ہاتھوں میں طاؤس ورباب تھما دیا ہے، اب ہر ایک اپنی ڈمری بجا رہا ہے اپنا راگ الاپ رہا ہے، جماعتی راگ، علاقائی راگ، نسلی راگ، قومی راگ بے شمار راگیں آپ سنتے ہیں، اسلامی راگ کوئی نہیں سناتا، ہاں ہر راگ کو ہر الاپنے والا اسلامی راگ کہتا ہے اور اسی پر مسلمان کو متحد کرنا چاہتا ہے، کوئی کہتا ہے برادری کے نام پر متحد ہو جاؤ کوئی کہتا ہے مسلک کے نام پر متحد ہو جاؤ، کوئی جمعیۃ اہل حدیث بناتا ہے کوئی سنی کانفرس کراتا ہے۔ کوئی شیعہ تنظیم بناتا ہے کوئی کچھ بناتا ہے، پھر کہیں اسلامی جماعت ہے کہیں ادریسی جماعت ہے کہیں منصوری جماعت ہے کہیں کچھ کہیں کچھ اور سب کہتے ہیں کہ مسلمان متحد ہو جائیں یعنی ہمارا مسلک سب اختیار کر لے، ہمارا نظریہ سب قبول کر لے بس اتحاد ہو جائیگا، اللہ اکبر، قرآن کریم نے تو انہی برائیوں کو جڑ سے اکھاڑ اتھا اور توحید وایمان کو معیار قرار دیا تھا، توحید کی بنیاد پر فرقوں، گروپوں، جماعتوں، قبیلوں خاندانوں میں بکھرے لوگوں کو بنیان مرصوص بتایا تھا مگر ہم اپنی خرابیوں کو معیار اتحاد قرار دے رہے ہیں۔

Scanned by CamScanner

علامہ اقبال نے کیا خوب کہا ہے۔ ؎

منفعت ایک ہے اس قوم کی نقصان بھی ایک
ایک ہی سب کا نبی دین بھی ایمان بھی ایک
حرم پاک بھی اللہ بھی قرآن بھی ایک
کچھ بڑی بات تھی ہوتے جو مسلمان بھی ایک
فرقہ بندی ہے کہیں اور کہیں ذاتیں ہیں
کیا زمانے میں پنپنے کی یہی باتیں ہیں

برادران اسلام!

اسلامی اتحاد کیونکر ممکن ہے؟ تو آپ نے جان لیا ہوگا کہ ابتک کے تمام تجربات ناکام ہو چکے ہیں، کیونکہ اتحاد ملت کی صرف ایک راہ ہے، ہر قسم کے علاقائی، قومی، خاندانی، تعصب سے بلند ہو کر صرف توحید و عمل کی بنیاد پر اتحاد ممکن ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم تمام مسلمانوں کو اتحاد و اتفاق سے رہنے اور ہر ایک کو ایک پلیٹ فارم پر آنے کی توفیق عطا فرمائے۔

آمیـــــــــن

وآخر دعوانا ان الحمدللہ رب العالمین

Scanned by CamScanner

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

تاریخ ہند

نحمده ونصلی علی رسوله الکریم اما بعد......
اعوذ باللّٰہ من الشیطان الرجیم۔ بسم اللّٰہ الرحمن الرحیم
فقد قال اللّٰہ تعالیٰ: ان اللّٰہ یحب الذین یقاتلون فی سبیله صفاً کانهم بنیان مّرصوص۔

برادران اسلام!

میں اپنی تقریر کا آغاز اس شعر کے ساتھ کر رہا ہوں کسی نے کیا ہی خوب کہا ہے

خرد کا نام جنوں رکھ دیا جنوں کا خرد
جو چاہے آپ کا حسن کرشمہ ساز کرے

آج ہندوستان میں کچھ اسی قسم کی باتیں ہو رہی ہیں کہ تخریب کاری، انتہا پسندی اور قانون شکنی کو دیش بھگتی اور وطن پرستی کا نام دے دیا گیا

Scanned by CamScanner

ہے چند ہزار لوگوں کو کسی مذہب وملت کے خلاف جمع کرلیا جائے اور نعرے بازی کی جائے، اشتعال انگیز تقریریں کیجائیں اور عقیدہ و نظریہ کی بات کر کے قانون کی دھجیاں اڑادی جائیں اور عدلیہ وانتظامیہ کی کسی بات یا کسی حکم کے ماننے سے انکار کردیا جائے پابندیوں کو توڑ دیا جائے، تہذیب وتمدن اور اخلاق ومروت، انسانیت وشرافت کا گلا گھونٹ دیا جائے تو وہ سب سے بڑے دیش بھگت وطن دوست قوم کے لیڈر ملک کے رہنما کے درجے حاصل کرلیں گے اور اگر کسی نے سنجیدگی ومتانت کی باتیں کیں تخریب کاری اور قانون شکنی کی مذمت کی سیکولرزم اور قومی ایکتا کا نام لیا مسلمانان ہند کی وطن پرستی اور ملک سے وفاداری کا اعتراف کیا فسادات میں ہلاک وبرباد ہونے والے معصوم مسلمانوں پر آنسوں بہایا ملکی اتحاد وسلامتی کی فکر کی تو اس سے بڑا وطن دشمن اور غدار قوم کوئی نہیں۔

عزیزان گرامی وخردمندان ملت اسلامیہ!

ہندوستان جنت نشاں بلکہ امن وسلامتی پیار ومحبت مذہبی رواداری قومی ایکتا گنگا جمنی تہذیب مختلف الخیال اور مُتنوّع العقائد والنظریات افراد کے حامل اس وطن کے حالات ادھر کچھ سالوں سے جتنی شدت سے بگڑتے جارہے ہیں خاص کر مسلمانان ہند کے خلاف جو زہریلی فضاء پیدا کردی گئی ہے اور ان کے خلاف ہندوراسٹریہ کا نعرہ

بلند کرنے والے جس انداز میں رائے عامہ کو ہموار کرنے اور سادہ لوح عوام کے دل و دماغ میں اسلام دشمنی اور مسلمانوں سے نفرت و عداوت، بغض و عناد کا بیج بو کر اس کی آبیاری کر رہے ہیں اس نے مسلمانان ہند کے سامنے ایک سوال کھڑا کر دیا ہے کہ ہندوستان اپنے وجود کی بقاء کے لئے کیا کرتا ہے"

خاص کر بابری مسجد کی شہادت اور ۶/ دسمبر ۱۹۹۲ء کے جانکاہ خونچکاہ، المناک خطرناک اور ہولناک سانحہ نے تو مسلمانوں کو بہت کچھ سوچنے پر مجبور کر دیا ہے اور ان کو اندازہ ہو گیا ہے کہ عدلیہ انتظامیہ حکومت سیاسی جماعتوں قومی لیڈروں صوبائی و مرکزی حکومتوں آئین و دستور اور قانون و فورس سب کچھ کر سکتی ہے مگر مسلمانوں کو تحفظ فراہم نہیں کر سکتی ان کے مال و جان کی حفاظت نہیں کر سکتی لہذا ہندوستان میں مسلمانوں کو اپنے عقائد و نظریات، ایمان و توحید، اسلامی تہذیب و تمدن کے ساتھ زندہ رہنا ہے تو پھر ان کو اپنے لئے سوچنا ہوگا کچھ کرنا ہوگا نظام زندگی کو ترتیب دینے اور اس پر عمل کرنے کی فکر کرنی ہوگی اب بیان بازیوں، لن ترانیوں، احتجاج دہانیوں سے کچھ نہیں ہوگا اب یقین دہانیوں پر بھروسہ اور طفلانہ تسلیوں پر اعتماد کرنے کا زمانہ نہیں ہے۔

برادران ملت! میں یہ سب کچھ کہنے پر مجبور کیا گیا ہوں میرے سامنے

Scanned by CamScanner

آزاد ہندوستان اور قدیم ہندوستان کی پوری تاریخ ہے میں چشم تصور
سے محمود غزنوی، شہاب الدین غوری، علاؤالدین خلجی، شمس الدین التمس،
فیروز شاہ تغلق، بابر، ہمایوں، اکبر، جہانگیر شاہ جہاں اور اورنگ زیب
کے ہندستان کو دیکھ رہا ہوں ان کی ہندو نوازی، مذہبی رواداری، عدل
گستری، رعایا پروری، صلح پسندی کو دیکھ رہا ہوں سات سو سال پر محیط
غوری خلجی، تغلق، مغل خاندان کے عظیم المرتبت شہنشاہوں، حکمرانوں،
امیروں، وزیروں، رئیسوں سپہ سالاروں کی پوری تاریخ میرے سامنے
ہے کہ انہوں نے ہندوستان کو تہذیب و تمدن دولت و ثروت عزت
و عظمت شان و شوکت قوت و طاقت اخوت و محبت وحدت و مساوات
کی کن بلندیوں پر پہونچایا تھا اور اسلامی عدل و انصاف، وطن دوستی،
قوم پرستی، رعایا پروری، مذہبی رواداری، عملی خود مختاری، قومی اتحاد،
ملی اتحاد کے لئے کیا کچھ قربانیاں نہ دیں، کیا کیا جتن نہ کئے کیا کیا
ترکیبیں نہ کیں ذرا آپ تاریخ ہند کے اوراق پلٹئے اور عہد رفتہ کے
ہندوستان کا سفر کیجئے ایک ایک دور کو غور سے دیکھئے جانچئے پرکھئے
آپ کو قدم قدم پر تعمیر و ترقی کے نشانات ملیں گے ہندو مسلم اتحاد کی
علامتیں نظر آئیں گی امن و سلامتی کے پھول کھلے دکھلائی دیں گے
اخوت و مساوات، اتحاد و اتفاق کے ترانے گونجتے سنائی دیں گے اور
آپ مشاہدہ کریں گے کہ ہندو مسلم کاندھے سے کاندھا ملا کر عظیم

Scanned by CamScanner

ہندوستان کو گہوارۂ امن بنانے میں جٹے ہیں نہ کہیں نفرت وعداوت کا زہر ہے اور نہ کہیں فرقہ پرستی کی باتیں نہ ہی فسادات ہیں اور نہ ہی اشتعال انگیز بیان، اور نہ ہی کسی مذہب وملت کے خلافت تحریکیں بلکہ سب اپنے اپنے عقائد وافکار اور نظریات ور جحانات کے مطابق عمل کر رہے ہیں مسجدوں میں اذان کی آواز گونجتی ہیں مندورں میں سنگھ بجتے ہیں اور گرجا گھروں میں ناقوس بج رہے ہیں۔

برادران ملت!

پھر میں اپنی انہیں آنکھوں سے دیکھ رہا ہوں کہ انگریز ہندوستان آتے ہیں ایسٹ انڈیا کمپنی (EAST INDIA COMPANY) قائم ہوتی ہے مغل حکمراں طوائف الملوکی میں گرفتار ہوتے ہیں ان کی شان وشوکت اور اقتدار وحکومت کا چراغ ٹمٹماتا ہے، انگریزوں کو عروج وارتقاء حاصل ہوتا ہے سراج الدولہ اور سلطان ٹیپو، سید احمد شہید، احمد ابدالی، واجد علی شاہ، جھانسی کی رانی، بیگم حضرت محل اور بے شمار وطن پرست حکمراں انگریزوں کی سازش کا شکار ہو کر ختم ہو جاتے ہیں اور پورے ملک پر سامراجیوں استعماریوں کا قبضہ ہو جاتا ہے آزاد وخود مختار ہندوستان نانک وچشتی کا ہندوستان رام ور حیم کا ہندستان ہندو مسلم سکھ عیسائی کا ہندوستان غلامی کی ذلت میں گرفتار ہو جاتا ہے، طوق غلامی اس کی گردن میں ڈال دیا جاتا ہے پھر ظلم وبربریت کا آغاز ہوتا ہے

۱۸۵۷ء کا انقلاب آتا ہے مگر ناکام ہوتا ہے اس کے بعد تو ہندستان میں قتل و غارت گیری عصمت دری وحشت خیزی، انسانیت کشی، اخلاق سوزی، بے رحمی اور بے مروتی کا ایک طویل سلسلہ شروع ہو جاتا ہے ہزاروں علماء شہید کئے جاتے ہیں لاکھوں انسان بے گھر کئے جاتے ہیں بستیاں اجاڑ دی جاتی ہیں آبادیاں برباد کر دی جاتی ہیں اور ہندوستان کی دولت و ثروت باہر ملک جانے لگتی ہے ہندوستانی عوام پر عرصۂ حیات تنگ کر دیا گیا گورے کالے کی تفریق کر دی گئی کس کس طرح سے ذلیل و رسوا نہیں کیا گیا اور کیا کیا صعوبتیں ہندوستان کے عوام نے نہیں اٹھائیں خوف و دہشت کا عالم طاری رہتا تھا انگریزوں کے رعب و دبدبہ کے سامنے کسی کو پر مارنے کی مجال نہ تھی ان کے ظالمانہ کردار پر کسی کو انگلی اٹھانے کی اجازت نہ تھی معترضین کی زبانیں کاٹ لی گئیں، ان کے خلاف اٹھنے والی انگلیاں توڑ دی گئیں صدائے احتجاج بلند کرنے والوں کو تہہ تیغ کر دیا گیا پورے ہندوستان کو ہندوستان کی اصل رعایا کے لئے جیل بنا دیا گیا ذرا آج ظلم و ستم وحشت و بربریت اور انگریزوں کی درندگی سے لبریز تاریخ پڑھئے ہر طرف اندھیرا نظر آئے گا تاریکی دکھائی دے گی مگر اس تاریک دور میں بھی ہندو مسلم اتحاد باقی تھا، قومی ایکتا باقی تھی، اور یہی چیز انگریزوں کے لئے سب سے بڑا خطرہ تھی، آنے والے طوفان کا پیش خیمہ تھی، اس لئے انگریزوں نے

Scanned by CamScanner

ہندو مسلم کے اتحاد کو پارہ پارہ کرنے کی تحریک چلائی سازش رچی پلان بنایا اور اس ملک کو توڑنے کے لئے اس کی تاریخ کو بدلنے کے لئے اپنے اقتدار کو مستحکم اور تابندہ و پائندہ کرنے کے لئے ہندو مسلم میں نفرت و تعصب کو بڑھاوادیا ہندو مہا سبھا اور آر ،ایس ،ایس جیسی تنظیموں کو قائم کردیا، ہندوستان کی مشترکہ فوج کو ہندو مسلم بٹالین (BATTALION) میں تقسیم کرکے اسکے اندر مذہب و عقیدہ کے نام پر بھید بھاؤ پیدا کردیا۔

برادران اسلام!

بڑی دردناک تاریخ ہے رونگٹے کھڑے ہوجاتے ہیں دل دہل جاتا ہے بلکہ پورا وجود دہل جاتا ہے انگریزوں کی تاریخ پڑھ کر ان کے گھناؤنے کارنامے سن کر اور آپ یقین جانئے تاریخ دیکھئے آپ کو معلوم ہوگا کہ بابری مسجد کا جھگڑا ان ہی انگریزوں کا پیدا کردہ ہے انہوں نے چنگاری رکھ دی تھی جو سلگتی رہی آہستہ آہستہ بڑھتی رہی اور ۲۱/دسمبر ۱۹۴۹ء کو اس کا پہلا شعلہ نمودار ہوا اور بابری مسجد میں بت رکھ دیا گیا، پھر تو شعلے بھڑکتے ہی رہے تپش بڑھتی ہی رہی آگ کا دائرہ اندر ہی اندر بڑھتا گیا ہوا دینے والے ہوا دیتے رہے ،پٹرول ڈالنے والے پٹرول ڈالتے رہے اور ان کو ایک پلان دے دیا گیا تھا، ایک مدت بتادی گئی تھی، کہ کب یہ پھنسی پھوڑا بنے گی اور کب پھوڑے سے ناسور بنے گا اور کب اس ناسور کا اثر بڑھے گا اس کی بدبو پھیلے گی

Scanned by CamScanner

اس کا زہر ہر دل میں پیدا ہوگا بہر حال میں انگریزوں کی دور ظلمت وبربریت پر گفتگو کر رہا تھا میں گفتگو کو طویل نہیں کرنا چاہتا اپنے موضوع سے تجاوز نہیں کرنا چاہتا لیکن اتنا ضرور کہوں گا کہ آپ کے سامنے ہندوستان کی ایک سرسری تاریخ اور مسلمانان ہند کی مختصر طور پر عزیمت عظمت سے لبریز کارناموں کو بیان کردوں اور اس کی ضرورت اسلئے پیش آئی کہ آج ہندوستان میں جو انتشار و خلفشار ہے وہ سب مسلمانوں کے خلاف ہے۔

برادران وطن وعاشقان شمع رسالت!

جب ظلم حد سے بڑھتا ہے تو پھر اس کا خاتمہ بھی ہوتا ہے اور ظلمت کی دبیز چادر کو پھاڑتی ہوئی، سپیدہ سحر نمودار ہوتی ہے اور ہندوستان میں بھی جب انگریزوں کا ظلم حد سے بڑھ گیا تو حریت پسندوں آزادی کے متوالوں کی ایک جماعت تیار ہوتی ہے کفن بردوش ہوکر میدان جہاد میں کود پڑتے ہیں، میرے تصور کی آنکھیں دیکھ رہی ہیں کہ آزادی ہند کی تحریک میں ہندو مسلم لیڈران کندھے سے کندھا ملاکر انگریزوں کے خلاف جدوجہد میں مصروف ہیں باطل کے سامنے آزادی کے متوالے سینہ سپر ہوکر ڈٹے ہوئے ہیں ایک طرف مسلم لیڈران میں سے شیخ الہند اور مولانا عبید اللہ سندھی مولانا منصور انصاری مشہور سیاسی رہنما راج گوپال اچاریہ کے بھائی شیخ عبدالرحیم اور شیخ الہندؒ کے

جان نثار شاگرد شیخ الاسلام مولانا سید حسین احمد مدنیؒ ہیں جو ریشمی رومال تحریک کی قیادت کر رہے ہیں، تو دوسری طرف سُبھاش چندر بوس کی آزاد ہند فوج ہے جو ہندوستان کی آزادی کیلئے انگریزوں سے ٹکر لے رہی ہے، اگر شیخ الہند کی عبوری حکومت کے صدر نشین راجہ مہندر پرتاپ ہیں تو سبھاش چندر بوس کی آزادی ہند کا کمانڈر (COMMANDER) انچیف جنرل شاہ نواز خانؒ ہیں پھر ہندوستان کے افق پر ایک نئی قیادت ابھرتی ہے گاندھی جی جواہر لال نہرو سردار پٹیل، راجندر پرشاد ونوبا بھاوے، راج گوپال آچاریہ، لال بہادر شاشتری جیسے ہندو لیڈران ہیں تو مسلم قیادت میں مفتی کفایت اللہ مولانا حسین احمد مدنی حفظ الرحمٰن سیوہاروی، حکیم اجمل خان ڈاکٹر انصاری، عطاء اللہ شاہ بخاری، خان عبدالغفار، مولانا ظفر علی خان جیسے بے شمار قوم پرور قائدین، زمام قیادت سنبھالتے ہیں نظریاتی اختلاف اور سیاسی اختلاف کے باوجود سبھی کو دیش کی آزادی کی فکر ہے۔

برادران اسلام!

مگر آج فرقہ پرست سماج مسلمانوں کی تمام قربانیوں کو فراموش کر چکا ہے اور آزادی کے بعد مسلمانوں کی تمام خدمات پر سیاہی پوت دی ہے اور مسلمانوں کے تمام کارناموں کو تاریخ کے صفحات سے محو کر نے اور نئی نصابی کتابوں میں مسلمانان ہند کے خلاف زہریلے مضامین

Scanned by CamScanner

داخل کرنے کی پوری منصوبہ بندی کے ساتھ کوششیں ہوئیں جہاں جہاں ہندو انتہاپسند بی جے پی اقتدار میں تھی خاص کر مدھیہ پردیش اور یوپی میں اس پر خاص کر کام کیا گیا دوسری طرف گاؤں گاؤں دیہات دیہات میں آر ایس ایس کے والنٹیر (VOLUNTEER) اور بجرنگ دل کے دہشت گرد اور وشو ہندو پریشد کے انتہاپسند کارکن ہندو احیا پرستی اور ہندو تو کے نام پر سیدھے سادھے بھولے عوام کو مسلمانوں کے خلاف بھڑکانے لگے۔

برادران ملت!

چالیس سال سے مسلمانوں کے ساتھ تعصب، جانبداری، حقوق تلفی اور فسادات کے ذریعہ بیخ کنی تو ہو ہی رہی تھی اور مسلمانوں کو نیست و نابود کرنے اور ان کی جان و آبرو کو نیلام کرنے کے لئے سرکاری سطح پر پی، اے، سی، (P.A.C.) جیسی بدنام زمانہ فورس استعمال ہوتی ہی تھی مگر اب فرقہ پرست، ہندو عوام میں رام مندر کا ہوا کھڑا کر کے ان کے مذہبی جذبات کو بھڑکا کر ان میں جنون پیدا کرنے میں لگے ہیں اور کارسیوکوں کے نام پر ایسے قانون شکن امن و دستور اور قانون و اخلاق کے قاتل افراد کو استعمال کیا جاتا ہے جو شدت جنون میں یہ بھی نہیں سمجھتے ہیں کہ اس انتہاپسندی کا انجام کیا ہوگا، عالمی سطح پر ہندوستان سے کیا تصور ابھرے گا بڑی قربانیوں جاں فشانیوں کے بعد تو ہندوستان

Scanned by CamScanner

آزاد ہوا تھا اور اپنے سیکولر کردار ناوابستہ مزاج اور غیر جانب دارانہ نظر سے معتدل خارجہ پالسی (POLICY)، اور ظالموں اور غاصبوں کو مذمت کرنے اور مظلوموں کی حمایت کرنے کے باعث عالمی سیاست میں ایک پر وقار مقام رکھتا تھا ایشیا میں سب سے پہلے بڑا جمہوری ملک مانا جاتا تھا اقوام متحدہ یا ناوابستہ ممالک کی تنظیم ہو ہر جگہ اس کا اپنا وقار بن گیا تھا خاص عرب ممالک سے قریبی تعلقات فلسطینوں کی حمایت اور اسرائیل سے لاتعلقی ہی نہیں بلکہ اس کے جارحانہ رویہ کی مخالفت ومذمت نے ہندوستان کی ایک بین الاقوامی پوزیشن (POSITION) بنادی تھی، مگر یہ سب کچھ خاک میں مل گیا اور ہندو احیا پرستی کے طوفان کے آگے بھارت سرکار نے گھٹنے ٹیک دیئے اور خاص کر ۶/دسمبر ۹۲ء کے سانحہ کے بعد پوری دنیا میں جو اس کی گھناؤنی تصویر ابھری ہے اس نے امن وسلامتی کے پیامبروں کو بہت کچھ سوچنے پر مجبور کردیا ہے ابھی تک ہندوستانی مسلمانوں پر ہونے والے مظالم بین الاقوامی مسئلہ نہیں بنے تھے لوگ یہی سمجھتے تھے کہ ہندوستان کے مسلمان سکون وامن کے ساتھ رہتے ہیں ان کو تمام قانونی ودستوری حقوق حاصل ہیں ان کے مقدس مقامات عقائد ومسالک پر کوئی پابندی نہیں ہے لیکن بابری مسجد کی شہادت سے پردہ فاش ہو گیا ہے۔

برادران ملت! اس وقت مسلمانان ہند کو حکومت اور ہندو

انتہا پسند جس نظر سے دیکھتے ہیں اور ان کے ساتھ جس قسم کا رول اپناتے ہیں اس کا ثبوت تلاش کرنے کی ضرورت نہیں آپ صرف آزادی کے بعد سے ہونے والے بے شمار لاتعداد مسلم کش فسادات پر نظر ڈالئے کہ مسلمانوں کے ساتھ انتظامیہ، عدلیہ، سیاسی لیڈران حکومت کا کیا کردار ہوتا ہے تفصیل کی ضرورت نہیں پی، اے، سی وغیرہ کا تذکرہ کرنے کی ضرورت نہیں یہاں در و دیوار بولتے ہیں فضائیں شہادت دیتی ہیں کہ مسلمان اپنی تمام قربانیوں، کارناموں کے باوجود بھی آج غدار وطن، بے وفا اور ملک کے دشمن ہیں جوش ملیح آبادی نے کیا ہی خوب کہا ہے سنئے اور اس کے بعد سوچئے کہ ہماری آہ وبکا کب تک رہے گی ہم کب تک اندھے اعتماد اور سیاسی وعدوں پر جیتے رہیں گے جب یہ لوگ اپنی فطرت بدلنے اور اسلام دشمنی سے باز آنے والے نہیں ہیں تو پھر ہم کیوں ان کا سہارا تلاش کریں اور ان سے وفا کی امید رکھیں جو نہیں جانتے کہ وفا کیا ہے جوش ملیح آبادی کہتے ہیں۔

آج کہتے ہیں مسلمان وفادار نہیں
سچ کہو تم تو جفا کش وجفا کار نہیں
کس نے گوتم کو دیا زہر کا پیالہ بولو
رام کو کس نے دیا دیش نکالا بولو
پاک مینا پہ ہوئی دست درازی کس کی

کہئے پانڈو پہ ہوئی تیغ نوازی کس کی
کس نے گاندھی سے وفا کیش کو مارا افسوس
جو تھا بھارت کی نگاہوں کا ستارہ افسوس
اپنے محسن کو جو ڈس لے اس سے کیا کہئے گا
ہے یہی مسلک آئین وفا کہئے گا
قوم کی موت ہے اخلاق سے عاری ہونا
تنگیٔ ظرف کے معنی ہیں بھکاری ہونا

ان اشعار کی روشنی میں آپ ذرا موجودہ ہندوستان کو دیکھئے کہ کس کے اندر شرم وحیا ہے انسانیت وشرافت ہے اقتدار کی ہوس نے ان سے تمام اخلاق ومروت اور تہذیب وتمدن کو چھین لیا ہے وزیر اعظم سے لیکر وزیر داخلہ اور وزیر اعلی تک جھوٹ پر جھوٹ بولتے ہیں اور اسی کو سیاسی ڈپلومیسی (DIPLOMACY) کا نام دیا جاتا ہے اور افسوس تو اسکا ہے کہ آج بہت سے جنونیوں نے فرقہ پرست دغا باز مکار لیڈروں کو اپنا مسیحا سمجھ لیا ہے جو کہ رام کے نام کی بھٹی پر سیاست کی روٹی سینکتے ہیں اور اس بھٹی کو انسانی لاشوں سے دہکایا جلایا جاتا ہے پٹرول کی جگہ مسلمانوں اور ہندؤں کا خون استعمال ہوتا ہے جوش آگے کہتا ہے۔

قابلِ فخرِ مسلمان ہیں بزرگان جلیل
قاسم ورشید ومحمود وشہید اسماعیل

Scanned by CamScanner

یاد ہوگا تمہیں میرا وہ جمال افغانی
مایۂ قوم وہ محمود حسن زندانی
میرے ٹیپو سے بہادر کو بھی تم بھول گئے
شہرِ میسور کا اعلانِ وفا بھول گئے
شوکتؔ و اجملؔ وانصارؔ کی وہ جوہر ہیں یاد
اور وہ کاکوری کے اشفاقؔ کی خونیں روداد
یاد کیا ہے تمہیں ہنگامہ قصہ خوانی
یاد تحریک خلافت کی نہیں قربانی
سینہ ودل میں پھپھولوں کے نشان باقی ہیں
اب بھی انگریزوں کے لوگوں کے نشان باقی ہیں
اپنے چھوڑے نہیں سینے سے لگایا ہم نے
خون اپنا سرمیدان بہایا ہم نے
ہم نے رنگین بنایا تیرے افسانے کو
گلشن ناز میں بدلا تیرے ویرانے کو

ذرا ہندو مسلم اتحاد کے باغی قومی ایکتا دشمن کے رخسار پر طنزیہ تمانچے کو دیکھئے کہتے ہیں کہ ۔

وحدت قوم کی عظمت کے علم بردار ہیں ہم
تمہیں ہر زد سے بچایا وہ خطا کار ہیں ہم

ایک دن مالک و مختار یہاں ہم بھی تھے
ایک دن ہند کے سردار یہاں ہم بھی تھے
ہم نے آنکھوں پہ بٹھایا تمہیں ایسا سمجھا
تم نے نظروں سے گرایا ہمیں کانٹا سمجھا
کیا یہی آپ کا آئین جہاں داری ہے
جس کے ادراک سے ہر فہم وخرد عاری ہے
ہم ہیں غدار تو پابند وفا تم بھی نہیں
اپنی کثرت پہ نہ اتراؤ خدا تم بھی نہیں

برادران ملت بیضاو محافظین قصر اسلام!

آج باطل اپنی کثرت مقدار پر مغرور ہے دشمنان اسلام اپنے مادی وسائل پر نازاں ہیں اور فرقہ پرست جماعتیں مسلمانان ہند کے وجود کو ختم کرنے یا کم از کم ان کی آواز کو غیر مؤثر بنانے اور شہری و قانونی حقوق سے محروم کر کے ان کو بے دست و پا بنانے کے لئے ہر قسم کی غیر اخلاقی گھناؤنی و حشت خیز اور فتنہ انگیز حرکتیں کر رہی ہے بابری مسجد کو منہدم کرنے کے بعد سے ان کے حوصلے بہت بلند ہو گئے ہیں اس لئے اب ہم کو بھی کچھ کرنا ہے اور بہت سوچ سمجھ کر کرنا ہے، صرف عظمت رفتہ کو دہرانے اور اپنے اسلاف کے کارناموں کو بیان کرنے اور زبانی دعووں سے کچھ ہونے والا نہیں وقت و حالات

ہم سے عملی مطالبہ کرتے ہیں تاریخ ہم سے اسلام کے سپوتوں، جوان مردوں، مجاہدوں، حوصلہ مندوں، اولوالعزموں کے اعمال وکردار اور اخلاق کا تقاضہ کرتی ہے آج ہم کو خالد بن ولید، ابو عبیدہ، عمرو ابن العاص، نعمابن مقری، مثنٰی بن حارث ضرار بن اَزوَر کے تاریخی کارناموں اور صلاح الدین ایوبی، طارق بن زیاد، محمد بن قاسم، موسیٰ بن نصیر کی مجاہدانہ داستانوں کے دہرانے سے فائدہ نہیں پہونچے گا بلکہ ہم کو ان ہی مردان حق کے نقش قدم پر چلنا پڑیگا، قرون اولی، وعہد وسطیٰ کی تاریخ دہرانے کے بجائے آیئے ہم اپنے اندر شان مسلمانی پیدا کریں مجاہدین اسلام کے نقش قدم پر چلتے ہوئے اپنے آپ کو دین حق کا مرد مجاہد اور قصر اسلام کا سپاہی بنا کر پیش کریں۔

عزیزان ملت!

افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ ہم نے آزاد ہندوستان کے پچاس سالہ مصائب و آلام، مشکلات، فسادات سے لبریز ماحول سے کچھ سبق حاصل نہیں کیا آج ہم تعداد میں تو بہت بڑھ گئے ہیں آزادی ہند کے وقت ہم پانچ کروڑ تھے اور آج پندرہ کروڑ سے متجاوز ہیں یہ افرادی قوت تعداد میں بہترین اضافہ ہے مگر ہم تعلیمی میدان میں، اقتصادی میدان میں، عملی واخلاقی میدان میں، اور جماعتی اعتبار سے بہت پچھڑ گئے ہیں نہ ہمارے اندر اتحاد واتفاق کی روح پیدا ہوئی اور نہ

ہی ہم نے اپنے آپ کو اسلامی رنگ و روپ میں ڈھالا، ہم آہستہ آہستہ
قرآن وحدیث سے دور ہوتے گئے مشرکانہ رسوم وعادات غیر اسلامی
رواج البتہ ہم میں پیدا ہوئے اور تلک وجہیز کے دلدادہ ہو گئے اسلامی
تہذیب وتمدن کو بالائے طاق رکھ کر مغربی غیر اسلامی اور ہندو تہذیب
کو نہ اختیار کیا بلکہ اس پر فخر کرتے ہیں اپنے کو تجدد پسند روشن خیال
کہتے ہیں نماز پڑھنا، روزہ رکھنا، دینی تعلیم حاصل کرنا اور اسلامی رہن
سہن اپنانے کو رجعت پسندی سے تعبیر کرتے ہیں جب کہ اسلامی
عقیدہ وایمان کی روشنی میں یہ حقیقت سب جانتے ہیں کہ خدا کی
نصرت وتائید رحمت وبرکت انہی لوگوں کو حاصل ہوتی ہے جو اسلام
کے سایہ میں رہ کر اپنے شب وروز بسر کرتے ہیں، مادی وظاہری
وسائل کو اختیار کرتے ہیں، دنیا کے کاروبار میں مشغول ہوتے ہیں
سلاح وہتھیار سے آراستہ ہوتے ہیں، دولت وثروت کو استعمال
کرتے ہیں مگر ان کا اصل اعتماد بنیادی توکل اللہ کی ذات پر ہوتا ہے وہ
ہر حال میں قضائے الٰہی اور منشائے حق پر چلتے ہیں آپ پوری اسلامی
تاریخ پڑھ ڈالئے، ان کی زندگی اسلام کے روح پرور تعلیمات، قرآن
کے حیات بخش احکام ومسائل، دین حنیف کے زندہ وجاوید دستور
وقانون سے منور نظر آئیگی خلاصہ یہ سمجھ لیجئے کہ اتحاد، عمل، توکل،
صلاح وتقویٰ اور اخلاص وللّٰہیت، خشیت وانابت کے پیکر جمیل تھے

Scanned by CamScanner

اور جب وہ اپنے دشمنوں اسلام کے مخالفوں اور ایمان و توحید کے باغیوں سے نبرد آزما ہوتے تو وہ اس آیت کی عملی تفسیر ہوتے تھے۔

انّ اللّٰہ یُحِبُّ الذِیْنَ یُقَاتِلُوْنَ فِیْ سَبِیْلِہٖ صفاً کأَنَّھُمْ بُنْیَانٌ مَرْصُوْصٌ۔(پ:۲۸) دوسری صفت یہ تھی کہ وہ واعدوا لھم ما استَطَعْتُمْ من قُوَّۃٍ ومن رباط الخیل ترھبون بہ عدّو اللّٰہ وعدوّکم (پ:۱۰)

پر کاربند تھے حتی الامکان وسائل حرب اختیار کرتے تھے، جنگی مشقیں کرتے تھے، اپنے امیر کے تابع ہوتے تھے، دن کے شہسوار اور شب بیدار تھے، دن گھوڑوں کی پشت پر توراتیں مسجدوں میں گذرتی تھیں، اور وہ اپنے دشمنوں پر شیر وشہباز کی طرح جھپٹتے تھے، تو اپنے بھائیوں کے لئے محبت ورافت تھے، کیا ہم ایسے بن سکتے ہیں؟ اگر جواب ہاں میں ہے، تو پھر سن لیجئے کہ خدا کی نصرت وبرکت اور فتح وکامرانی آپ کے شانہ بشانہ، قدم بقدم چلے گی۔

اسلئے کہ وہ کسی زمانہ کے لئے مخصوص نہیں بلکہ وہ عام اور قیامت تک کے لئے عام ہے، بس ایسے بن جایئے کہ اس کا حصول ممکن ہو جائے ان شرائط کو پورا کردیجئے جو نصرت وتائید کے لئے ضروری ہوا کرتے ہیں پھر آرام سے اپنے دشمنوں پر قابو پا لیجئے گا۔ نہ آپ کو ان کی کثرت کا خوف ہوگا اور نہ انجام کی فکر ہوگی۔ جئیں تو غازی

ہیں راہ حق میں موت آئی تو شہادت ہے، دونوں حالت میں کامیابی آپ کی ہے، آخرت آپکی ہے، دنیا آپ کی ہے، اقتدار آپ کا ہے، قیادت آپ کی ہے، حکومت آپ کی ہے، سیادت آپ کی ہے، سب کچھ آپ کا ہے، علامہ اقبال نے کیا ہی خوب کہا ہے۔

کی محمد سے وفا تونے تو ہم تیرے ہیں
یہ جہاں چیز ہے کیا لوح و قلم تیرے ہیں

برادران سلام!

لیکن افسوس ہم تو سوتے رہے اور دشمنان اسلام جاگتے رہے ذرا آر ایس ایس کو دیکھئے ستر (۷۰) سال سے اپنے وصول اور قانون کی پابندی کرتے چلے آرہے ہیں کسی دن ناغہ نہیں آندھی آئے، طوفان آئے، گرمی ہو سردی ہو مگر ہر حال میں صبح سویرے اس کے کارکن ممبران والنٹیر ورزش کرتے ہیں، پریڈ (PARADE) کرتے ہیں، بیس سال کا نوجوان ہو یا اسی (۸۰) سال کا بوڑھا سب خاکی نیکر (KNICKERS) پہن کر میدان میں اترتے ہیں یہ آپ کے دشمنوں، انسانیت کے دشمنوں، قانون شکنوں کا حال ہے، جانتے ہیں یہ کیوں جمع ہوتے ہیں صرف اسلام کو ختم کرنے کے لئے آپ کو برباد کرنے کے لئے بڑے منظّم طریقے پر عمل کرتے ہیں، مگر نہ ہم خواب غفلت سے بیدار ہوتے ہیں اور نہ ہی ہمارے اندر عزائم پیدا

ہوتے ہیں۔شعور و وجدان اور احساس کی آنکھیں بند کئے ،اتحاد وعمل سے دور رہتے ہوئے بھی کسی غیبی مدد کی امید کرتے ہیں اور اگر کبھی جذبات پیدا ہوتے بھی ہیں اور کچھ افراد مل بیٹھ کر کوئی لائحہ عمل بناتے بھی ہیں تو سال دو سال کے اندر وہ جماعت اتنے ٹکڑوں اور طبقوں میں بٹ جاتی ہے کہ خدا کی پناہ اور یہ سب کچھ اسلئے ہوتا ہے کہ خلوص نیت کی جگہ حصول اقتدار کا جذبہ پیدا ہو جاتا ہے، پھر بتایئے کہ امت اسلامیہ کدھر جائے کیا کرے کس کی مانے اور کس کی سنے اسلئے سوچئے خدارا کچھ سوچئے اور اس پر عمل کیجئے یہ مان کر کہ ہندوستان کے حالات بگڑتے ہی جائیں گے اور اگر ہم نہیں بنے تو پھر ان بگڑتے حالات کو کوئی نہیں سدھار سکتا بگڑا کام وہی بناتے ہیں جو پہلے خود کو بنا لیتے ہیں اگر ہم بھی راہ سے ہٹے رہے اور وطن بھی راہ سے ہٹتا رہا تو پھر یہی ہوگا کہ یہ ملک ٹوٹ جائیگا امت اسلامیہ جو پہلے ہی سے ٹوٹی اور بکھری ہے اور بکھر جائے گی، ٹوٹ جائے گی رہی سہی قوت بھی ختم ہو جائے گی تاریکی اور بڑھ جائے گی، مایوسی کی شدت اور بڑھ جائے گی، میں انہیں گذارشات پر اپنی بات کو ختم کرتا ہوں۔

وآخر دعوانا ان الحمد للّٰہ رب العالمین

Scanned by CamScanner

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اصلاح وتربیت میں مدارس عربیہ کا کردار

الحمدللہ کفی وسلام علی عبادہ الذین اصطفیٰ۔
اما بعد! فقد قال اللہ تعالیٰ: لئن شکرتم لأزیدنکم ولئن کفرتم ان عذابی لشدید۔

خردمندانِ ملت!

اللہ رب العزت کی نعمتوں پرشکر انعام خداوندی میں برکات وخیرات کا باعث ہوتا ہے، اور مدارس عربیہ کا وجود ہمارے لئے ایک ایسا انعام ہے جس پر اللہ رب العالمین کا جتنا شکر ادا کیا جائے کم ہے، کیونکہ ہر وہ چیز جو ہمارے دین ومذہب، ایمان وعقیدہ کی بقاءواستحکام کا باعث ہے وہ سب ہمارے لئے نعمت کبریٰ ہے۔ لہذا میں اس بزم نورونکہت میں اصلاح وتربیت میں مدارس عربیہ کے کردار پر کلام کرنا چاہتاہوں اسے اپنے لئے بہت بڑی سعادت تصور کرتا ہوں اسلئے کہ ایک طالب علم کا حق ہے کہ وہ اپنی تربیت گاہ کا گن گائے اس کے مقام ومرتبہ سے قوم وملت کو آگاہ کرے۔

Scanned by CamScanner

برادرانِ ملت!

جب ہم اپنے گرد و پیش پر نظر کرتے ہیں اور اصلاح و تربیت، دعوت و تبلیغ کے کام کرنے والے اداروں، تنظیموں، جماعتوں کا جائزہ لیتے ہیں تو ہم کو عربی مدارس کی افادیت واہمیت ان کی ضرورت وحاجت اوران کے فوائد و جذبات سب سے نمایاں نظر آتے ہیں۔

آج ہندوستان کے طول و عرض میں اسلامی معاشرے کی اصلاح وتربیت نونہالان قوم کی تعلیم وذہن سازی اوران کے سادہ دلوں میں ایمان وتوحید اور عقیدہ کی تخم ریزی، ان کی آبیاری کا جو کام یہ عربی مدارس کر رہے ہیں کوئی اور ادارہ نہیں کر سکتا اسلئے کہ مدارس کے علاوہ جتنے بھی طریقے ہیں سب محدود ہیں، ان کی افادیت کا انکار ہرگز نہیں لیکن ان اداروں کے دائرۂ عمل محدود ہونے کا معاملہ ضرور ہے مگر بایں ہمہ یہ نہ سمجھا جائے کہ دوسرے ذرائع تربیت ومراکز اصلاح کی نفی مقصود ہے۔

محبانِ اسلام!

اگر یہ کہا جائے کہ ہمارے ہندوستان میں عربی مدارس کا جو نظام رائج ہے تعلیم وتربیت کا جو طریقہ ہمارے بزرگوں نے، ہمارے اسلاف نے عوام الناس کی تعاون واعانت کے ذریعہ رائج کیا ہے یہ ایک الہامی نظام ہے جس کے ذریعہ نہ صرف یہ کہ ہمارا دین محفوظ

ہے بلکہ دین کے دوسرے بہت سے فرائض و واجبات پر عمل بھی آسان ہو گیا ہے سب سے پہلے تو میں یہ عرض کرتا چلوں کہ یہ عربی مدارس درحقیقت سنت رسول ﷺ کی پیروی ہے، جس میں پوری ملت اسلامیہ جڑی ہوئی ہے۔ یہ مدارس عربیہ دراصل اس محمدی درسگاہ کا عکس جمیل ہیں جس کو دنیا صفہ کے نام سے یاد کرتی ہے سب سے پہلا مدرسہ مسجد نبوی تھی اس کا دارالاقامہ صفہ تھا جس کو اردو میں چبوترہ کہتے ہیں سب سے پہلے طلبہ اصحاب صفہ تھے سب سے پہلا معلم رسول اللہ ﷺ تھے اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو معلم بنا کر بھیجا تھا (بُعِثْتُ مُعَلِّمًا) اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو طلبہ بنایا تھا۔

نونہالان قوم وملت!

رسول اللہ ﷺ کی بعثت کا ایک بنیادی مقصد کتاب وحکمت کی تعلیم دینا تھا، لہذا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ھو الذی بعث فی الامیین رسولا منھم یتلوعلیھم آیاتہٖ ویزکیھم ویعلمھم الکتاب والحکمۃ وان کانوا من قبل لفی ضلال مبین۔ لہذا اللہ نے اپنے حبیب و محبوب رسول مقبول ﷺ سے سب سے پہلے مدرسہ کو قائم کرایا تاکہ آئندہ جب دنیا میں اسلامی تعلیم وتربیت اور اصلاح وتقویٰ کا کام ہو گا تو یہی طریقہ سب سے زیادہ مفید طریقہ ہو گا یہی طریقہ امت کو دین سے جوڑے رکھے گا یہی طریقہ قرآن وحدیث

کی تفسیر و تشریح کا باعث ہوگا یہی طریقہ کتابوں کی تصنیف و تالیف کا ذریعہ ہوگا یہی طریقہ حفظ قرآن کا سبب ہوگا۔

برادران ملت!

آج اسی سنت رسول عربی ﷺ پر عمل کرنے کی برکت ہے کہ امت اسلامیہ کے لاکھوں بچوں کی زبان پر اللہ اور رسول کا نام ہے ان کے دلوں میں ایمان و توحید کا نور فروزاں ہے جب کہ مغربی تہذیب و تمدن مسلمانوں کو دین سے محروم کردینا چاہتے ہیں، دشمنان اسلام مسلمان بچوں اور بچیوں کے دلوں سے ایمان و توحید کا نور ختم کرنے کے درپے ہیں اور اس کے لئے نئے نئے طریقے ایجاد کررہے ہیں نرسری اسکولوں کا قیام، بال نکیتن کا قیام اس سازش کی ایک کڑی ہے اگر ان اسکولوں کی ایمان سوز، عقائد سوز سرگرمیوں کو دیکھنا چاہتے ہیں تو ذرا شہروں میں جاکر دیکھئے، جہاں یہ مراکزِ دجل و فریب قائم ہیں، دنیوی تعلیم کا شاندار انتظام ہے، یونیفارم (UNIFORM) اور صفائی ستھرائی کا اعلیٰ انتظام ہے لیکن جو مسلمان بچے ان نرسری اسکولوں میں زیرتعلیم ہیں مسلمانوں کا تجدد پسند طبقہ جس ناز سے اپنے بچوں کو بہترین تربیت کے نام پر ان میں بھیجتا ہے ان بچوں کی زبان پر اللہ اور رسول ﷺ کا نام نہیں، وہ یہ بھی نہیں جانتے کہ اسلام کیا ہے؟ محمد عربی کون ہیں؟ وہ اللہ کو نہیں جانتے، ہاں ان کی زبانوں پر گاڈ

ہے ،ایشور ہے،اسلئے کہ ان کے دلوں پر رات و دن یہی نقش کرایا جارہا ہے ان کے ذہنوں میں ہر گھڑی یہی بٹھایا جارہا ہے جب کہ دیہاتوں میں پھیلے ہوئے شہروں میں بکھرے ہوئے ہزاروں مکاتب و مدارس ایسے ہیں جہاں غریب مسلمانوں کے بچے پھٹے پرانے کپڑوں میں ملبوس پھٹے ہوئے ٹاٹوں پر آکر بیٹھتے ہیں۔ دور دراز کا سفر کر کے مدرسہ کی کچی پکی روٹی دال کھاتے ہیں۔ لیکن ان کے قلوب نور ایمان سے جگمگارہے ہیں۔ ان کے لبوں پر رسول عربی کا اسم مبارک ہے ان کو اسلام سے محبت ہے، وہ بندے ماترم نہیں بلکہ لب پہ آتی ہے دعاء بن کے تمنا میری گنگاتے ہیں یہ ان اجلے بدن، اجلے لباس، اعلیٰ ذوق افراد سے کہیں زیادہ محبوب ہیں جن کے دل سیاہ ہیں، جن کی فکر گنہگار ہے جن کے خیالات الحادی ہیں۔

برادران ملت!

یہ مداس عربیہ کتنا بڑا کام کررہے ہیں یہ مدارس یہی نہیں کہ بچوں کو زیور علم سے آراستہ کر رہے ہیں بلکہ مسلمانوں کے عوام وخواص کو دین سے جوڑے ہوئے ہیں یہ لوگوں کو دین حنیف پر قائم رکھنے والے ہیں، انہیں مدارس کی بدولت لاکھوں مسلمان اس مادہ پرستی کے دور میں، مال ودولت اکٹھا کرنے کے دور میں، زکوٰۃ ادا کرلیتے ہیں۔ دین کے نام پر فی سبیل اللہ خرچ کر لیتے ہیں۔ اپنے لئے

صدقہ جاریہ کا انتظام کر جاتے ہیں، اپنی بخشش کا سامان کر جاتے ہیں۔

برادران قوم وملت!

انہیں مدارس کی بدولت اسلام کا نام زندہ ہے شریعت کا تھوڑا بہت پاس ولحاظ ہے، لوگوں کو حلال وحرام کی تمیز ہے، جہاں یہ مدارس نہیں ہیں وہاں کے مسلمان بچوں کا ہی نہیں نوجوانوں اور بزرگوں کا حال یہ ہے کہ دین کی کوئی معلومات نہیں، قرآن کریم کی کوئی معلومات نہیں، نہ تلاوت کی توفیق ہوتی ہے، نہ آیات ربانی یاد ہیں، اللہ نے کلام پاک کی حفاظت کا ذمہ لیا ہے کسے معلوم تھا کہ اس کا سب سے بڑا ذریعہ یہ عربی مدارس ہوں گے لاکھوں معصوم بچے انہیں درودیوار میں صبح وشام حفظ قرآن کر رہے ہوں گے۔ جس بستی میں اللہ کا کلام پڑھا جائے، جن گھروں میں اللہ کی کتاب پڑھی جائے، جن گھروں میں حفاظ تیار ہوں، علماء اسلام تیار ہوں، صحیح عقائد کے حامل نوجوان تیار ہوں، گرچہ وہ دنیا کی رنگینیوں سے متاثر ہو کر غلط راہ پر چل پڑیں، گناہوں میں مبتلا ہو جائیں لیکن یقین جانئے وہ اپنے ایمان کا سودا نہیں کرینگے، عقائد کا سودا نہیں کرینگے، اسلام فروشی نہیں کرینگے، دین فروشی نہیں کرینگے، ان کے دلوں میں توحید کا نقش حافظ جی نے بٹھایا ہے مولوی صاحب نے بٹھایا ہے، وہ ٹاٹ، بوریہ پر بیٹھ کر آخرت کے قریب ہوئے ہیں، میز، کرسی،

Scanned by CamScanner

ایر کنڈیشن کے چکر میں پڑ کر نام نہاد، مہذب بننے کے شوق میں دین سے دور نہیں ہوئے ہیں، ذرا سوچ کر بتائیں کہ یہ عربی مدارس کتنا زبردست کام کر رہے ہیں ان کی کتنی اہمیت ہے، یہ مسلمانوں کی کمائی سے چلتے ہیں اس لئے دین زندہ ہے، اگر مسلمان خرچ کرنا چھوڑ دینگے مدارس کام کرنا چھوڑ دینگے، تو پھر اصلاح و تربیت کا یہ عظیم کام ڈھیلا پڑ جائیگا، عقائد بگڑ جائینگے، اللہ تعالیٰ ہم کو ان مدارس کے مقام و مرتبہ ان کی افادیت و ضرورت، اصلاح و تربیت میں ان کے کردار و اہمیت کو سمجھنے کی توفیق دے، اور ہمارا تعلق ان مدارس سے مزید پختہ ہو۔ جو درحقیقت اسلام کے قلعے اور دین کی پناہ گاہیں ہیں یہاں سے مجاہدین حق اور محافظین اسلام کی فوج تیار ہوتی ہے، یہیں سے رشد و ہدایت کے کارواں چلتے ہیں، یہیں سے امت کو روح کی غذا حاصل ہوتی ہے۔

وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین

باسمہ تعالیٰ

فکر آخرت

الحمد للّٰہ ربّ العالمین والصلوۃ والسلام علی سیدالانبیاء والمرسلین محمدٍ وآلہ واصحابہ اجمعین۔
اما بعد! فقد قال اللّٰہ تعالیٰ یا ایّھا الذین آمنوا اتقوا اللّٰہ ولتنظر نفسٌ ما قدمت لغد واتقوا اللّٰہ انّ اللّٰہ خبیرٌ بما تعملون۔

جناب صدر!

ایمان بالآخرۃ اسلامی عقیدہ کا ایک بنیادی جزء ہے آخرت کا انکار، حشر و نشر کا انکار، جزاء و سزا کا انکار، بعث بعد الممات کا انکار کفر ہے۔ قرآن و حدیث کی روشنی میں قیامت کا واقع ہونا، رب العالمین کے دربار میں پیش ہونا، اپنے اعمال کا حساب دینا، میزان عمل، پل صراط، جنت و دوزخ پر ایمان ضروری ہے قرآن پاک اور احادیث نبویہ میں بار بار آخرت کے دن سے ڈرایا گیا ہے۔ آخرت کے دن کے لئے

تیاری کرنے کی ترغیب دی گئی ہے مومنین کے لئے بشارت وخوشخبری اور کفار ومشرکین کے لئے جگہ بہ جگہ وعیدیں آئی ہیں۔

اللہ تعالیٰ پ:۲۸: میں ارشاد فرماتا ہے۔ یاایُّها الَّذین آمنوا اتَّقوُااللّٰه وَلتَنظُرنفسٌ مَّا قدَّمت لِغدٍ وَّاتقوا اللّٰه انَّ اللّٰه خَبِیرٌ بمّا تعملون: اے ایمان والو اللہ سے ڈرو اور سوچو کہ تم نے کل قیامت کے لئے کیا سامان بھیجا ہے اور پھر کہہ رہے ہیں کہ اللہ سے ڈرو بیشک اللہ تبارک وتعالیٰ تمہارے اعمال سے باخبر ہے۔

برادران اسلام!

مومنین کو ترغیب دی گئی ہے کہ قیامت کا دن بہت عظیم ہوگا بڑا خوفناک ہوگا۔ دہشت ناک ہوگا۔ وہاں نہ ماں باپ کام آئیں گے۔ نہ مال واولاد کام آئیں گے۔ نہ دوست واحباب کام آئیں گے اور نہ خویش واقارب کام آئیں گے وہاں تو نفسی نفسی کا عالم ہوگا اگر کام آئیں گے تو تمہارے اعمال صالحہ کام آئیں گے، اللہ کا خوف کام آئے گا، صلاح وتقویٰ کام آئیں گے۔ ایمان وتوحید کام آئیں گے طاعت وبندگی کام آئے گی۔ ارشاد ربانی ہے لن تنفعکم ارحامکم ولااولادکم یوم القیامة یفصل بَیْنکم واللّٰه بما تعملون بصیر ہرگز کام نہیں آئیں گے تمہارے رشتہ دار اور کنبے اور نہ تمہاری اولاد قیامت کے دن، وہ فیصلہ کرے گا تم میں اور جو کچھ تم

کرتے ہو، وہ اللہ دیکھتا ہے وہاں تو یہ حال ہوگا کہ سب ایک دوسرے سے بھاگیں گے جو نیکوکار ہوں گے وہ شادان وفرحان ہوں گے جو بدکار ہوں گے وہ تاریک روسیاہ چہرہ ہوں گے ارشاد ربانی ہے۔ فَاِذا جآء ت الصَّاخَّةُ یوم یفِرُّ المرءُ من اخیه وامّه وابیه وصاحبته وبنیه لکلّ امرءٍ منهم یومئذٍ شانٌ یغنیه(الخ) جس دن کہ بھاگے گا مرد اپنی ماں اور اپنے باپ سے اور اپنی بیوی سے اور اپنے بیٹے سے ہر فرد کو اپنی الگ فکر ہوگی جو اسکو دوسروں سے بے پرواہ کردے گی کتنے چہرے اس دن روشن ہوں گے۔ مسکراتے شادان وفرحان ہوں گے۔ اور کتنے چہرے ایسے ہوں گے جن پر گرد پڑی ہوگی۔ سیاہی چڑھی ہوگی اور یہی کفار وفجار ہوں گے۔ منافقین ومشرکین ہوں گے مخالفین ومعاندین ہوں گے انکا کوئی پرسان حال نہیں ہوگا۔ ان کا کوئی مددگار نہ ہوگا۔ انکے معبودان باطلہ ان کا ساتھ چھوڑ دیں گے یہ فجار وفساق جہنم کا ایندھن ہوں گے۔ وانَّ الفجّار لفِي جحيمٍ يصلونها يوم الدين وماهم عنها بغائبين ومادراك مايوم الدين ثم مادراك ما يوم الدين يوم لاتملك نفس لنفس شيئاً والامر يومئِذٍ للّٰه۔ اور بے شک گنہگار دوزخ میں ہوں گے انصاف کے دن اس میں ڈالے جائیں گے، اور اس سے جدا ہونے والے نہیں ہوں گے، اے رسول! آپ کو کیا

Scanned by CamScanner

خبر کہ انصاف کا دن کیسا ہے پھر کیا خبر کے انصاف کا دن کیسا ہے وہ ایسا دن ہے کہ اس دن کوئی کسی کا کام نہیں آئے گا اور اس دن صرف اللہ کا حکم صادر ہو گا۔

برادران اسلام!

مشرکین و کفار کے لئے بڑی ذلت ورسوائی کا دن ہو گا، گنہگاروں کے لئے خوف ودہشت کا دن ہو گا لیکن وہ لوگ جنہوں نے اس دن کی تیاری کی ہے اور اس کے دل میں اس بات کا خوف ہے کہ کل قیامت کے دن رب العالمین کے دربار میں حاضر ہونا ہے اپنے اعمال کا حساب دینا ہے لہذا وہ ہوا و ہوس سے بچتا ہے، اعمال صالحہ کرتا ہے شریعت اسلامیہ پر چلتا ہے رسول اللہ ﷺ کا اتباع کرتا ہے صلاح و تقویٰ کی زندگی گذارتا ہے تو اسکے لئے کوئی خوف نہیں، کوئی ڈر نہیں، کوئی خشیت نہیں، کوئی باک نہیں، کوئی ہراس نہیں، اس لئے کہ وہ اللہ کا محبوب بندہ ہے مقبول بندہ ہے الاَاِنَّ اولیاء اللّٰہ لاخوفٌ علیهم ولاهم یحزنون: سنو! اللہ کے دوستوں پر کوئی خوف نہیں نہ اس دنیا میں اور نہ آخرت میں۔ ارشاد ربانی ہے۔ واما من خاف مقام ربه ونهی النفس عن الهویٰ فانَّ الجنةَ هی الماویٰ: اور بہر حال وہ شخص جس نے اپنے رب کے سامنے کھڑے ہونے سے خوف کیا اور اپنے آپ کو خواہشات نفس کی پیروی کرنے

سے روکا تو جنت اس کا ٹھکانہ ہے اور دوسری جگہ اللہ تعالیٰ جنتیوں کے انعام واکرام کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے۔

وُجُوهٌ يَوْمَئِذٍ نَاعِمَةٌ لِّسَعْيِهَا رَاضِيَةٌ فِي جَنَّةٍ عَالِيَةٍ لَّا تَسْمَعُ فِيهَا لَاغِيَةً فِيهَا عَيْنٌ جَارِيَةٌ فِيهَا سُرُرٌ مَّرْفُوعَةٌ وَّأَكْوَابٌ مَّوْضُوعَةٌ وَّنَمَارِقُ مَصْفُوفَةٌ وَّزَرَابِيُّ مَبْثُوثَةٌ۔ کچھ چہرے قیامت کے دن تروتازہ ہوں گے۔ کھلے ہوئے ہوں گے اپنے رب کی طرف دیکھ رہے ہوں گے، بلند وبالا باغات میں ہوں گے، جن میں چشمے جاری ہوں گے وہاں کوئی لغوبات نہیں سنیں گے ان میں اونچے اونچے تخت ہوں گے اور ترتیب سے جام رکھے ہوں گے، غالیچے بچھے ہوں گے گدے لگے ہوں گے۔

برادران اسلام!

بڑی نعمتیں ہوں گی، بڑی راحتیں ہوں گی، حور و غلماں ہوں گے، کوثر و تسنیم ہوں گے، پھل فروٹ میوے ہوں گے راحت ہی راحت، سکون ہی سکون، آرام ہی آرام، نشاط ہی نشاط، طرب ہی طرب، مستی ہی مستی، مسرت ہی مسرت، خوشی ہی خوشی، کیف ہی کیف، سرور ہی سرور ہوگا۔ نہ جھگڑا، نہ لفڑا، نہ جھک جھک، نہ بک بک، نہ کینہ، نہ کپٹ، نہ طنز، نہ استہزاء، نہ حقد، نہ حسد لیکن یہ تمام نعمتیں ان لوگوں کے لئے ہیں جو قیامت کی سخت ترین منزلوں سے گذر جائیں گے۔

میزان عمل پر سرفراز ہوں گے، پل صراط سے پار ہوں گے، ان کے نامۂ اعمال دائیں ہاتھ میں ہوں گے، چہروں پر کامیابی کا نشان ہو گا۔ ان کی پیشانیاں روشن و تابناک ہوں گی، وہ اللہ کے وہ نیک بندے ہوں گے جن کی راتیں فکر آخرت میں بیدار رہ کر گذرتی تھیں۔ جن کے بارے میں اللہ تبارک وتعالیٰ نے فرمایا۔ اَلَّذِیْنَ یَبِیْتُوْنَ لِرَبِّهِمْ سُجَّداً وَّ قِیَاماً وَّالَّذِیْنَ یَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا اِصْرِفْ عَنَّا عَذَابَ جَهَنَّمَ اِنَّ عَذَابَهَا کَانَ غَرَاماً اِنَّهَا سَاءَ تْ مُسْتَقَرًّا وَّ مُقَاماً۔ اور ایسے افراد ہوں گے جن کے بارے میں ۔ تَتَجَافٰی جُنُوْبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ۔ فرمایا گیا ہے، ایسے لوگ ہوں گے جن کو تجارت اور خرید و فروخت اللہ کے ذکر سے نہیں روکتی تھی۔ رِجَالٌ لَّاتُلْهِیْهِمْ تِجَارَةٌ وَّلَابَیْعٌ عَنْ ذِکْرِ اللّٰهِ۔

عزیزانِ ملت!

جب تک دل میں آخرت کی فکر پیدا نہیں ہو گی۔ اپنے حساب و کتاب کا خوف پیدا نہیں ہو گا، رب العالمین کے دربار میں کھڑے ہونے اور اپنے اعمال کا حساب دینے کا احساس پیدا نہیں ہو گا۔ اس وقت تک ہماری زندگی میں انقلاب نہیں آئے گا۔ قیامت کا خوف آخرت کی فکر وہ بنیادی صفات ہیں جو بندوں کو گناہ و معاصی اور سیئات و منکرات سے روکنے والی ہیں جب بندۂ مومن کے دل میں

Scanned by CamScanner

قیامت کا استحضار ہو جائے گا پھر اس کی زندگی طاعت و بندگی کا ایسا نمونہ ہوگی جس پر فرشتے بھی رشک کریں گے۔ وہ حقیقی معنوں میں اللہ کا محبوب بندہ ہوگا، قرآن واحادیث میں قیامت، حشر و نشر، جنت و دوزخ کے بارے میں اتنا زیادہ آیا ہے کہ کوئی بھی انسان ان آیات اور احادیث کی روشنی میں قیامت کے ہولناک مناظر کا تصور کر سکتا ہے اور اپنی عاقبت کو سنوار سکتا ہے آخرت کو نکھار سکتا ہے۔ اللہ ہم کو فکر آخرت کی توفیق دے۔

(آمیــــــــن)

وآخر دعوانا ان الحمد لله رب العالمین

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

عیدالفطر

الحمد للّٰہ الذی ھدٰ نا لھذا و ما کنا لنھتدی لولا ان ھدانا اللّٰہ اما بعد!عن انس قال قدم النبی صلی اللہ علیہ وسلم المدینۃ ولھم یومان یلعبون فیھما فقال ماھٰذ ان الیومان قالوا کنا نلعب فیہما فی الجاھلیۃ فقال رسول اللّٰہ صلی اللہ علیہ وسلم قد اَبْدَلَکم اللّٰہ بھما خیرا منھا یوم الاضحیٰ ویوم الفطر۔
(ابــــوداؤد)

سامعین ذی شان!

عیدالفطر کے موضوع پر آپ حضرات سے گفتگو کرنیکی سعادت حاصل کرر ہاہوں، خوشی و مسرت کے حسین لمحات کا ذکر کتنا دل آویز ہو تا ہے طرب و نشاط کا تذکرہ کتنا کیف آور ہو تا ہے اور آج اس ناچیز

کو یہ سعادت حاصل ہو رہی ہے کہ ان مبارک لمحات کا ذکر کرے تو میں یہ کہوں ہو گا۔

این سعادت بزور بازو نیست
تا نہ بخشد خدائے بخشندہ

برادران اسلام!

اسلام کا پورا نظام انسانی فطرف کے عین مطابق ہے خواہ مصائب و آلام کی جاں گسل گھڑیا ہوں یا مسرت و شادمانی کی حسین ساعتیں، اسلام نے ہر ایک کا ایک نظم بنایا ہے ایک ضابطہ مقرر کر کے اس کو عبادت کا درجہ دیا ہے اگر بندہ غم و خوشی کے لمحات و ایام کو انہیں ضوابط کے مطابق گذارتا ہے تو پھر اس کی فطرت و طبیعت کی رعایت بھی ہو گی اور اطاعت و عبادت کا منظر بھی۔

محبان اسلام!

سب سے پہلے یہ جان لیں کہ انسان کو ہر حال میں اپنے خالق و مالک کا فرمانبردار رہنا ہے اس لئے کہ اس کی فطرت میں عبدیت ہے فروتنی اس کا عنصر ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے وماخلقت الجن والانس الا لیعبدون کہ ہم نے انسان وجنات کو محض اپنی عبادت کیلئے پیدا کیا ہے لہذا رنج و محن کے مواقع پر بھی اس کو اپنے خالق و مالک سے رجوع کرنا ہے اور خوشی و مسرت کے مواقع

پر بھی اسی ذات کے سامنے سجدۂ شکر بجالانے کا حکم ہے اس لئے عید الفطر کی حسین لمحات میں جب کہ دلوں میں کیف و سرور کے سوتے پھوٹتے ہیں مسرت و شادمانی کے کنول کھلتے ہیں طرب و نشاط انگڑائیاں لیتے ہیں فرحت و انبساط اٹکھیلیاں کرتے ہیں مسلمانوں کو حکم دیا گیا کہ سب کچھ کرنے سے پہلے اپنے خالق و مولیٰ کے دربار میں حاضر ہو کر پہلے اس بات کا شکرانہ ادا کرو کہ اس نے ہم کو عید کی پر کیف ساعتیں عطا کیں، مسرت و خوشی اور فرحت و انبساط کے لمحات بخشے اور عید الفطر کو تمہارے لئے یوم مغفرت بنادیا یوم الفطر کو تمہارے لئے انعام کا دن بنادیا اس لئے لازم ہے کہ اس دن تم جوش کے بجائے ہوش، شیطنت کے بجائے عبدیت، عصیان کے بجائے اطاعت اور لہو ولعب کے بجائے عبادت کا مظاہرہ کرو اور یکم شوال کی صبح جب کہ ایک ماہ کے روزے کی تکمیل کر چکے ہو، طاعت و عبادت ذکر و تلاوت سے اپنے قلوب کو منور کر چکے ہو اور کھانے پینے جماع کرنے کی پابندی سے تم کو آزاد کر دیا گیا ہے تم اپنے پالنہار کے دربار عالیشان میں حاضری دو اور عملی طور پر اس کا اظہار کرو کہ اے ہمارے مالک و خالق، اے ہمارے پالنہار ہم ہر حال میں تیرے فرمانبردار ہیں جب تو نے ہم کو کھانے پینے اور جماع سے رکنے کا حکم دیا تو ہم لوگ رک گئے جب تو نے ہم کو عید الفطر کی نعمت سے سرفراز کیا تو ہم نے تیرا شکر ادا کیا ہم

قید و بند کی حالت میں بھی تیرے فرمانبردار ہیں ہم آزادی و محتاجی کی حالت میں بھی تیرے اطاعت گذار ہیں۔

برادرانِ ملت!

تہوار تو دنیا کی ہر قوم مناتی ہے اور تہوار در حقیقت قوموں کی تہذیب و تمدن اور ان کے عقائد وافکار کی عکاسی کرتے ہیں آپ کسی بھی قوم کے تہوار کا مشاہدہ کرلیں آپ کو ان میں ان کے دین و مذہب کی جھلک ضرور دکھائی دے گی بلکہ تہوار عام طور پر کسی مذہبی تقریب کے اجماعی انعقاد کو ہی کہتے ہیں لہذا ہر تہوار میں مذہبی رنگ نمایاں ہوگا چونکہ اسلام سے قبل عربوں کے جو تہوار تھے ان میں اصنام پرستی یعنی بت پوجنے کا رواج تھا بتوں پر چڑھاوے چڑھائے جاتے تھے گانا بجانا اور مختلف قسم کی لغویات کا صدور ہوتا تھا مشرکانہ رسومات ادا کی جاتی تھیں لہذا اسلام نے ان تہوار کو ممنوع قرار دیدیا ان کی جگہ اسلامی تہوار عطا کئے گئے"

برادران اسلام!

دنیا میں جتنی بھی قومیں آباد ہیں اور جس قدر بھی ملتیں پائی جاتی ہیں، ہر قوم اور ہر ملت کی اپنی اپنی عید ہے جن کو وہ بڑے تزک واحتشام اور شان واہتمام سے مناتی ہیں کیونکہ تہوار واعیاد اور محفل طرب و نشاط کا انعقاد انسانی فطرت و طبیعت کا تقاضہ ہے اس لئے کہ

مصائب و آلام سے قرار اور مسرت وشادمانی کا حصول ہر انسان کی فطرت ہے یہی وجہ ہے کہ تمام ادیان و مذاہب اور اقوام و ملل میں ایسے بہت سے ایام ہیں جن کو عید یا تہوار کے طور پر منایا جاتا ہے خواہ نصاریٰ ہوں یا یہود و مجوس ہوں یا ہنود سب کے یہاں تہوار کا تصور اپنی تمام تر رعنائیوں، دلفریبیوں، خوبیوں اور زیبائیوں کیساتھ پایا جاتا ہے یہ تہوار ان قوموں کی تہذیب وتمدن عقائد و نظریات خیالات ور جحانات کے غماز ہوتے ہیں، تہوار کی مختلف صورتیں اور شکلیں ہوتی ہیں کوئی قوم اپنا تہوار کسی اہم اور معزز شخصیت کی ولادت یا وفات کی یاد میں مناتی ہے اس طرح اس ذات سے اپنی عقیدت و محبت کا اظہار مقصود ہوتا ہے اور کوئی قوم کسی خاص واقعہ کے تحت تہوار یا جشن مناتی ہیں جیسے یوم آزادی پندرہ اگست (۱۵) کی یاد دلاتی ہے اور یوم جمہوریہ چھبیس جنوری (۲۶) کی یاد ہے ہندو دھرم میں اکثر تہوار دیوی دیوتا کی یاد میں منائے جاتے ہیں دیوالی شری رام چندر کی فتح کی یاد دلاتی ہے دسہرہ لنکا سے ان کی واپسی اور سیتا کی رہائی کی یاد لاتی ہے ہولی مسرت وشادمانی اور تمام مصائب و آلام سے چھٹکارا حاصل کرنے کی یاد میں ہے چھٹھ نہان وغیرہ وغیرہ تہوار مناتے ہیں اسی طرح مجوسی لوگ نوروز، مہرجان دو بڑے تہوار مناتے ہیں اور یہود کے بے شمار تہوار ہیں نصاریٰ کرسمس ڈے (CHRISTMASDAY) وغیرہ

Scanned by CamScanner

مناتے ہیں الغرض یہ تمام تہوار ابتدائے آفرینش سے ہوتے چلے آرہے ہیں لہذا عربوں کے یہاں بھی متعدد تہوار تھے وہ اپنے کیف وسرور اور طرب ونشاط کے لئے ان تہوار کا خاص اہتمام کرتے تھے اسلام کی آمد اور آفتاب رسالت کے طلوع ہونے کے وقت بھی یہی دستور ورواج تھا جب اللہ کے رسول ﷺ ہجرت فرما کر مدینہ منورہ تشریف لے گئے تو آپ ﷺ نے وہاں پر انصار مدینہ کو دیکھا کہ تہوار منا رہے ہیں جیسا کہ سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ کی اس روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ جب اللہ کے رسول ﷺ ہجرت فرما کر مدینہ تشریف لے گئے تو آپ ﷺ نے انصار کو دیکھا کہ دو روز خوشی ومسرت کے گذارتے ہیں، کھیل وتفریح میں مشغول ہوتے ہیں آپ ﷺ نے استفسار فرمایا کہ یہ دو دن کیسے ہیں تو اہل مدینہ نے جواب دیا کہ ہم یہ ایام جاہلیت سے کرتے چلے آرہے ہیں ان دو دنوں میں ہم خوب کھاتے پیتے اور کھیلتے ہیں آپ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے تم کو اس کے بدلہ میں اس سے بہتر دو دن عطا فرمائے ہیں ایک یوم عید الفطر دوسرا عید الاضحیٰ۔

برادار ملت!

یہیں سے اسلامی تہوار کا آغاز ہوتا ہے ایک نئے تہوار کی شروعات ہوتی ہے ایک نیا سورج طلوع ہوتا ہے ایسا تہوار جو دنیا کی

تمام قوموں، ملتوں، دینوں، مذہبوں، تہذیبوں، تمدنوں، ثقافتوں، حضارتوں، اصولوں، رسموں، رواجوں سے نرالا اور انوکھا ہے، جو تہوار اخوت و محبت کی علامت ہے عبودیت و عبدیت کی علامت ہے، فروتنی وانکساری کی نشانی ہے، مسرت وشادمانی کا مظہر ہے، عزت و شرافت، وحدت و مساوات کی دلیل ہے اسلامی شان و شوکت کا نمونہ ہے اور اس بات کا اظہار ہے کہ بندۂ مومن، فرد مسلم ہر حال ہر مکان میں اپنے رب کا تابع ہوتا ہے اور مصائب و مشکلات، رنج و محن، فکر و غم کی حالت میں بھی اپنے خالق ومالک کی طرف رجوع کرتا ہے اسی سے مدد مانگتا ہے اسی سے فریاد چاہتا ہے اسی سے انصاف مانگتا ہے اور طرب و نشاط فرحت و مسرت، انبساط و شادمانی، خوشحالی و فارغ البالی میں بھی بجائے اکڑنے، اترانے، گھمنڈ کرنے، فخر و غرور کرنے کے بجائے وہ اپنے رب ذوالجلال کے دربار میں سجدۂ شکر بجالاتا ہے اس کی حمد و ثنا کرتا ہے اس کی جلالت و عظمت کا گن گاتا ہے اس کی کبریائی و بڑائی کا اعلان کرتا ہے۔

برادران اسلام!

جیسا کہ میں نے عرض کیا کہ عید تو ہر قوم مناتی ہے مومن بھی کافر بھی مگر دونوں کی عید اپنے رب کو راضی کرنے کے لئے ہے۔

جب عید کی صبح عید گاہ کی طرف جاتا ہے تو اس کے سر پر طاعت و بندگی

Scanned by CamScanner

کا تاج ہوتا ہے اس کے کندھے پر اسلام کی چادر ہوتی ہے اس کے دل میں پیار و محبت کے جذبات موجزن ہوتے ہیں جب کہ کافر کی عید شیطان کو راضی کرنے کے لئے ہے وہ لایعنی حرکات کرتا ہے بد مستی و خرافات میں مشغول ہوتا ہے ناچ گانے میں مصروف ہوتا ہے۔

محبان اسلام!

عید پیار و محبت کا تہوار ہے۔ اسلامی شان و شوکت کا تہوار ہے۔ اتحاد و اتفاق کا تہوار ہے۔ اخوت و مساوات کا تہوار ہے۔ ہمدردی و غمگساری کا تہورا ہے اور سب سے بڑھ کر انعام خداوندی کا دن ہے اس دن بارگاہ رب العزت سے عبادت گذار، روزہ دار، اطاعت شعار، بندوں کو مغفرت ورحمت کا پروانہ ملتاہے رزق میں کشادگی کی بشارت ملتی ہے جنت کی نوید سنائی جاتی ہے اس دن اللہ اپنے بندوں پر احسان فرماتا ہے نواز تا ہے سر فراز کرتا ہے لہذا عید تو در حقیقت انہیں روزہ داروں کی ہے، ان ہی عبادت گذاروں کی ہے، ان ہی اللہ والوں کی ہے ان ہی اطاعت شعاروں کی ہے، جہنوں نے رمضان المبارک کی مبارک ساعتوں میں اطاعت و بندگی کا حقیقی کردار ادا کیا دن کو روزے اور رات کو تراویح و تہجد میں بسر کیا قرآن کریم کی تلاوت و تدبّر میں لگے رہے راتوں کو قیام کرتے دعائیں مانگتے رہے یعنی جن کی شان یہ تھی الذین یَبِیتُون لِرَبِّهِم سُجّداً وَقِیاماً

ایک شخص نے عید کے دن حضرت علیؓ کو دیکھا کہ سوکھی روٹی کھا رہے ہیں اس نے عرض کیا آج عید ہے اور آپ سوکھی روٹی تناول فرمارہے ہیں؟ آپ نے جواب دیا کہ آج عید ان کی ہے جن کے روزے قبول ہوئے اور جن کی کوششیں بار آور ثابت ہوئیں خدا نے ان کے گناہ بخش دیا مگر ہماری آج تو وہی عید ہے جو کل ہوگی یعنی جس دن آدمی گناہ نہ کرے وہ دن اس کے لئے عید کا دن ہے۔

معزز سامعین!

کتنی حقیقت افروز بات ہے عید کی کتنی صحیح اور سچی تعریف ہے اور ہم ہیں کہ زرق و برق لباس زیب تن کرنے مشک و عنبر میں بسنے اور بہترین پکوان کھانے سیر و تفریح کرنے سینما، ناچ، ویڈیو دیکھنے اور دعوتیں اڑانے کو عید کہتے ہیں یہ سچ ہے کہ عید کے دن نیا لباس پہننا، خوشبو لگانا، شیرینی کھانا سنت ہے اس کا اہتمام بھی ہونا چاہئے لیکن عید کا حقیقی لطف اس وقت حاصل ہوگا جبکہ ہم کدورتیں ختم کردیں غریبوں، محتاجوں، یتیموں، ضرورتمندوں کو گلے لگائیں نفرت و عداوت کو ختم کر کے پیار و محبت کا چمن لگائیں اتحاد و اتفاق کا ثبوت دیں اللہ کی حمد و ثنا کریں اس کی کبریائی کا اعلان کریں اور اس کے دربار میں حاضر ہو کر تابعدار اطاعت شعار اور عبادت گذار رہنے کا عہد کریں قرآن کریم کی روحانی تعلیمات پر عمل کرنے کا عزم کریں، جس

Scanned by CamScanner

طرح ہم اپنے ظاہر کو سنوارتے ہیں لباسوں کا اہتمام کرتے ہیں، خوشبو لگاتے ہیں اسی طرح یہ عزم کریں کہ ہم ہر طرف پیار و محبت کی خوشبو پھیلائیں گے اور اپنے باطن کو سجائیں گے اگر ہم نے عید کے پیغام کو سمجھ لیا اس کے پیغام کو جان لیا تو پھر ہم نے حقیقی عید منالی اللہ ہم سب کو اسلامی عید منانے کی توفیق سے نوازے۔

آمیـــــن

وماعلینـــا الا البـــــلاغ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

"عید قربانی"

الحمدللّٰہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علی سیدالانبیاء والمرسلین محمد وآلہ واصحابہ اجمعین۔

اما بعد ! فاعوذباللّٰہ من الشیطان الرجیم بسم اللّٰہ الرحمن الرحیم۔ فقدقال اللّٰہ تعالیٰ: واذابتلیٰ ابراھیم رَبُّہ بِکَلِماتٍ فَاَتَمَّھُن:

برادران ملت!

حج کے مبارک ایام چل رہے ہیں حجاج کرام کے قافلے مئے توحید سے سرشار کلمات تلبیہ لبیک اللّٰھم لبیک لاشریک لک لبیک گنگناتے ہوئے سوئے حرم رواں دواں ہیں دلوں میں محبت الٰہی کی سوزش ہے عشق خداوندی کی تپش ہے اور خلیل اللہ ابراہیم علیہ السلام کی سنت کی

تجدید کا عزم وولولہ ہے وہی ابراہیم جن کی زندگی ایثار و قربانی، فداکاری و فرمانبرداری، وفاداری واطاعت شعاری اور راہ حق میں صبر واستقامت اور شکر و رضا سے عبارت ہے اللہ نے قدم قدم پر سیدنا ابراہیم کو آزمایا تھا ان کا امتحان لیا تھا خود رب کائنات اپنے خلیل کے بارے میں ارشاد فرماتا ہے واذابتلیٰ ابراھیم ربّہ بکلمات فاتمّھن۔ اور یاد کرو اس وقت کو جب ابراہیم علیہ السلام کو ان کے رب نے چند باتوں میں آزمایا تھا تو ابراہیم نے ان کو کر دکھایا۔

محبان اسلام!

ابتلاء و آزمائش کے سیکڑوں قصے ہیں ایثار و قربانی کی ہزاروں داستانیں ہیں، اطاعت و فرمانبرداری کی بے شمار کہانیاں ہیں مگر جو فدائیت سیدنا ابراہیم خلیل اللہ کی زندگی میں ملتی ہے جو داستان بندگی خانوادہ خلیل نے مرتب کی ہے ایثار و قربانی کا جو نمونہ ابراہیم اور اسماعیل علیہما السلام نے پیش کیا ہے اسکی نظیر سے تاریخ عالم خالی ہے یہاں تو حال یہ ہے کہ امتحان لینے والا رب العالمین ہے اور امتحان دینے والا خلیل الرحمٰن ہے اور امتحان کا سلسلہ برسوں تک جاری ہے لیکن کیا مجال کہ کسی سوال میں گھبرائے ہوں جواب دینے سے کترائے ہوں آزمائش میں قدم لڑکھڑائے ہوں امتحان میں پیر ڈگمگائے ہوں بلکہ عالم تو یہ ہے کہ ادھر سوال ہوتا ہے ادھر جواب دینا شروع، کہیں انکار

Scanned by CamScanner

نہیں، کہیں فرار نہیں، کوئی اعتراض نہیں اس لئے کہ تعمیل حکم شیوۂ زندگی ہے اطاعت وفرمانبرداری شان بندگی ہے، اللہ اللہ کیا شان عبدیت ہے ادھر اذقال ربه اسلم، کا حکم ہوتا ہے ادھر اسلمت لرب العالمین سے تعمیل ہو رہی ہے اور بے ساختہ پکار اٹھتے ہیں: انی وجهت وجهی للذی فطرالسمٰوٰت والارض حنیفاً وما انا من المشرکین ان صلاتی ونسکی ومحیای ومماتی للّٰہ رب العالمین وبذلك امرت وانا اوّل المسلمین (پ:۷،۸)

عزیزان ملت!

اعلان توحید کے جرم میں بابل ونینوا کے جابر وظالم حکمراں نمرود نے خلیل اللہ ابراہیم کو دہکتے انگاروں اور بھڑکتے شعلوں کے حوالے کرنیکا حکم جاری کیا تیاریاں عروج پر ہیں مگر قلب ابراہیم پر کوئی خوف نہیں جبکہ آگ کے ہولناک منظر کو دیکھ کر آسمان تھرتھرا رہا ہے، زمین کانپ رہی ہے، عرش الٰہی لرز رہا ہے، ملائکہ انگشت بدنداں ہیں کہ یہ کیسا امتحان ہے، کیسی آزمائش ہے ایک طرف ایک تنہا ذات ہے دوسری طرف پورا ملک ہے لیکن امتحان لینے والا اور دینے والا دونوں پر کوئی اثر نہیں کیونکہ امتحان لینے والا قادر مطلق ہے لمحوں کے ہزارویں حصہ میں بلکہ لمحوں سے پہلے ہی سب کچھ بدل سکتا ہے

Scanned by CamScanner

اس کے سامنے اس آگ کی کوئی حقیقت نہیں نمرودوں کی کوئی حیثیت نہیں اور امتحان دینے والا بھی انجام سے بے نیاز ہے اسکو اپنے عشق پر اعتماد ہے اپنی محبت پر ناز ہے کہ محبوب نے امتحان لیا ہے عشق الٰہی نے پکارا ہے لہذا ؎

بے خطر کود پڑا آتش نمرود میں عشق
عقل ہے محو تماشائے لب بام ابھی

بہت سے مجنوں پیدا ہوئے فرہاد پیدا ہوئے عشاق پیدا ہوئے لیکن محبوب کی رضاجوئی سوائے ابراہیم کے کون پیش کرسکتا ہے اور سوائے رب العالمین کے احکم الحاکمین کے محبوب حقیقی ہونے کا حق کون ادا کرسکتا ہے اس لئے ادھر خلیل اللہ کو آگ میں ڈالا جارہا ہے ادھر قُلْنَا یَانَارُ کُوْنِیْ بَرْداً وسَلَاماًعلیٰ اِبْرَاھِیمَ۔ کا اعلان ہوتا ہے کہ اے آگ ابراہیم کے لئے گل ملت گلزار بن جا فانجه الله من النار اللہ نے نجات دی آگ سے۔

برادران ملت اسلامیہ!

اس امتحان کے ذریعہ دنیا کو حق پرستی اور عشق الٰہی اور اطاعت شعاری کا وہ نادر نمونہ دکھانا تھا جو محبت کرنے والوں کی معراج ہے جہاں پہونچ کر بندہ سراپا طاعت بن جاتا ہے، دینی فطرت میں ڈھل جاتا ہے اور اسی کے ساتھ محبوب کی نوازشات کا مشاہدہ بھی کرتا ہے

Scanned by CamScanner

کہ کسطرح انی جاعلك للناس اماما کا تحفہ عطا کرتا ہے انه کان صدیقا نبیاً کا خطاب دیتا ہے اور ارادوبه کیداً فجعلنا هم الاخسرین فرما کر اپنے عاشق صادق کے دشمنوں کو ناکام ونامراد بناتا ہے اور واتخذاللّٰہ ابراھیم خلیلاً فرما کر اپنی خلّت سے سرفراز کرتا ہے۔

پیروکارانِ ملت ابراہیم!

یہ اس ابراہیم خلیل اللہ کی زندگی کی داستان ہے جس کے طریقے کو اللہ نے دین بنایا ہے اور صاف صاف اعلان کردیا ہے ومن یرغب عن ملة ابراھیم الاّمن سفه نفسه، کہ ملت ابراہیم سے صرف وہی شخص اعراض کرسکتا ہے جو نرا احمق ہو گا۔

عاشقان شمع رسالت!

اس امتحان سے گذرنے کے بعد خلیل اللہ علیہ السلام عراق سے شام آکر آباد ہو چکے ہیں دعوت و تبلیغ کا سلسلہ جاری ہے، لیکن زندگی میں ایک کمی ہے عمر عزیز کا اکثر حصہ گذر چکا ہے لیکن کوئی اولاد نہیں شفقت پدری کسی نونہال کو آغوش میں ہمکتا دیکھنا چاہتی ہے ماں کی ممتا ایک لخت جگر کو سینے سے چمٹانے کو بے قرار ہے آخرکار رحمت الٰہی کو جوش آتا ہے اور اپنے خلیل کی زندگی میں بہار پیدا کرتے ہیں پژمردہ چمن میں نئی جان پڑتی ہے اور سیدنا ابراہیم کو سیدنا اسمٰعیلؑ کی

بشارت سنائی جاتی ہے ولقد جاء ت رسلنا ابراھیم بالبشری
کا اعلان ہوتا ہے حضرت اسمٰعیل علیہ السلام بطن ہاجرہ سے پیدا ہوتے ہیں
اس نوازش پر سیدنا ابراہیم علیہ السلام سجدۂ شکر بجالاتے ہیں حمد باری
میں رطب اللسان ہو جاتے ہیں اور کہتے ہیں الحمدللّٰہ اللذی وَھَبَ
لِیْ علیٰ الکِبَرِ اسمٰعِیل واِسحَاق اِنّ رَبِّی لَسَمِیْعُ الدُّعاء (القرآن)

برادران ملت!

ابھی نو مولود اسماعیل کی ولادت کا سرور طاری تھا کیف و نشاط کے حسین و جمیل لمحات سے ماں باپ گذر رہے تھے شکر و حمد کے نذرانہ پیش کر رہے تھے کہ یہی ان کی فطرت تھی ہر حال میں شکر و رضا، ہر لمحہ حمد و ثنا لہذا جب جب ننھے اسماعیل پر نظر پڑتی بے اختیار محبت کے سوتے پھوٹ پڑتے اور حمد باری میں محو ہو جاتے کیونکہ نبی اللہ تھے خلیل اللہ تھے، ہاں تو میں عرض کر رہا تھا کہ نو مولود بچے کا جشن ولادت جاری تھا کہ اچانک حکم الٰہی ہوتا ہے اے ابراہیم! اپنے لخت جگر کو اس کی پیاری ماں کے ساتھ وادی غیر ذی زرع میں چھوڑ آؤ شام کے سر سبز و شاداب علاقے سے نکال کر بے آب و گیاہ چٹیل میدان میں بسانے کا حکم دیا جا رہا ہے جہاں نہ کوئی آدم ہے نہ آدم زاد نہ پانی ہے نہ سایہ ہر طرف وحشت برستی ہے ہُو کا عالم ہے کتنا عظیم امتحان ہے مدتوں کی آرزو ابھی پوری ہوئی ہے بڑھاپے کی حالت

میں ایک سہارا نصیب ہوا ہے مستقبل کا خدمت گذار اطاعت گذار پیدا ہوا ہے اور ابھی اس سے طبیعت سیر بھی نہیں ہوئی بے قرار دل کو قرار بھی نہیں ملا، محبت کو سکون بھی نہیں ملا کہ جدا کرنے کا حکم دیا جا رہا ہے مگر اللہ اکبر کیا شان بندگی ہے محبوب حقیقی کے مطالبے پر محبّ صادق ابراہیم خلیل اللہ اطاعت کی کتنی عظیم مثال قائم کرتے ہیں کہ فوراً اپنے گھرانے کو تیار کرتے ہیں جبرئیل امین براق لے کر حاضر ہوتے ہیں اور تین آدمی پر مشتمل یہ کاروانِ ایمان و عزیمت جانب حرم رواں دواں نظر آتا ہے اطاعت و بندگی کی ایک تاریخ مرتب ہو رہی ہے عالم انسانیت کی سربلندی کا ایک نیا دور شروع ہو رہا ہے دعاء خلیل کی تکمیل کا سامان ہو رہا ہے لَوْلَاكَ مَاخَلَقْتُ الْاَفْلَاكَ کا خطاب جس ذات کے لئے تھا اس کی بعثت کے لئے ایک بلد امین کو بسانا مقصود ہے اور اس گھر کی تعمیر مقصود ہے جس کو اس کائنات میں اول بیت ہونے کا شرف حاصل ہونے والا ہے جس کو مثابةً للناس کا اعزاز ملنے والا ہے جس کو قیامت تک کے لئے رشد و ہدایت کا مرکز بننا ہے لہذا سیدنا ابراہیم علیہ السلام اپنے لخت جگر نور نظر اور پیاری بیوی سیدہ ہاجرہ علیہا السلام کو اس ارض مقدس میں آباد کرتے ہیں اور بارگاہ ذوالجلال میں عرض کرتے ہیں رَبَّنا انی اسکنت من ذریتی بواد غیر ذی زرعٍ عند بیتك المحرَّمِ رَبَّنا لیقیمو

الصلوٰۃَ فاجعل افئدۃ من الناس تھویٰ الیھم وارزقھم من الثمرات لعلّھم یشکرون، اے میرے رب میں نے اپنی اولاد کو اس وادی غیر ذی زرع میں تیرے محترم گھر کے قریب آباد کردیا ہے اے میرے پالنہار اس لئے تاکہ نماز قائم کریں تو آپ لوگوں کے قلوب ان کی طرف مائل کردیجئے اور انہیں پھلوں سے رزق عطا کردیجئے ہوسکتا ہے کہ یہ شکر گزار بن جائیں۔

برادران اسلام!

یہ ایک دردمند باپ کی دعاء تھی ایک اطاعت گزار بندے کی دعاء تھی جس نے اپنے جذبۂ عشق سے سرشار ہوکر فداکاری کا ایسا نمونہ پیش کیا تھا کہ بے آب وگیاہ لق ودق صحراء میں بغیر کسی ظاہری اسباب زندگی کے محض اپنے پروردگار کی قدرت کاملہ پر یقین کرتے ہوئے اپنے خاندان کو آباد کردیا تھا اور مذکورہ دعاء مانگ کر واپس چل پڑے تھے اس شان سے چلے کہ بیوی کی محبت بھی نہ روک سکی بچے کی چھکار بھی زنجیر پانہ بن سکی اور بیوی بھی ایسی کہ کوئی حرف شکایت زباں پر نہیں ہے آئندہ کل کی کوئی فکر نہیں ہے اللہ کے سواء کسی کا خوف نہیں اللہ اکبر! کیسا عظیم گھرانا تھا کتنے عظیم لوگ تھے یہی تو وہ لوگ ہیں جن پر ملائکہ رشک کرتے ہیں جن پر بندگی ناز کرتی ہے انسانیت فخر کرتی ہے کہ کوئی محبت کی ایسی مثال تو دکھائے ایثار وقربانی کا ایسا نمونہ تو پیش کرے۔

Scanned by CamScanner

سامعین کرام!

سیدنا ابراہیمؑ واپس ملک شام چلے گئے اور ادھر ماں اور بیٹا اس ویران میدان میں بیٹھے ہیں دھوپ کی شدت آفتاب کی تپش اور گرمی کی زیادتی سے سوختہ جاں ہیں ننھے اسماعیل شدت پیاس سے ایڑیاں رگڑ رہے ہیں، ممتا کی ماری ماں پانی کی تلاش میں بے تابانہ دوڑ رہی ہیں، دل مضطرب کو قرار نہیں کبھی کوہ صفا پر چڑھتی ہیں کبھی مروہ پر جاتی ہیں عجیب بے کلی ہے غور کیجئے کیا حال رہا ہوگا ایک ماں کے دل سے پوچھئے اس کی نگاہوں سے دیکھئے کہ معصوم فرزند تڑپ رہا ہے حلق میں کانٹے پڑ گئے ہیں، جاں بلب ہے، کیا کیا نہ حالات گذرے ہوں گے مگر ایک حرف شکایت زبان پر نہیں اس لئے کہ خاندان خلیل اللہ ہے ایمان کی استقامت ساتھ ہے، صبر و توکل زادراہ ہے ہر حال میں انابت واطاعت شعار زندگی ہے آخر کار رب العالمین کو پیار آتا ہے رحمت باری متوجہ ہوتی ہے قدرت خداوندی جوش میں آتی ہے اور سیدنا ابراہیم کے فرزند سیدنا اسماعیل کی ایڑیوں کی رگڑ سے چٹیل زمین سے اس مبارک پانی کا چشمہ ابل پڑتا ہے جس کی شان میں حبیب کبریا سرکار دوعالم ﷺ نے فرمایا: مَاءُ زَمْزَمَ لِمَا شُرِبَ لَهُ کہ آب زمزم جس مقصد کے لئے پیا یا جائے فائدہ پہونچائیگا برکت ہی برکت ہے، رحمت ہی رحمت ہے اس لئے کہ ذبیح اللہ کے توسط سے

ملا ہے خلیل اللہ کی قربانیوں کا ثمرہ ہے سیدہ ہاجرہ کے ایثار و قربانی کا نتیجہ ہے لہذا ہر مرض کی دوا ہے شفا ہی شفا ہے۔

بزرگان اسلام!

آج میڈیکل (MEDICAL) سائنس (SCIENCE) کے ماہرین نے آب زمزم پر برسوں تحقیقات کے بعد اعتراف کرلیا ہے کہ آب زمزم ستّر سے زائد امراض کے لئے دوا ہے، سرطان جیسے موذی مرض کے لئے بھی مفید ہے اللہ اکبر: دنیاوالوں کو کتنا بڑاانعام دیا گیا ہے انسانیت کیلئے کتنی برکتیں نازل کی گئی ہیں۔

برادران ملت اسلامیہ!

ابھی ایک عظیم امتحان باقی تھا سب سے عظیم سب سے بڑاامتحان عشق اور سیدنا ابراہیم واسماعیل عشق کی بلندیاں طے کررہے تھے عشاق کے لئے نقش دوام چھوڑ رہے تھے ان ہی نقوش پر اسلام کے قصر جمیل کو قائم کرنا تھا لہذا کسوٹی پر پرکھا جارہا تھا، کندن بنایا جارہا تھا، سنوارا جارہا تھا لہذا اگر میں کہوں تو برمحل ہوگا کہ ؎

ستاروں سے آگے جہاں اور بھی ہیں
ابھی عشق کے امتحاں اور بھی ہیں

مگر امتحان دینے والا تیار تھا ثابت قدم تھا پیکر استقامت تھا اور جب حضرت اسماعیل کچھ اور بڑے ہوگئے پاؤں پاؤں چلنے لگے شعور کے

Scanned by CamScanner

دریچے کھلنے لگے باتوں کو سمجھنے لگے تو آخری امتحان کا وقت آتا ہے ارشاد خداوندی ہے فَلَمَّا بَلَغَ مَعَہُ السَّعْیَ قَالَ یَا بُنَیَّ اِنِّی اَرٰی فِی الْمَنَامِ اَنِّی اَذْبَحُکَ۔ جب اسماعیل ان کے ساتھ دوڑنے کے قابل ہو گئے تو کہا کہ اے میرے بیٹے میں نے خواب دیکھا ہے کہ میں تم کو ذبح کر رہا ہوں ایک شفیق باپ اپنے نور نظر کو حکم الٰہی سنا رہا ہے اس لئے کہ نبی کا خواب بھی وحی الٰہی ہے امر خداوندی ہے اس مفہوم کو ابوالاثر عبدالحفیظ جالندھری نے شاہنامے میں یوں ادا کیا ہے۔

پہاڑی پر سے دی آواز اسماعیل ادھر آؤ
خدائے واحد قدوس کا پیغام سن جاؤ

خداوند قدوس کا پیغام سنا کر خلیل اللہ نے لخت جگر نور نظر سے فرمایا: فانظر ماذا تری اب بتاؤ تمہاری کیا رائے ہے تم کیا کہتے ہو یہ سوال اس بچے سے کیا جارہا ہے جس کو ذبح کرنے اور قربانی کرنے کی خبر سنائی گئی ہے اور اسی سلسلہ میں سوال کیا گیا ہے جان کا معاملہ ہے زندگی کا مسئلہ ہے ایک بے زبان جانور بھی جان بچانے کے لئے جدوجہد کرتا ہے یہاں تو معاملہ ایک انسان کا ہے مگر قربان جایئے اس فدائیت پر قربان جایئے اس اطاعت پر قربان جایئے اس ایمان پر جو اسماعیل علیہ السلام کا خاصہ تھا بڑے عزم و حوصلہ کے ساتھ عشق الٰہی میں غرق ہو کر کمال یقین کے ساتھ عرض کرتے ہیں کوئی خوف نہیں

کوئی پرواہ نہیں یَاَبَتِ افعَلُ مَاتؤمَرُ سَتجدُنِی انْ شَاءَ اللّٰہ مِنَ الصَّابرِینَ۔ اے ابا جان جو امر الٰہی ہے اس پر عمل کیجئے یہ جان حاضر ہے انشاءاللہ آپ مجھکو صابرین میں سے پائیں گے۔

برادران ملت!

قربانی کرنے والا کمر کس لیتا ہے قربان ہونے والا سر تسلیم و رضا خم کر دیتا ہے تیاری ہونے لگی، ماں نے اسماعیل کو نہلایا، خوشبو میں بسایا اور بوڑھا باپ عزیمت کا پیکر اطاعت کا خوگر چھری لیتا ہے اللہ اکبر: کیسا دل ہے کہ کانپتا نہیں، کیسا بیٹا ہے کہ ڈرتا نہیں سب کچھ جانتے ہوئے سوئے مقتل چلا جا رہا ہے یہ ابراہیم و اسماعیل نہیں جا رہے ہیں اطاعت جا رہی ہے عشق مجسم جا رہا ہے سراپا محبت جا رہی ہے ایمان ویقین جا رہا ہے جو پیکر ابراہیم میں ڈھل گیا ہے جو روح اسماعیل میں اتر گیا ہے ورنہ کوئی باپ کہیں اپنے سہارے کو ختم کر سکتا ہے اپنے گوشۂ جگر کو ذبح کر سکتا ہے کوئی بیٹا اطاعت کی اس معراج کو پہونچ سکتا ہے سوچئے غور کیجئے کیسا عجیب منظر رہا ہوگا ادھر کاروان طاعت وبندگی سفر کر رہا ہے ادھر زمین و آسمان لرز رہے ہیں ملائکہ حیرت زدہ ہیں کہ یہ خاک کا پتلا خیر وشر کا مرکب عشق الٰہی کی ان بلندیوں پر کیوں کر پہونچا ہم تو سمجھتے تھے کہ یہ مخلوق زمین میں فتنہ و فساد برپا کرے گی اس لئے کہ اطاعت وبندگی تو ہماری فطرت ہے لیکن آج ہم انی اعلم

مالا تعلمون کا حکم ربانی دیکھ رہے ہیں اس انسان سراپا نسیان کی اطاعت گذاری کا منظر دیکھ رہے ہیں سچ یہ ہے کہ خلافت کا حق اسی کو حاصل ہے۔ امامت کا منصب اسی کو زیب دیتا ہے جو اطاعت و بندگی میں ملائکہ سے بڑھ جائے یقیناً وہ اشرف المخلوقات ہے اکرم الخلائق ہے لَقَدْ کَرَّمْنَا بَنِیْ آدَمَ کا تحفہ اسی کو ملنا چاہئے تھا۔

پیروان ملت ابراہیم!

ذابح و ذبوح چلے جا رہے ہیں آبادی سے دور مکہ سے باہر وادی منیٰ میں پہونچتے ہیں ابلیس اسماعیل کو ورغلاتا ہے بھڑکاتا ہے ڈراتا ہے شاید اس کو احساس نہیں کہ یہ خاندان ابراہیم ہے قافلہ تسلیم و رضاء ہے اسلام جس کا شعار ہے ایمان جس کا وقار ہے اطاعت ربانی جس کا نصب العین ہے عشق جس کی معراج ہے لہذا ایک بس نہیں چلتی جب باپ بیٹے منیٰ کے آخری سرے پر پہونچتے ہیں تو باپ عزم کرتا ہے کہ بیٹے کو ذبح کرے تعمیل ارشاد باری کرے عشق الٰہی کا نذرانہ پیش کرے تو بیٹا عرض کرتا ہے ابا جان اپنی آنکھوں پر پٹی باندھ لیں مبادا آپ کی پدرانہ شفقت جوش میں آجائے دل نرم پڑجائے ارادہ کمزور ہو جائے اور امر الٰہی کی تکمیل نہ کرسکیں بہر حال انسان ہیں باپ ہیں دل میں میری محبت کا موجزن ہے اگر کوئی کوتاہی ہوگئی تو عشق بدنام ہو جائے گا، محبت رسواء ہو جائے گی، ایمان پر آنچ آئے

Scanned by CamScanner

گی، اطاعت پر انگلی اٹھے گی، بندگی پر شبہ ہو گا، عبادت میں کھوٹ پیدا ہو جائے گا، امانت میں خیانت ہو جائے گی، دیانت غیر معتبر ہو جائے گی، عہد مجروح ہو جائے گا خاندان خلیل اللہ ہدف ملامت ہو گا کہ عشق ربانی کا دعویٰ عمل میں ناکام ثابت ہوا اس لئے ابا جان آنکھیں بند رکھئے نہ مجھ کو دیکھیں گے نہ محبت پھوٹے گی نہ پیار روئے گا یہ کون مشورہ دے رہا ہے ایک معصوم بچہ ہے جسکو معلوم ہے کہ سانس کا رشتہ لمحوں میں ختم ہو جائے گا زندہ وجود لاش میں تبدیل ہو جائے گا مارنے والا کوئی غیر نہیں باپ ہو گا مرنے والا کوئی دوسرا نہیں بیٹا ہو گا روکنے والا کوئی نہیں ہے آنسو بہانے والا کوئی نہیں ہے جان بچانے والا کوئی نہیں ہے،

برادران اسلام!

حضرت ابراہیم علیہ السلام مشورہ قبول کرتے ہیں اور بیٹے کو اوندھے زمین پر لٹاتے ہیں قبلہ رخ کرتے ہیں اور اللہ اکبر: گلے پر چھری پھیرتے ہیں مگر یہاں تو ذبح کرانا مقصود نہ تھا دنیا کو بندگی کا نمونہ دکھانا تھا عشق کا تعارف کرانا تھا محبت سے روشناس کرانا تھا اطاعت کی پہچان کرانی تھی کہ عشق اسکو کہتے ہیں اطاعت اس کو کہتے ہیں محبت اس کو کہتے ہیں یہی ایمان مطلوب ہے یہی ادا مطلوب ہے یہی شان مقصود ہے۔

Scanned by CamScanner

آج بھی ہو جو ابراہیم سا ایماں پیدا
آگ کر سکتی ہے انداز گلستاں پیدا

شیدائیان اسلام!

جب ادھر باپ بیٹے نے سپردگی اور تابعداری کا یہ اعلیٰ مظاہرہ کیا تو اس خالق ارض وسما قادر مطلق نے بھی اپنی شان رحمت کا اظہار فرمایا قرآن کریم نے اس منظر کو اس بلیغ انداز میں بیان کیا ہے فلمّآاَسلَمَا وتلّہٗ لِلجَبِیْن ونَادَیْنٰہٗ ان یَاإبرَاھیم قدصَدَّقْتَ الرُّؤیَااِنَّا کَذٰلِکَ نَجزِیَ المُحْسِنِینَ اِنَّ ھٰذا لَھُوَ البَلٰوءُ المُبِیْن وَفَدَیْنَاہُ بِذِبْحٍ عَظِیْم:(القرآن) پھر جب دونوں نے حکم مانا اور ابراہیم نے اسماعیل کو پیشانی کے بل پچھاڑا اور ہم نے ان کو پکارا کہ اے ابراہیم تحقیق کہ تم نے خواب کو سچ کردکھایا ہم اسی طرح نیکی کرنے والوں کو بدلہ دیتے ہیں بیشک ہمارا یہ حکم قربانی تو محض صریح آزمائش تھی اور ہم نے اسکا بدلہ دیا ایک بڑے جانور سے جس کو حضرت جبرئیل بہشت سے لائے تھے ایک مینڈھا تھا جو حضرت اسماعیل کے فدیہ میں بھیجا گیا تھا۔

سامعین کرام!

ابتلاء و آزمائش کے طویل دور پر محیط یہ ایک ایمان افروز داستان ہے آج اسی قربانی کو حضرت اسماعیل علیہ السلام کی یادگار بنادیا گیا ہے

ہر سال دسویں ذی الحجہ کواس قربانی کی تجدید ہوتی ہے اس واقعہ کو یاد کرنے کا حکم ہوتا ہے تمام ملت اسلامیہ کواس قربانی کی تجدید کاامر ہوتا ہے آخر کیوں؟ اس لئے کہ اسلام ملت ابراہیم ہے لہذا ایثار و قربانی چاہتا ہے وہ عظیم الشان قربانی جو ابراہیم خلیل اللہ اور اسماعیل ذبیح اللہ نے پیش کی تھی ایک مرتبہ اصحاب رسول ﷺ نے اللہ کے حبیب و محبوب ﷺ سے عرض کیا یارسول اللہ یہ قربانی کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: سنه ابيكم ابراهيم عليه السلام یہ تمہارے جدامجد سیدنا ابراہیم کی سنت ہے۔

حضرات!

حضرت ابراہیم علیہ السلام کی یہ قربانی آنیوالی نسلوں کے لئے سنگ میل کی حیثیت رکھتی تھی اس لئے اس کو زندہ رکھنے کے لئے جانور کی قربانی فرض کردی گئی کہ جب بندہ مومن قربانی کرے تو وہ ذبح عظیم کو یاد کرے اپنے دل میں وہی عزم وحوصلہ پیدا کرے شعوری طور پر ان لمحات کو یاد کرے اور یہ طے کرے کہ آج گرچہ میں جانور پیش کر رہا ہوں مگر اگر ضرورت پڑی تو اپنی جان اپنا مال اپنا سب کچھ قربان کردوں گا راہ حق میں کسی قسم کی قربانی سے دریغ نہیں کروں گا اس لئے کہ میں ابراہیم خلیل اللہ کا پیرو ہوں، اسماعیل ذبیح اللہ کا متبع ہوں، رسول اللہ کا امتی ہوں، ملت ابراہیمی کا تابع ہوں میرا ترانہ

وحدت ہے میرا عزم وشعار قربانی ہے، ان صلوتی ونسکی ومحیای ومماتی للہ رب العالمین ۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اور آپ کو قربانی اسلامی تعلیمات کے مطابق منانے کی توفیق عطاء فرمائے۔

آمیــــــن

وآخردعوانا ان الحمدللہ رب العـــالمین

Scanned by CamScanner

باسمہٖ تعالیٰ

ذکر اللہ

الحمد للّٰه رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علیٰ سید الانبیاء محمد والہ واصحابہ اجمعین۔

امابعد! فقد قال اللّٰه تعالیٰ: وماالحَیَاۃُ الدُّنْیَا اِلاَّ لَعِبٌ وَلَھْوٌ وَلَلدَّارُالآخِرَۃُ خَیْرٌ لِلَذِیْن یَتَّقُوْنَ اَفلا تَعْقِلُوْنَ۔(القرآن)

ترجمہ:- اور دنیوی زندگانی تو کچھ بھی نہیں بجز لہو ولعب کے اور آخرت کا گھر پرہیزگاروں کے لئے بہتر ہے کیا تم سوچتے نہیں؟

وقال النبی صلی اللّٰه علیه وسلم الدنیا ملعون وملعون ما فیھا الا ذِکْرُاللّٰه او عَالِمٌ او مُتَعَلِّمٌ۔ یعنی دنیا بھی ملعون ہے اور جو کچھ اس میں ہے وہ سب بھی ملعون ہے مگر اللہ کا ذکر یا عالم یا متعلم،

بگذار از یاد گل و گلبدن کہ ہیچم یاد نیست
در زمین و آسماں جز ذکر حق آباد نیست

برادران ملت!

اس دنیائے فانی کی تخلیق اور آبادکاری کا اصل مقصد اللہ کا ذکر ہے حدیث قدسی ہے كُنْتُ كَنْزاً مَخْفِيّاً فَاَحْبَبْتُ اَنْ اُذْكَرَاوكما قال صلّى اللّٰه عليه وسلم کہ میں چھپا ہوا خزانہ تھا تو میں نے چاہا کہ میرا ذکر کیا جائے اسی لئے زمین و آسمان کی تخلیق ہوئی، انسان و جنات سے اسکو آباد کیا گیا اور ان کا وظیفہ تخلیق عبادت باری قرار پایا۔ وما خلقت الجن والانس الّا ليعبدون۔ لہذا دنیا کی تخلیق کا مقصد ذکر خدا، انسان کی تخلیق کا مقصد ذکر اللہ، جنات کی تخلیق کا مقصد ذکر اللہ اس سے ثابت یہ ہوا کہ ذکر اللہ روح کائنات ہے جب تک کہ اس دنیا میں اللہ کا ذکر ہوتا رہے گا یہ دنیا قائم و دائم رہے گی جس دن ذکر الٰہی بند ہو جائے گا اسی دن دنیا کو نیست و نابود کر دیا جائے گا لَاتَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى لَايُقَالُ فِي الْأَرْضِ اللّٰهُ (الحديث)۔ اسی طرح دوسری حدیث ہے لَاتَقُوْمُ السَّاعَةُ الّا عَلٰى شِرَارِ الْخَلْقِ (الحديث) کہ قیامت نہیں آئے گی مگر مخلوق کے بدترین لوگوں پر اور آپ جانتے ہیں سب سے بدتر انسان کون ہے وہ ہے جو اللہ کے ذکر سے غافل ہو اپنے خالق و پالنہار کے ذکر سے غافل ہو اپنے مالک اور معبود کے ذکر سے غافل ہو یہ تو صرف اس خاکی اور ناری مخلوق کی جراءت ہے کہ اپنے خالق و معبود سے بغاوت

کرتا ہے اس کی یاد سے غافل ہو کر زندگی بسر کرتا ہے ورنہ دنیا کی کوئی مخلوق خدا کی یاد سے غافل و بے نیاز نہیں، قرآن کریم میں متعدد جگہوں پر کہا گیا ہے سَبَّحَ لِلّٰہِ مَافِی السَّمٰوٰاتِ وَمَافِی الْاَرْضِ (القرآن)

برادران اسلام!

اس تمہید و مقدمہ کی روشنی میں ذرا اس مذکورہ بالا آیت پر غور کیجئے جس میں فرمایا گیا، وماالحیاۃ الدنیا الالعب ولھوٌ: کہ دنیا کی زندگی لہو ولعب ہے مطلب یہ ہے کہ اللہ رب العزت نے اپنے بندوں کی آزمائش کے لئے اس دنیا کو سجایا سنوارا ہے اور دل کو موہ لینے والی ہوش و حواس کو ختم کردینے والی بے شمار چیزیں تیار کردی ہیں کاروبار کی چمک ودمک ہے، دولت و ثروت کی ریل پیل ہے، جاہ ومنصب کی دلفریبیاں ہیں حسن و جمال کی حشرسامانیاں ہیں، اور بھی لاتعداد رنگینیاں ہیں، رعنائیاں ہیں، زیبائیاں ہیں، فحش کاریاں ہیں جو کسی بھی انسان کو بھٹکا سکتی ہیں اسی لئے دنیوی زندگی کو لہو ولعب کہا گیا ہے لہذا ہر وہ چیز جو انسان کو خدا کی یاد سے غافل کردے لہو ولعب میں داخل ہیں باعث وبال ہیں ہلاکت و بربادی کا ذریعہ ہیں اس دار فانی میں بسر ہونے والے ایک ایک لمحہ کا حساب ہوگا دیکھا جائے گا کہ کون سا لمحہ ذکر میں گذارا کون سی ساعت خدا فراموشی میں گذاری شان بندگی تو یہ ہے کہ ہر سانس ذکر الٰہی بن جائے ہر عمل ذکر

الٰہی بن جائے لین دین کاروبار ذکر اللہ بن جائیں آسان ترکیب ہے کہ اسلام کے خدائی دستور ربانی دستور کے مطابق تجارت کی جائے کاروبار کیا جائے بلکہ ہماری زندگی ان نفوس قدسیہ کی زندگی کا نمونہ بن جائے جن کے بارے میں ارشاد خداوندی ہے رِجَالٌ لَّا تُلْهِيهِمْ تِجَارَةٌ وَلَا بَيْعٌ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ۔ یعنی ایسے لوگ ہیں جن کو بیع و تجارت اللہ کے ذکر سے غافل نہیں کرتی ہے

برادران ملت!

اس کائنات میں اصل چیز اللہ کا ذکر ہے یہ دنیا دار العمل ہے عارضی ٹھکانہ ہے حقیقی زندگی آخرت کی زندگی ہے اصل نفع آخرت کا نفع ہے جس نے اللہ رب العزت کے ذکر سے اپنے لیل و نہار بسر کئے اپنے اعمال درست کئے تو پھر اسکا ثمرہ آخرت میں پائیگا، وَمَا تُقَدِّمُوْا لِاَنْفُسِكُمْ مِنْ خَيْرٍ تَجِدُوْهُ عِنْدَاللّٰهِ، ورنہ یہ دنیا دھوکہ ہے سراب صحرا ہے جس کو پیاسا پانی سمجھ لیتا ہے اور اسکی طرف لپکتا ہے پھر ہلاکت اسکا مقدر بن جاتی ہے اسی طرح جو دنیا کی رعنائیوں میں پھنس گیا اسکا مقدر عذاب الیم بن جائے گا کَسَرَابٍ بِقِيعَةٍ يَحْسَبُهُ الظَّمْآنُ مَاءً، حدیث پاک میں اللہ کے حبیب و محبوب سرکار دوعالم ﷺ نے دنیا ومافیہا کو ملعون فرمایا سوائے اللہ کے ذکر کے اور عالم و متعلّم کے یعنی اس میں اگر کسی کی زندگی معتبر ہے تو وہ عالم

و متعلم کی زندگی ہے کیونکہ ان کا وظیفہ زندگی ہے ذکر اللہ ذکر رسول لہذا جو بھی ذکر خدا ذکر رسول میں مشغول ہوگا وہ عالم و متعلم کی صف میں داخل ہوگا اگر تاجر شریعت کے مطابق تجارت کرتا ہے اگر کسان شریعت کے مطابق کھیتی کرتا ہے اگر دوکان دار شریعت کے مطابق دوکانداری کرتا ہے تو یہ عمل ذکر اللہ بن جائے گا اور اسکی برکت حاصل ہوگی ان لوگوں کی دنیاوی زندگی عبادت واطاعت بن جائیگی پھر ہم کو سوچنا چاہیئے اپنی فانی زندگی پر غور کرنا چاہیئے غور و تدبیر سے کام لینا چاہیئے کہ ہماری دنیوی زندگی کس طرح عبادت بن سکتی ہے ہم کس طرح دنیا کی محبت سے دامن بچا سکتے ہیں کن اعمال کے ذریعہ اللہ کی خوشنودی حاصل کر سکتے ہیں تاکہ ہمارا کوئی لمحہ غفلت میں نہ گذرے لہو ولعب میں بسر نہ ہو اگر ہم کو اس حقیقت کا استحضار ہو جائے کہ دنیا فانی ہے آنی جانی ہے دھوکہ ہے فریب ہے اصل زندگی آخرت کی زندگی ہے اسی کی فکر کرنا عقلمندی ہے اسی زندگی کی تیاری مقصود و مطلوب ہے تو پھر ہمارا کوئی لمحہ ضائع نہیں ہوگا دنیا کی بے ثباتی اور حقیقت کو کسی شاعر نے عربی کے شعر میں کتنے اچھے طریقے سے بیان کیا ہے!

انما الدنیا فناءٌ لیس للدنیا بقاءُ
انما الدنیا ومافیھا کسنج العنکبوت

لیکن اس حقیقت کے باوجود ہمارا حال تو یہ ہے جیسا کہ شیخ سعدی کہتے ہیں

اگر دنیا نہ باشد دردمندیم
وگر باشد بمہرش پائے بندیم

اگر ہم اللہ کے ذکر سے اپنے دلوں کو آباد کرلیں اپنی زندگی ذکر خدا میں گذاریں تو جاہ و منصب بھی ملے گا مال و دولت بھی حاصل ہوگی دنیا بھی ملے گی آخرت کی لذتیں بھی حاصل ہوں گی اور جب ہماری نظر آخرت کی لذتوں اور ابدی زندگیوں پر ہوگی تو پھر دنیا کے ہر منصب ہر مرتبہ پانے کے بعد بھی ہم غافل نہ ہونگے اور ہمارا حال بھی کچھ یوں ہوگا۔

نہ شادی داد سامانے نہ غم آورد نقصانے
بہ پیش ہمت ماہر چہ آمد بود مہمانے

وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین

Scanned by CamScanner

بسم اللہ الرحمن الرحیم

آر ایس ایس اور مسلمانانِ ہند

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ وَالصَّلاَةُ والسَّلاَمُ عَلیٰ مُحَمَّدٍ خَاتَمِ النَّبِيِّنَ وَعَلَى آلِهٖ وَاصحَابِهٖ اَجْمَعِيْنَ وَمَنْ تَبِعَهُمْ بِاِحْسَانٍ اِلیٰ يَومِ الدِّيْنِ امابعد......فقد قال اللّٰه تعالیٰ

يُرِيْدُوْنَ لِيُطفؤُا نُورَاللّٰهِ بِاَفْوَا هِهِمْ وَاللّٰهُ مُتِمُّ نُورِهٖ وَلَوْ كَرِهَ الكافِروْنَ هُوَالَّذِی اَرْسَلَ رَسُوله بِالهُدیٰ وَدِيْنِ الحَقِّ لِيُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّيْن كُلِّه وَلَوْكَرِهَ الْمُشْرِكُون۔

(سورہ صف پ:٢٨)

عزت مآب جناب صدر اور سامعین حضرات!

مسلمان اور اسلام کے خلاف اگر سازشیں ہوتی ہیں، منصوبے بنتے ہیں، پلان مرتب ہوتے ہیں تو اس میں حیرت و تعجب کی کوئی بات نہیں ہے کیونکہ حق وباطل کی محاذ آرائی و معرکہ آرائی تخلیق آدم کے دن ہی سے چلی آرہی ہے اور یہ بھی عقلاً سمجھ میں آنے والی

Scanned by CamScanner

بات ہے کہ دو متضاد چیزیں ایک ساتھ جمع نہیں ہو سکتیں اور جب دونوں چیزیں ایک دوسرے پر غالب آنے کی کوشش کریں گی تو ٹکراؤ ہوگا فطری طور پر ان دونوں میں سے ایک غالب ہو گی تو دوسری مغلوب ہو گی بقول شاعر

ستیزہ کار رہا ہے ازل سے تا امروز
چراغ مصطفوی سے شرار بولہبی

حضرات گرامی!

شاعر نے باطل کو شرار بولہبی سے تعبیر کیا ہے اور حق کو چراغ مصطفوی سے بیان کیا ہے، اس لئے کہ جب کوہ صفا سے خاتم النبیین محمد ﷺ نے خدا کے حکم "وَاصْدَعْ بِمَا تُؤْمَرُ" پر عمل کرتے ہوئے مجمع عام میں توحید کا اعلان فرمایا تھا تو شرک و کفر کی راہ پر گامزن مکہ کے باطل پرستوں میں سے سب سے پہلے جس شخص نے حق کی مخالفت کی تھی وہ رسول اللہ ﷺ کا چچا ابولہب تھا اور یہیں سے اسلام کی مخالفت کا آغاز ہوتا ہے اسلام سے قبل جتنے بھی انبیاء و مرسلین علیہم السلام نے ایوان شرک و کفر میں آذان توحید دی اور کہا۔

يَاقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَالَكُمْ مِنْ إِلٰهٍ غَيْرُهُ۔ اے میری قوم تم اس اللہ کی عبادت کرو جس کے سوا کوئی معبود نہیں۔

تو باطل ٹکرایا اور پھر حق و باطل کی معرکہ آرائی شروع ہو گئی

چونکہ اللہ رب العزت نے ہر دور میں حق کو غالب کرنے کا وعدہ فرمایا ہے اور بشارت دی ہے کہ جب جب بھی حق آئے گا باطل ٹکرائے گا اور نیست و نابود ہو جائے گا۔

جَاءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ اِنَّ البَاطِلَ كَانَ زَهُوقاً (پ:۱۵)

ترجمہ:- حق آگیا اور جھوٹ نکل بھاگا (مٹ گیا) بیشک جھوٹ مٹنے ہی والا ہے۔

معزز سامعین کرام!

اگر آپ قرآن کریم کی آیات میں غور کریں گے تو آپ کو دو جماعتیں ملیں گی ایک باطل کے نظریہ کی حامل دوسری حق کی راہ پر چلنے والی اللہ تعالی نے ایک کو حزب الطاغوت یعنی شیطان کی پارٹی (PARTY) اور دوسری کو حزبُ اللہ یعنی اللہ کی پارٹی فرمایا ہے، اور حق پر عمل پیرا جو پارٹی ہے اس کے منشور اور اغراض و مقاصد یہ ہیں۔

(۱) خالق کائنات کی وحدانیت والوہیت کا اعلان اور اس کی اشاعت۔

(۲) بندگان خدا کو اصنام پرستی اور معبودان باطل کی عبادت سے نکال کر ایک اللہ کے سامنے جھکانا۔

(۳) اس حقیقت کا اعلان کرنا کہ دنیا دار العمل ہے اور آخرت یقینی ہے ہر ایک کو قیامت کے دن اللہ کے سامنے حساب دینا ہے۔

Scanned by CamScanner

(۴) تمام انسان ایک ماں باپ (آدم و حوا) کی اولاد ہیں کسی کو کسی پر رنگ و نسل کی بدولت فضیلت نہیں۔

(۵) انسان دنیا میں خیر و شر جو بھی عمل کرے گا قیامت کے دن وہ اس کے سامنے آئے گا۔

اور اس کے بالکل برعکس شیطانی پارٹی کے منشور اور اغراض و مقاصد یہ ہیں۔

(۱) اللہ کی الوہیت و وحدانیت کا انکار اور اللہ کی ذات و صفات میں شریک بنانا شرک و کفر کی آبیاری اور فروغ۔

(۲) آخرت اور بعث بعد الممات کا انکار۔

(۳) حق کے راستے سے روکنا اور بے حیائی و سرکشی کو رواج دینا۔

شیطان نے اللہ تعالی سے کہا تھا۔

قَالَ رَبِّ بِمَا اَغْوَیْتَنِیْ لَاُزَیِّنَنَّ لَھُمْ فِی الْاَرْضِ وَلَاُغْوِیَنَّھُمْ اَجْمَعِیْنَ (سورہ حجر ۳۹/پ:۱۴)

بولا اے میرے رب جیسا کہ تو نے مجھ کو راہ سے گمراہ کیا ہے میں قسم کھاتا ہوں کہ ضرور بالضرور مزین کروں گا ان کے لئے زمین میں اور ان سب کو گمراہ کروں گا۔

حضرات گرامی!

مجھے اصل میں آر ایس ایس (R.S.S.) کے بارے میں بتانا ہے

Scanned by CamScanner

مگر میں نے مختصر طور پر باطل کی تاریخ بتائی ہے تاکہ آپ جان لیں کہ اسلام کے خلاف جتنی بھی تنظیمیں وجود میں آئی ہیں ان سب کا مقصد کیا ہے اور کس طرح مسلمانوں کا وجود ان کے لئے ناقابل برداشت ہے وہ کسی بھی صورت میں اسلام کو گوارہ کرنے پر تیار نہیں اور آر ایس ایس (R.S.S.) جو ہندوستانی مسلمانوں کے خلاف محاذ قائم کئے ہوئے ہے اور اسلام کو بیخ و بن سے اکھاڑنے کی سازش میں مصروف ہے وہ اسلام دشمنی میں پیدا ہوئی ہے اس کا بانی کیشو رام بلی ہیڈ گیوار ایک کٹر ہندو تھا وہ مسلمانوں کے وجود کو ہندو تہذیب اور ہندو احیاء پرستی کے خلاف تصور کرتا تھا ۱۹۲۵ء میں اس انتہا پسند متعصب شخص نے آر ایس ایس (R.S.S.) قائم کی، یہ جماعت، جرمنی (GERMANI) کے ہٹلر اور اٹلی کے مسُولینی کی طرح بزور طاقت ہندوستانی مسلمانوں کو نیست و نابود کرنا چاہتی ہے یہ جماعت وطن کی غدار اور فرقہ پرست جماعت ہے، یہ تنظیم انتہا پسند اور فسطائی تنظیم ہے اس کو اسلام گوارہ نہیں، قرآن گوارہ نہیں، اذان گوارہ نہیں نماز گوارہ نہیں، مساجد برداشت نہیں، مدارس برداشت نہیں، اسلامی قوانین برداشت نہیں، آر ایس ایس بہر صورت ہندوستان سے مسلمانوں کو ختم کرنے پر آمادہ ہے اسلئے ہر ذریعہ ہر قسم کا وسیلہ اختیار کرنے پر آمادہ ہے یہ ۷۵ سال سے ہندوستان کو ہندو راشٹریہ بنانا چاہتی ہے اس کے

Scanned by CamScanner

ممبران شہروں، شہروں، قصبوں قصبوں، گاؤں گاؤں میں گھوم کر مسلمانوں کے خلاف نفرت پھیلاتے ہیں۔ فسادات کراتے ہیں آتشزنی کرتے ہیں، قتل وغارت گری کرتے ہیں معصوم افراد کو لڑاتے ہیں، اور مسلمانوں کو ہر اعتبار سے کمزور کرنے کی کوشش کرتے ہیں جہاں بھی مسلمان اقتصادی ترقی کرتے ہیں وہاں فسادات کراتے ہیں، جہاں مسلمان سکون سے رہتے ہیں وہاں فسادات کراتے ہیں، جہاں مسلمان متحد ہوتے ہیں وہاں اختلافات پیدا کرتے ہیں، جہاں مسلمان اور ہندو مل کر رہتے ہیں وہاں کی فضا کو زہر آلود کرتے ہیں اور مسلمانوں کو ذھنی کرب میں مبتلا کرنے کے لئے ان کو احساس کمتری کا شکار بنانے کیلیے کوئی نہ کوئی مسئلہ چھیڑتے رہتے ہیں، مسلمانوں کی نوجوان نسل کو ناکارہ بنانے کے لئے یہ شراب نوشی، جوا اور قمار بازی کی لت ڈالتے ہیں، نو جوانوں کو بے راہ کرنے کے لئے سینما، ٹی وی اور ناچ گانے میں ان کو لگاتے ہیں، آر ایس ایس کے ورکرز بہت منظّم طریقہ پر کام کرتے ہیں یہ بہت سوچ سمجھ کر منصوبے بناتے ہیں ان کو ان کے سربراہ پلان دیتے ہیں اور یہ ورکرز ان پر عمل کرتے ہیں۔

برادران اسلام!

آر ایس ایس کے نظریات، ہندو مہا سبھا سے اخذ کئے گئے ہیں آیئے میں آپ حضرات کو ہندو سنگٹھن کے نظریات سناتا ہوں جو اس

Scanned by CamScanner

وقت شباب پر تھا جب کہ آزادی کی تحریک شروع ہوئی تھی اور مسلمان علماء قیادت کررہے تھے مدارس عربیہ آزادی کا صور پھونک رہے تھے لاکھوں افراد وطن کی آزادی کے لئے جان دینے کو تیار تھے انگریزوں کے خلاف ہندو مسلم اتحاد قائم ہو گیا تھا جس وقت وطن کو بچانے کے لئے ملک کو آزاد کرانے کے لئے ہندو مسلم اتحاد ضروری تھا اس وقت ہندو سنگٹھن اسلام کے خلاف تحریک چلارہا تھا اس کو خطرہ تھا کہ آزادی کے بعد ہندوستان پر مسلمانوں کا غلبہ ہوگا اسلام کا غلبہ ہوگا، حق پرستوں کا غلبہ ہوگا۔

میرے دینی بھائیو!

ہندو سنگٹھن، ہندو مہاسبھا، ۱۹۲۳ء میں قائم ہوئی اور آر ایس ایس ۱۹۲۵ء میں قائم ہوئی یہ دونوں انگریزوں کا ساتھ دے رہے تھے آزادی کی مخالفت کررہے تھے اور اس کا سبب ان کا وہ خوف اور اندیشہ تھا جس کے بارے میں ابھی میں نے بتایا ہے کہ ان کو خطرہ تھا کہ انگریزوں کے بعد ہندوستان پر مسلمانوں کا عروج ہوگا مسلمان حاکم ہوں گے "ہندو راج کے منصوبے" کا مصنف ملک فضل لکھتا ہے۔

پس مسلمانوں کا یہ عروج ہی ان کے لئے سوہان روح تھا اور اسی عروج نے ان کا جینا حرام کر رکھا تھا، وہ اسی عروج کو اپنی راہ میں سب سے بڑی رکاوٹ سمجھتے تھے ان کا خیال تھا کہ انگریزوں کو اگر کسی طرح

اس ملک سے نکال دیا گیا تو ہندوؤں کا زوال شروع ہو جائے گا اور مسلمانوں کا عروج اسی اعتبار سے ہوتا جائے گا اس لئے انگریزوں کا ملک سے نکالنا ہمارے لئے مضر ہے، اور مصنف آگے لکھتا ہے!

اسلام کی ترقی وسرعت روکنے کے لئے ضروری سمجھا گیا کہ ہندوؤں کے دلوں میں اسلام اور شاہان اسلام اور اہل اسلام کے خلاف جتنی ممکن نفرت ہو ڈال دی جائے تاکہ نہ ان کی طرف رخ کریں اور نہ ان سے مل کر اتحاد واتفاق قائم کریں۔

سامعین کرام!

ذرا آپ آر ایس ایس کی حقیقت جاننے کے لئے ان قدیم اخبارات کے بیانات سن لیں جو ہندو سنگٹھن کے لیڈران دیتے رہے اور اخبارات ان کو شائع کرتے رہے کیونکہ آر ایس ایس کے تمام افکار و نظریات ہند و مہاسبھا اور ہندو سنگٹھن سے ماخوذ ہیں بلکہ آر ایس ایس تحریک کو آگے بڑھانے والی ہے، ۲۷/ جون ۱۹۲۵ء کے آریہ سماجی اخبار "ملاپ" نے پنجاب گورنمنٹ (GOVERMENT) کی رپورٹ (REPORT) شائع کی تھی۔

سنگٹھن ایک کمیٹی (COMMITTEE) ہے جو مسلمانوں کو شدھی کرنے اور مسلمانوں کے خلاف دوسرے کام کرنے کے لئے بنائی گئی ہے، اس کے بعد سنگٹھن تحریک کے اغراض ومقاصد سنئے

Scanned by CamScanner

ہندو سنگٹھن کا ایک بڑا لیڈر (LEADER) ڈاکٹر (DOCTOR) مونجے تھا اس نے اجودھیا میں ہندو مہا سبھا کے تیسرے اجلاس میں کہا تھا جس طرح انگلستان انگریزوں کا، فرانس فرانسیسیوں کا، جرمنی جرمنوں کا ہے اسی طرح ہندوستان ہندوؤں کا ہے، ہندو مسلم اتحاد کی قطعاً ضرورت نہیں ہے، ہندو راج قائم ہونے پر منو کا قانون جاری ہوگا، ہندو مسلمانوں کے کسی حق کو ماننے کے لئے تیار نہیں۔

حضرات گرامی!

اور آگے سنئے، ہندو سنگٹھن کے لیڈران اپنے بیانات میں کہتے تھے انگریزوں کو نکال باہر کرنے پر بھی اس وقت تک خالص ہندو راج قائم نہیں ہوگا جب تک کہ سات کروڑ مسلمان نظر آتے ہیں اس لئے ساتھ ہی ساتھ ان کو کمزور اور مرغوب ومغلوب بنانا ضروری ہے۔

مہاسبھائی ہندو لیڈران سنگٹھن کے ورکروں کو حکم دیتے تھے کہ مسلمانوں کو جبراً گائے ذبح کرنے سے روکا جائے اور مسلمانوں کو تنگ وپریشان کیا جائے۔

(۲) مسلمانوں کو مسجدیں نہ بنانے دیجائیں، (۳) ان کی اذان میں رکاوٹ ڈالی جائے، (۴) اطمینان سے نماز نہ پڑھنے دیجائے، (۵) اسلامی تہذیب وتمدن کو ملیامیٹ کیا جائے (۶) اسلامی ناموں کی جگہ ہندی نام رکھنے پر مجبور کیا جائے (۷) جب نماز پڑھیں تو ڈھول باجہ

Scanned by CamScanner

بجایا جائے (۸) عام مسجدوں کو مندر بنایا جائے ،اگر آپ حضرات کو تفاصیل درکار ہیں تو ملک فضل حسین کی کتاب "ہندوراج کے منصوبے" دیکھئے جو ۱۹۳۱ء میں شائع ہوئی ہے اس کتاب میں اس زمانہ کے تمام مشہور اخبارات کے حوالے سے سنگھٹن کے لیڈران کے بیانات شامل کئے گئے ہیں۔

سامعین کرام! آرایس ایس کے دوسرے سر سنچالک گولوالکر نے آرایس ایس کے جو نظریات شائع کئے اور آج آرایس ایس جو کام کررہی ہے اس کا جائزہ لیجئے یکسانیت نظر آجائے گی۔

ہندوستان میں یکساں سول کوڈ (CIVILCOURT) نافذ کرنے، مسلمانوں کو ہندودھارے میں شامل کرنے اور مسلمانوں کی مسجدوں کو مندر بنانے والے یہ فرقہ پرست کتنے پرزور انداز میں کہتے ہیں کہ بابری مسجد رام مندر ہے یہاں ہمارے رام جی پیدا ہوئے تھے، متھرا کی جامع مسجد اور عیدگاہ کرشن جی کی جائے ولادت ہے، بنارس کی گیان واپی مسجد مندر کا حصہ ہے اورنگ زیب نے توڑ کر مسجد بنایا تھا ہم ان تینوں کو آزاد کرائیں گے، بدقسمتی سے بابری مسجد کو شہید کردیا گیا، سیاست دانوں، حکمرانوں کے تعصب اور جانبداری نے جنونیوں کو موقع دیا اس کے نتیجے میں جتنا زبردست فساد ہوا آزادی کے بعد سے اتنا بھیانک فساد نہیں ہوا تھا۔

Scanned by CamScanner

برادران اسلام! آج آر ایس ایس اتنی جری ہو گئی ہے کہ ہماری مساجد اور مدارس پر پابندی لگانے کا قانون بنایا جارہا ہے مسلمانوں کو ہراساں کرنے کیلیئے ان کو آئی ایس آئی (I.S.I) کا ایجنٹ (AGENT) کہا جاتا ہے آج حکومت کے ہر شعبہ میں آر ایس ایس (R.S.S.) کا غلبہ ہے پی ایس سی فورس (P.S.C. EORCE) تو صرف مسلمانوں کو ہراساں کرنے ستانے اور قتل کرنے کے لئے بنائی گئی ہے، آر ایس ایس اپنے پنجے ہر جگہ گاڑ چکی ہے۔

معزز سامعین!

آپ ان حالات سے ہراساں نہ ہو کر اس مالک حقیقی کی طرف رجوع کریں اللہ ہمارا سہارا ہے اس نے وعدہ فرمایا ہے کہ تم ہی غالب رہو گے اگر مومن بن کر رہے تاریخ پر نظر ڈالئے کہ کتنے بڑے بڑے خطرات آئے اور کتنے بڑے بڑے فتنے پیدا ہوئے، کیسے کیسے دور آئے مگر اسلام کا کچھ نہ بگڑا اسلئے کہ

نور خدا ہے کفر کی حرکت پر خندہ زن
پھونکوں سے یہ چراغ بجھایا نہ جائے گا

نوجوانانِ ملت! آج زمانہ اور اس کے حالات اور مسلمانوں پر منڈلاتے خطرات آپ سے تقاضہ کرتے ہیں کہ اپنے اندر بلالی شان پیدا کیجئے اور اپنی اذانوں سے اس صنم کدۂ کفر کو لرزادیں، اپنے اندر

فاروقی جذبہ پیدا کیجئے کہ کفر سرنگوں ہو جائے، اپنے اندر صدیقی عزم پیدا کیجئے کہ ارتداد والحاد کی آندھی تھم جائے اپنے اندر حیدری شان پیدا کیجئے کہ قصر باطل منہدم ہو جائے، اپنے اندر حسینی جذبہ پیدا کیجئے کہ سر اطاعت اللہ کے سوا کسی کے سامنے نہ جھک سکے، اپنے اندر ایوبی ولولہ پیدا کیجئے کہ باطل راہ فرار پر مجبور ہو، اپنے اندر محمد بن قاسم کی روح پیدا کیجئے تاکہ ہندوستان میں اسلام زندہ رہ سکے۔

نوجوانان ملت! یہ آرایس ایس کیا ہے وشو ہندو پریشد کیا ہے، بجرنگ دل کیا ہے، شیو سینا کیا ہے یہ سب تمہارے عزم و حوصلہ کے سامنے خس و خاشاک کی طرح اڑ جائیں گے اگر تمہارا ایمان جلال میں آجائے عقابی روح بیدار ہو جائے اور اسلامی حمیت جاگ جائے۔

میرے نوجوان مسلم دوستو!

کتنے افسوس کا مقام ہے کہ باطل تورات دن اسلام کو ختم کرنے کے لئے کوشش کر رہا ہے اور آپ اسلامی تعلیمات سے دور، قرآنی احکام سے غافل دشمنوں کے پھیلائے ہوئے جال میں پھنس چکے ہیں یہ کرکٹ (CRICKET) کے بلے، یہ سنیما کے پردے، یہ ٹی وی (T.V) کے سیریل جانتے ہیں کیوں ہیں محض آپ کو ناکارہ بنانے کے لئے۔ آپ کے ہاتھوں میں وہ طاقت ہونی چاہئے کہ اگر ضرورت پڑی تو یہ باطل کی کلائی توڑ دیں آپ کے اندر وہ جوش و ولولہ ہونا

چاہئے کہ آپ باطل کے پلان اور منصوبے کو ملیامیٹ کردیں اور صاف صاف کہیں کہ اگر ہماری مساجد کی طرف ہمارے مدارس کی طرف ہماری خانقاہوں کی طرف ہمارے پرسنل لا کی طرف کسی باطل پرست نے گرم نگاہ سے دیکھا تو ہم ان آنکھوں کو نکال لیں گے ہم غلامان مصطفیٰ ہیں ہم وہ ہیں جو اپنے اسلاف کی میراث کے امین اور دنیا میں اسلام کی سربلندی کے ذمہ دار ہیں ہم کو باطل کی بیخ کنی کرنے کا حکم ہے ہم کو اذان توحید دینے کا حکم ہے ہم کو امن وسلامتی پھیلانے کا حکم ہے ہم انصاف کے داعی ہیں ہم حق کے متوالے ہیں ہم کسی بھی صورت میں اپنے عقیدہ اور ایمان کو مجروح نہیں ہونے دیں گے ہم باطل کی کسی سازش کو پروان نہیں چڑھنے دیں گے ہم قرآن کے محافظ ہیں ہم قرآنی دستور سے الگ ہونے کو تیار نہیں۔

نوجوانان ملت!

آج وقت آگیا ہے کہ آپ بیدار ہو جائیں اور بدر واحد کی وہ فضا پیدا کریں جو ایمان کو بچا سکے جو فرشتوں کا لشکر اتار سکے جو باطل کو سرنگوں کر سکے۔

فضائے بدر پیدا کر فرشتے تیری نصرت کو
اتر سکتے ہیں گردوں سے قطار اندر قطار اب بھی

وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین

سیاحت اسلام کی نظر میں

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ جَعَلَ لَنَا الارضَ بِسَاطاً لنسلُکَ منهاسُبُلاً فجاجاً والصلوةُوالسلامُ علی سیّد الاَنْبیاءِ والمرسَلِیْنِ محمدٍ وَّ آلِهٖ واصْحابهٖ المَهْدِیین وَمَنْ تَبِعَهُمْ باحسانٍ الی یوم الدین۔

امابعد! فقد قال اللّٰه تعالیٰ: قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِکُمْ سُنَنٌ فَسِیْرُوا فی الاَرَضِ فَانْظُرُوا کَیْفَ کَانَ عَاقِبَةُالمُکَذِّبِیْنَ، هٰذَا بَیانٌ لِلنَّاسِ وَهُدیً وموعِظَةٌ لِّلمُتَّقِیْنَ (آل عمران پ ٤)

برادران ملت وشیدائیان ماہ رسالت!

اللہ رب العزت کا لاکھ لاکھ شکر واحسان ہے کہ اس نے مجھ بے

بضاعت کو کلمۂ خیر کہنے کی سعادت بخشی اور یہ جرأت وہمت دی کہ بزرگان ملت اور شیدائیان ماہ رسالت کے سامنے کھڑے ہو کر دین ومذہب سے متعلق چند باتیں کر سکوں اس توفیق ارزانی پر میں کہوں گا۔

شکر خدائے کن کہ موفق شدی بخیر
زانعام وفضل خویش نہ معطل گذاشت

سامعین کرام!

میں نے عام مروجہ عناوین وموضوعات سے ہٹ کر بالکل جدید موضوع اختیار کیا ہے، شاید وباید کسی نے اس طرف توجہ دی ہو لہذا میں اپنے کو خوش نصیب تصور کرتا ہوں کہ اس بزم ایمانی میں اسلام اور سیاحت کے عنوان سے تقریر کروں اور بتاؤں کہ قرآن پاک نے اپنے خاص بلیغ اسلوب میں "فسیرُوا فی الاَرضِ فانظروا کَیفَ کانَ عاقبۃُ المُکذِّبین" فرما کر زمین میں گھومنے پھرنے اور سیاحت کرنے کی ترغیب کیوں دی ہے؟ اور اس میں کیا حکمت ومصلحت مضمر ہے؟

برادران ملت!

آج کی جدید ترقی یافتہ متمدن رنگارنگ دنیامیں سیاحت ایک اہم مقام رکھتی ہے سیاحت کوایک پیشہ بلکہ ملکی معیشت کو مضبوط کرنے کا ذریعہ مان کر دنیا کے تمام ممالک اپنے یہاں پائے جانیوالے قدرتی

Scanned by CamScanner

مناظر، گذشتہ قوموں کے آثار کو باقی رکھنے پر خاص توجہ دیتے ہیں، دنیا بھر کے سیاحوں کو مائل کرنے اور ان سے زر مبادلہ کمانے کے لئے سیاحتی مراکز قائم کرتے ہیں۔ آثار قدیمہ کو ان کی اصلی حالت پر باقی رکھنے اور گذشتہ تاریخ کو زندہ رکھنے کی کوشش کرتے ہیں، آثار قدیمہ کی تلاش میں کثیر سرمایہ خرچ کیا جاتا ہے قدیم قوموں اور اپنے آباء واجداد کے فنی، تعمیراتی، ثقافتی، بقایاجات کی زبردست حفاظت کی جاتی ہے۔ قدرت کے پیدا کردہ حسین وخوبصورت علاقوں کو سیاحت کے لئے خاص کر دیا جاتا ہے۔

معزز سامعین!

کسی شاعر نے بڑے ہی سادہ انداز میں کہا ہے ؎

سیر کر دنیا کی غافل، زندگانی پھر کہاں
زندگی گر کچھ رہی تو نوجوانی پھر کہاں

سیاحت سے تجربات بھی حاصل ہوتے ہیں، معلومات بھی ہوتے ہیں، مشاہدات بھی ہوتے ہیں، علم بھی بڑھتا ہے، زندگی کے نشیب وفراز سے آگاہی بھی ہوتی ہے، قوموں کے مزاج وطبیعت کا اندازہ بھی لگتا ہے، امتوں کی تہذیب وتمدن، رہن سہن کا علم بھی ہوتا ہے اور لوگوں کی عادات واطوار، ترجیحات ونظریات کا پتہ بھی چلتا ہے پھر گوناگوں شخصیات سے ملاقات، بھانت بھانت کی بولیاں سننے کا

Scanned by CamScanner

خوشگوار تجربہ، اپنی حقیقت کا ادراک، انسانی ترقیات کے مشاہدات، قوموں کے عروج وزوال کے اسباب کا علم حاصل ہوتا ہے، زندگی میں بہت کچھ جاننے، سیکھنے، دیکھنے سننے کا فائدہ بھی ہوتا ہے، قدرت کے اس کارخانہ کی رعنائیوں، رنگینیوں، دلفریبیوں، دل آویزیوں کو دیکھنے کے نادر مواقع ملتے ہیں۔

نوجوانان اسلام!

اسلام نے بھی اپنے ماننے والوں اور قرآن کریم اپنے مخاطبین کو زمین میں سیر وسیاحت کرنے کی ترغیب دی ہے لیکن یہ ترغیب تفریح طبع کے لئے نہیں ہے کہ تم اس دنیا میں گھوم پھر کر اللہ تعالی کی قدرت کاملہ اور عظمت وجلالت کا ادراک کر سکو، اور یہ جان سکو کہ اللہ تعالیٰ نے اس زمین میں انسان کو اپنی بندگی واطاعت کیلئے بسایا اور جس نے اطاعت وعبادت کی راہ چھوڑ کر تمرد وسرکشی کی راہ اختیار کی اس کا انجام بڑا ہی لرزہ خیز اور عبرت انگیز ہوا، ایسی تمام قومیں اپنی طاقت وقوت، دولت وثروت، حکومت وسلطنت، شان وشوکت کے باوجود صرف ایک جھٹکے میں صفحۂ ہستی سے مٹادی گئیں آج ان کی تعمیر کردہ بلند وبالا پر شکوہ عمارتیں کھنڈرات کی شکل میں اپنے بنانے والوں پر زبان حال سے نوحہ کر رہی ہیں، کتنی بڑی بڑی حکومتیں نیست ونابود کردی گئیں آج ان کی داستان تاریخ کے صفحات پر عبرت وموعظت

کاذریعہ بنی ہوئی ہیں، کتنی بڑی بڑی ہستیاں وجود میں آئیں لیکن آج وہ قصہ پارینہ بن چکی ہیں ان کا کوئی نام لیوا نہیں اس لئے کہ انہوں نے اپنے حدود سے تجاوز کیا، اپنی حقیقت کو فراموش کر کے کبر و غرور کا راستہ اختیار کیا اسی کو قرآن کریم نے اپنے بلیغ انداز میں فرمایا ہے۔

وَكَمْ اَهْلَكْنَا قَبْلَهُمْ مِنْ قَرْنٍ هَلْ تُحِسُّ مِنْهُمْ مِنْ اَحَدٍ اَوْ تَسْمَعُ لَهُمْ رِكْزاً۔ ترجمہ:-اور ہم نے ان کے قبل بہت سی گروہوں اور جماعتوں کو ہلاک و برباد کر دیا ہے کیا آپ ان میں سے کسی کو دیکھتے ہیں یا ان کی کوئی آہستہ آواز سنتے ہیں۔

مطلب یہ ہے کہ ان میں سے کسی کا نام و نشاں بھی باقی نہیں رہا جس کو شیخ سعدیؒ نے یوں بیان کیا ہے۔

بس نامور بہ زیر زمین دفن کردہ اند
کز ہستیش بروئے زمین بر نشاں نماند
آں پیر لاشہ راکہ سپردند زیر خاک
خاکش چناں بخورد کزو استخواں نماند
زندہ است نام فرخ نوشیرواں بعدل
گرچہ بسے گذشت کہ نوشیرواں نماند
خیرے کن اے فلاں وغنیمت شمار عمر
زاں پیشتر کہ بانگ بر آید فلاں نماند

پیروان پیغمبران اسلام!

انسان سیاحت اس لئے کرتا ہے کہ تاریخی عمارتوں اور مناظر فطرت، عجائبات قدرت سے لطف اندوز ہو اپنے آباء واجداد کے محیر العقول کارناموں پر فخر کرے، ان کی عظمت وجلالت کی راکھ پر اپنی شان وشوکت کا محل بنائے دوسروں کے سامنے ان کی عظمت کا گن گائے اور اپنے وقار کو بلند کرے کہ "پدرم سلطان بود" لیکن قرآن کہتا ہے کہ ان کھنڈرات کو نگاہ عبرت سے دیکھو اور ان مکانوں سے ان کے مکینوں کی حالت دوراں کے انجام پر غور کرو پھر ان کے انجام سے اپنے انجام کی فکر کرو یہانتک کہ تم دل کی گہرائیوں سے کہہ اٹھو "كُلُّ مَنْ عَلَيْهَا فَانٍ وَّ يَبْقَىٰ وَجْهُ رَبِّكَ ذُو الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ" اس کے بعد تمہارا سر اس دربار عالیشان میں جھک جائے، تمہارے دل میں اس کی عظمت وجلالت بیٹھ جائے، تم کو اس ذات کی قدرت کاملہ کا یقین ہو جائے، اپنی فروتنی وعاجزی کا احساس پیدا ہو جائے اور تم یہ سوچنے پر مجبور ہو جاؤ کہ اگر ہم نے بھی اپنی فطرت سے بغاوت کی اور راہ حق سے منحرف ہو کر ضلالت وبغاوت کی راہ پر چل پڑے تو پھر ہمارا بھی وہی انجام ہو گا جو ان قوموں کا ہوا تب تو یہ سیاحت، قرآنی سیاحت ہے ورنہ تفریح کا سبب تو ہو سکتی ہے علوم وفنون اور تہذیب وتمدن کی جانکاری کا باعث تو بن سکتی ہے، زاد آخرت

Scanned by CamScanner

نہیں بن سکتی، اصلاح نفس کا وسیلہ نہیں بن سکتی، عبرت کا باعث نہیں ہو سکتی، صلاح و تقوی کا ذریعہ نہیں ہو سکتی بلکہ اگر کہا جائے کہ ایسی سیاحت در حقیقت سیاحت نہیں ہے تو صحیح اور درست ہو گا۔

محبان اسلام!

آپ لوگوں میں سے بہتوں نے دہلی اور آگرہ کا سفر کیا ہو گا عام طور پر تہواروں کے مواقع پر خوشیاں منانے کے لئے کسی خوبصورت علاقے کا رخ کیا جاتا ہے، لوگ ٹور (TOUR) پر جاتے ہیں، تاج محل اور لال قلعہ کی سیر کرتے ہیں اس کے حسن و جمال کے قصیدے پڑھتے ہیں، لال قلعہ کی عظمت و شوکت کو دیکھتے ہیں، ایک ادیب اسکی تعریف میں ادب کا شاہکار پیش کرتا ہے ایک شاعر متأثر ہو کر کہتا ہے۔ ؎

ایک شہنشاہ نے بنوا کر حسین تاج محل
ساری دنیا کو محبت کی نشانی دیدی

شاہ جہاں کی لافانی محبت پر رشک کرتا ہے، محبوب کو نادر تحفہ پیش کرنے پر اس کی عظمت کو سلام کرتا ہے لیکن کیا وہ کسی گوشۂ تنہائی میں بیٹھ کر اسکے بنانے والے شہنشاہ کے انجام پر غور بھی کرتا ہے کہ اتنا خوبصورت تاج محل بنا کر اپنی محبت کو زندہ جاوید کر دینے والا بادشاہ آج پیوند خاک ہے، اس کا تاج محل اس کی آخرت کو نہیں سنوار سکتا

Scanned by CamScanner

اس کی لاثانی محبت دنیا کو یاد تو رہے گی لیکن خود اس کی ذات کو روز حساب کچھ نہ دے سکے گی۔ لال قلعہ کی عظمت آئندہ نسلوں کو فخر و ناز کا موقع تو دے گی لیکن ہائے بیچارا بنوانے والا اسکی وجہ سے کچھ فائدہ نہ اٹھا سکے گا اسکا عمل ہی سہارا ہوگا ایسے نہ جانے کتنے آثار حکمرانوں کے جاہ و جلال کے گواہ ہیں لیکن غیروں کے لئے باعث عبرت ہیں۔

معزز سامعین کرام!

یہ ماہ و انجم یہ گل و گزار یہ مناظر فطرت اور عجائبات قدرت یہ آثار قدیمہ اور تاریخ امم سب اللہ کی نشانیاں ہیں عقلمند انسان وہ ہے جو ان سے عبرت حاصل کرے اور ان میں غور و فکر کرے کہ جس ذات نے یہ بزم کائنات سجائی ہے یہ حسین وادیاں بنائی ہیں یہ بلند و بالا پہاڑ نصب کئے ہیں یہ عجائبات سے بھرے سمندر پیدا کئے ہیں یہ چاند تاروں کی کہکشاں سے آسمان کو مزین کیا ہے وہ کتنی عظیم الشان اور قادر مطلق ہے ہمارا حق بندگی گویا یہ ہے کہ ہم اس کی کبریائی کے آگے جھک جائیں اور پکار اٹھیں رَبّنَاَ مَاخَلَقْتَ هذا بَاطلاً سُبْحَانَكَ فَقِنَا عَذابَ النَّارِ۔(آل عمران) اے ہمارے رب آپ نے ان سب کو بیکار نہیں بنایا پس ہم کو عذاب جہنم سے بچائیے۔

برادران ملت بیضاء!

قرآن کریم اپنے مخاطبین کو گذشتہ قوموں کی داستان عبرت

Scanned by CamScanner

سناتا ہے پھران کے آثار کو دیکھنے کی ترغیب دیتا ہے۔ قوم عاد دنیا کی ایک زبردست انتہائی طاقتور قوم تھی اللہ تعالی نے اس قوم کو دولت وثروت سے مالامال کیا تھا حکومت واقتدار سے نوازا تھا، جسمانی ڈیل ڈول میں ممتاز بنایا تھا ایسی کہ آج تک اتنے لمبے تڑنگے طاقتور لوگ نہیں پیدا کئے گئے لہذا حق تو یہ تھا کہ یہ قوم اپنے خالق ومالک کا شکر بجالاتی اسکا احسان مانتی اور اطاعت کی زندگی گذارتی لیکن غرور نے اسکو سرکش بنادیا وہ کفران نعمت میں پڑگئے، شرک کی راہ پر چل پڑے، خدا فراموشی کا شکار ہوگئے، اللہ تعالیٰ نے ہدایت کے لئے حضرت ہود علیہ السلام کو رسول بنا کر اس قوم کے پاس بھیجا مگر نادان قوم طاقت کے نشے میں بدمست اور اقتدار وقوت کے غرور میں مبتلا تھی اس نے خیر خواہ رسول کی تکذیب کی خدا نے اپنا عذاب نازل کر کے اس قوم کو صفحۂ ہستی سے مٹادیا، زبردست طوفانی ہوائیں ان کے بھاری بھرکم جسموں کو فضا میں اڑاتی تھیں اور زمین پر پٹخ دیتی تھیں، خدا کے عذاب کے سامنے ان کی ساری ہیکڑی دھری کی دھری رہ گئی قرآن کریم ان کی حالت کو بیان کرتے ہوئے کہتا ہے۔

وَلَمَّا جَاءَ اَمْرُنَا نَجَّيْنَا هُوداً وَّ الَّذِيْنَ آمَنُوا مَعَهٗ بِرَحْمَةٍ مِّنَّا وَنَجَّيْنَا هُمْ مِنْ عَذَابٍ غَلِيْظٍ وَتِلْكَ عَادٌ جَحَدُوا بِاٰيَاتِ رَبِّهِمْ وَعَصَوا رُسُلَهٗ وَاتَّبَعُوا اَمْرَ كُلِّ جَبَّارٍ عَنِيْدٍ وَّ اتُّبِعُوا

فِیْ هٰذِهِ الدُّنْیَا لَعْنَةً وَّیَوْمَ الْقِیٰمَةِ اَلَاۤ اِنَّ عَادًا كَفَرُوْا رَبَّهُمْ اَلَا بُعْدًا لِّعَادٍ قَوْمِ هُوْدٍ (پ ۱۲ سورہ ھود) ترجمہ:-اور جب ہمارا حکم پہنچا ہم نے ہود کو اور جو ان کے ہمراہ اہل ایمان تھے ان کو اپنی عنایت سے بچالیا اور ان کو ایک بہت ہی سخت عذاب سے بچالیا اور یہ قوم عاد تھی جنہوں نے اپنے رب کی آیات کا انکار کیا اور اس کے رسولوں کا کہنا نہ مانا اور تمام تر ایسے لوگوں کے کہنے پر چلتے رہے جو ظالم ضدی تھے اور اس دنیا میں بھی لعنت ان کے ساتھ ساتھ رہی اور قیامت کے دن بھی خوب سن لو قوم عاد نے اپنے رب کیساتھ کفر کیا خوب سن لو رحمت سے دوری ہوئی عاد کو جو کہ ہود کی قوم تھی۔

برادران اسلام!

قوم عاد کی ہلاکت کے بعد اللہ تعالی نے قوم ثمود کو جاہ و منصب قوت و طاقت اور فن و حکمت سے نوازا قوم ثمود فن تعمیر میں یکتائے زمانہ تھی بڑے بڑے پہاڑوں کو تراش کر خوبصورت محلات بنانے میں بے مثال تھی اس قوم کی فنی صلاحیتوں کا احساس اس وقت ہوتا ہے جب ان کے بنائے ہوئے محلات پر نظر پڑتی ہے نقش و نگار کی دیدہ زیبی فن تعمیر کی باریکی اور انجینیرنگ کے کمالات نظر آتے ہیں ان کے باقی ماندہ کھنڈرات آج بھی علاقہ حجر میں موجود ہیں ۹ھ میں جب محسن انسانیت، سرور دوعالم محمد عربی ﷺ غزوۂ تبوک کے

لئے جارہے تھے تو حجر کے علاقہ میں گزر ہوا تھا آپ ؐ نے صحابہ کرام کو حکم دیا تھا کہ اس جگہ سے تیزی کے ساتھ گذریں کیونکہ یہ معذب جگہ ہے اللہ کا غضب اس جگہ نازل ہوا تھا قوم ثمود بھی اپنے گھمنڈ میں چور دولت و حکومت کے نشہ میں بد مست شرک و کفر میں مبتلا تھی اللہ تعالی نے اس کی ہدایت کے لئے حضرت صالح علیہ السلام کو مبعوث فرمایا تھا قوم ثمود نے اپنے پیغمبر حضرت صالح علیہ السلام سے یہ معجزہ طلب کیا کہ پہاڑ کی چٹان سے دس ماہ کی گابھن اونٹنی نکلے جوان کی سچائی کی ثبوت ہوگی اور ہم ایمان لائیں گے۔ حضرت صالحؑ نے اللہ تعالی سے دعا کی اور معجزہ ظاہر ہوا لیکن یہ بھی حکم ملا کہ اس معجزاتی اونٹنی کو کوئی تکلیف نہ پہنچائے، ورنہ اللہ کا عذاب نازل ہوگا، یہ عجیب و غریب اونٹنی جب پانی پیتی تھی تو کنواں کا سب پانی ختم کر دیتی، لیکن اسکے بدلہ میں اتنا دودھ دیتی کہ پوری قوم سیراب ہو جاتی تھی مگر بد بختوں نے اسکو ہلاک کر کے اللہ کے عذاب کو دعوت دی، قرآن کریم نے قوم ثمود اور اونٹنی کا تذکرہ بہت تفصیل سے بیان کیا ہے ارشاد ربانی ہے۔

والی ثَمُودَ اَخَاهُمْ صَالِحاً قَالَ یَاقوم اُعْبُدُوا اللّٰهَ مالَكُمْ منْ الٰهٍ غيرهٗ قَدْ جَاءَ تكُمْ بينةٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ هٰذهٖ نَاقَةُ اللّٰهِ لَكُمْ آيَةً فَذَرُو هَا تاكُل فى أَرْضِ اللّٰهِ ولا تَمَسُّوهَا بِسُوءٍ فياخُذَكُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ (سورہ اعراف پ: ۸)

ترجمہ:-اور ہم نے ثمود کی طرف ان کے بھائی صالح کو بھیجا انہوں نے فرمایااے میری قوم تم اللہ کی عبادت کرواس کے سوا کوئی تمہارا معبود نہیں تمہارے پاس تمہارے پروردگار کی طرف سے ایک واضح دلیل آچکی ہے یہ اونٹنی ہے اللہ کی جو تمہارے لئے دلیل ہے پس اسکو چھوڑدو کہ اللہ کی زمین میں کھاتی پھرا کرے اور اسکو برائی کے ساتھ ہاتھ بھی مت لگانا کبھی تم کو دردناک عذاب آپکڑے گا۔

اس کے بعد کی آیتوں میں قوم ثمود کی فنی صلاحیتوں اور سنگ تراشی میں ان کی مہارت کو بیان کرتے ہوئے قرآن کہتا ہے۔

وَاذْكُرُوا اِذْ جَعَلَكُمْ خُلَفاءَ مِنْ بَعدِ عَادٍ وَّ بَوَّاكُمْ فِی الارضِ تَتَّخِذُون مِنْ سُهُولِهَا قُصُوراً وَّ تَنْحِتُوْنَ الْجِبَالَ بُيُوتاً فاذْكُرُوا اٰلاءَ اللّٰهِ وَلا تَعْثَوْا فِی الاَرْضِ مُفْسِدِيْن (سوره اعراف پ:۸) ترجمہ:-اور تم یہ حالت یاد کرو کہ اللہ تعالی نے تم کو عاد کے بعد آباد کیااور تم کو زمین پر رہنے کا ٹھکانہ دیا کہ نرم زمین پر محل بناتے ہو اور پہاڑوں کو تراش تراش کرانہیں گھر بناتے ہو پس تم خداتعالی کی نعمتوں کو یاد کرواور زمین پر فساد مت پھیلاؤ۔

یہ قوم بھی اپنی سرکشی کے باعث صفحۂ ہستی سے حرف غلط کی طرح مٹادی گئی، لیکن اسکے کھنڈرات نشان عبرت کے طور پر محفوظ رکھے گئے ہیں، تاکہ نسلیں ان کو دیکھ کر عبرت حاصل کریں۔ قرآن کہتا ہے۔

Scanned by CamScanner

وَاِنْ يُّكَذِّ بُوْكَ فَقَدْ كَذَّبَتْ قَبْلَهُمْ قَوْم نُوْحٍ وعادٍ وَّثَمُوْدٍ وَقَوْمُ ابراهيم وقومُ لُوطٍ واصحاب مدْيَنَ وَكُذِّبَ مُوْسىٰ فَاَمْلَيْتُ لِلْكَافِرِيْنَ ثُم اَخَذْ تُهُمْ فَكَيْفَ كَانَ نكير، فكاَيِّنِ مِّن قَرْيَةٍ اَهْلَكْناهاَ وهِىَ ظالِمَةٌ فهِى خاوِيَةٌ على عُرُوْشِهاَ وبئرٍ مُّعَطَّلَةٍ وقصرٍ مشيدٍ افلم يَسِيْرُوا فى الارضِ فتكُونَ لَهُمْ قُلوبٌ يَّعْقِلُوْنَ بِهَا اَوْ اٰذانٌ يَسْمَعُوْنَ بِهاَ فانَّهَا لاتَعْمى الاَبْصارُ ولٰكِنْ تَعمى القُلُوبُ التى فى الصُّدُور (سوره حج پ :۱۷)

ترجمہ:-اور یہ لوگ اگر آپ کی تکذیب کرتے ہوں تو ان لوگوں سے پہلے قوم نوح اور عاد اور ثمود اور قوم ابراہیم اور قوم لوط اور اہل مدین بھی تکذیب کر چکے ہیں اور موسی کو بھی کاذب قرار دیا گیا پس میں نے کافروں کو مہلت دی اور پھر میں نے ان کو پکڑ لیا سو میرا عذاب کیسا ہوا غرض کتنی بستیاں ہیں جنکو ہم نے ہلاک کیا جن کی یہ حالت تھی کہ وہ نافرمانی کرتی تھیں سو وہ چھتوں پر گری پڑی ہیں اور بہت سے بیکار کنویں اور بہت سے قلعی چونے کے محل سو کیا یہ لوگ ملک میں چلے پھرے نہیں جس سے انکے کان ایسے ہو جاویں کہ اس سے سمجھنے لگیں یا ان کے کان ایسے ہو جاویں جس سے سننے لگیں بات یہ ہے کہ آنکھیں اندھی نہیں ہو جایا کرتیں بلکہ دل جو سینوں

میں ہیں وہ اندھے ہو جایا کرتے ہیں۔

جس طرح قرآن نے قوم ثمود کے حالات کو عبرت کے طور پر بیان کیا ہے اسی طرح قوم شعیب و قوم لوط کے واقعات کو بھی تفصیل سے بیان کیا ہے۔

اَفَلَمْ یَهْدِ لَهُمْ كَم اَهْلَكْنا قبلَهُمْ مِنَ القُرُونِ یَمْشُونَ فی مساكِنِهِمْ انّ فِي ذَالِكَ لآیاتٍ لأُولی النهیٰ۔ (سورہ طٰہٰ پ:۱۶)

ترجمہ:۔ کیا ان لوگوں کو اس سے بھی ہدایت نہیں ہوئی کہ ہم ان سے پہلے بہت سے گروہوں کو ہلاک کر چکے ہیں کہ ان کے رہنے کے مقامات میں یہ لوگ بھی چلتے ہیں۔ اس میں تو اہل فہم کے لئے دلائل موجود ہیں۔

قرآن نے بتایا ہے کہ تم تو ان بستیوں سے اپنے سفر شام میں گزرتے ہو کیا تم نے کبھی ان سے عبرت حاصل کی ہے، ہم نے تم کو زمین میں گھومنے پھرنے کے لئے اسلئے کہا ہے کہ تم ان مجرمین کے انجام سے عبرت پکڑو اور عناد و تمرد کی روش ترک کر کے ہمارے رسول پر ایمان لاؤ شرک وضلالت سے نکل کر رشد و ہدایت اختیار کرو ورنہ جان لو کہ جب ہم نے فرعون وہامان کو ان کے اقتدار و حکومت اور جاہ و جلال کے باوجود غرق دریا کر دیا اور قوم عاد اور قوم ثمود کو نیست و نابود کر دیا قوم لوط اور اصحاب ایکہ کو تہہ و بالا کر دیا

تمہارا انجام بھی ایسا ہی ہوگا، اسی طرح سے ہلاک و برباد کر دیئے جاؤ گے تم بھی پیوند خاک اور نمونۂ عبرت بنا دیئے جاؤ گے۔

مٹے ناميوں کے نشاں کیسے کیسے
زمیں کھا گئی آسماں کیسے کیسے

ذرا قرآن کریم کا تہدیدی انداز دیکھئے۔

لَعُمرُكَ اِنَّهُمْ لَفِیْ سَكْرَ تِهِمْ يَعْمَهُونَ فَاَخَذَتْهُمُ الصَّيْحَةُ مُشْرِقِيْنَ فَجَعَلْنَاعَالِيَهَاَ سَافِلَهَاَ وامَطَرْنَاَ علَيْهِمْ حجارةً من سجّيلٍ انَّ فى ذالك لآياتٍ لّلْمُتَوَ سِّمِيْنَ وانها لَبِسَبِيْلٍ مقيم ان فى ذالك لاية للؤمنين وَاِنْ كَانَ أصحابُ الايْكَةِ لظٰلِمِيْنَ فَانْتَقَمْنَاَ مِنْهُمْ وَاِنَّهُمَا لبإمامٍ مبِيْن (حجر پ: ١٤)

ترجمہ:- آپ کی جان کی قسم وہ اپنی مستی میں مدہوش تھے۔ پس سورج نکلتے نکلتے ان کو آواز سخت نے آدبایا۔ پھر ہم نے اُن بستیوں کا اوپر کا تختہ تو نیچے کر دیا۔ اور ان لوگوں پر کنکر کے پتھر برسانا شروع کئے۔ اس واقعہ میں کئی نشانیاں ہیں اہل بصیرت کیلئے۔ اور یہ بستیاں ایک آباد سڑک پر ملتی ہیں اُن بستیوں میں اہل ایمان کیلئے بڑی عبرت ہے اور بن والے بڑے ظالم تھے۔ سو ہم نے ان سے بدلہ لیا اور دونوں بستیاں صاف سڑک پر ہیں۔

اور گذشتہ قوموں کی ہلاکت و بربادی کو سورۂ یوسف میں بیان

کرتے ہوئے ارشاد فرمایا:

وَمَا أَرْسَلْنَامِن قَبلكَ إلاَّ رِجالاً نُوحِی اِلَيْهِمْ مِنْ أهل القُرىٰ افلم يَسِيرُوا فی الأرضِ فَيَنْظُروا كيف كانَ عاقِبة الذين مِن قبلهم وَلَدَارُالآخِرَةِ خيرٌ لِلَّذِيْنَ اتَّقَوْا اَفَلاتَعقِلُون (سوره يوسف:١٣)

ترجمہ:-اور ہم نے آپ سے پہلے مختلف بستی والوں میں سے جتنے بھیجے سب آدمی ہی تھے جن کے پاس ہم وحی بھیجتے تھے تو کیا یہ لوگ ملک میں چلے پھرے نہیں کہ دیکھ لیتے کہ ان لوگوں کا کیسا انجام ہوا جو ان سے پہلے ہو گذرے ہیں اور البتہ عالم آخرت ان لوگوں کیلئے نہایت بہبودی کی چیز ہے جو احتیاط رکھتے ہیں سو کیا تم اتنا بھی نہیں سمجھتے۔

اور سورہ انعام میں ارشاد ربانی ہے۔

وَلَقَدِ اسْتُهزِئَ بِرُسُل من قبلك فَحَاقَ بالَّذِيْنَ سَخِرُوْا مِنهُم ماكانُوا بهٖ يَستَهزِؤنَ قُل سيرُوا فی الأرضِ ثم انظُرُوا كيفَ كَانَ عاقِبَةُ المُكذِّبِين۔(سوره انعام پ۷)

ترجمہ:-اور واقعی آپ سے پہلے جو پیغمبر ہوئے ہیں ان کے ساتھ استہزاء کیا گیا ہے پھر جن لوگوں نے اُن سے تمسخر کیا تھا ان کو اس عذاب نے آگھیرا جس کا تمسخر اڑاتے تھے، آپ فرمادیجئے کہ ذرا زمین میں چلو پھرو، پھر دیکھ لو کہ تکذیب کرنے والوں کا کیا انجام ہوا۔

نوجوانانِ ملت اسلامیہ!

یہ ہے قرآنی سیاحت کی غرض وغایت، یہ ہے ایمانی سیاحت کا مقصود و مطلوب اگر سیاحت میں ہم نے عبرت و موعظت کے پہلو کو نظرانداز کردیا تو پھران کھنڈرات اور آثار قدیمہ کو باقی رکھنے سے کوئی فائدہ نہیں نہ ان کو دیکھنے سے ہمارا کوئی فائدہ ہے آج لاکھوں سیاح مصر جاتے ہیں فراعنہ کے اہرام دیکھنے کے لئے، ہندوسان آتے ہیں تاج محل اور قطب مینار دیکھے کے لئے، دنیا جہاں کی سیر کرتے ہیں، سوئزرلینڈ اور یورپ کے دوسرے ممالک کا سفر کرتے ہیں گزشتہ ہلاک کردہ قوم کے آثار کی کھوج ہوتی ہے ان کی تہذیب کو زندہ کرنے اور ان پر فخر کرنے کے لئے کام کیا جاتا ہے، آہ! انسان نے ان قوموں سے عبرت حاصل کرنے کے بجائے ان کو سیر و تفریح کا ذریعہ بنالیا ہے قوم لوط کی ہلاکت سے جو بحر میت وجود میں آیا تھا اس کو تفریح گاہ بناکر معاش کا ذریعہ بنالیا گیا کتنے عبرت کی بات ہے، کتنے غور و فکر کا مقام ہے کہ یہ مقامات چیخ چیخ کر کہہ رہے ہیں۔

اے غافل انسان! یہاں تفریح نہیں یہاں عبرت کا سامان ہے تم ہم کو دیکھو اور اپنی آخرت بناؤ نافرمانی کی زندگی سے باز آجاؤ کہ کہیں کل آنے والے لوگ تم کو تفریح کا ذریعہ نہ بنالیں ابھی وقت ہے اس زندگی کو غنیمت جان کر جو کچھ کرنا ہے کرلو ورنہ تمہارے بارے

میں بھی کہنا پڑے گا۔

مٹے نامیوں کے نشاں کیسے کیسے
زمیں کھا گئی آسماں کیسے کیسے

وآخردعوانا ان الحمد للہ رب العالمین

Scanned by CamScanner

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مسلمانوں کی زبوں حالی اور اسکا سبب

الحمد لله رب العلمين والصلوة والسلام على سيد الأنبياء والمرسلين محمد وآله واصحابه اجمعين وبعد فقد قال الله تعالى ان الدين عند الله الاسلام۔

آ تجھکو بتاتا ہوں تقدیر امم کیا ہے
شمشیر و سناں اول طاؤس ورباب آخر

سامعین کرام!

اسلام خداوند قدوس کا آخری پسندیدہ مذہب ہے جسکو رضاو قبولیت سے نوازا ہے اور کامل واکمل بناکر گذشتہ تمام ادیان کو منسوخ قرار دیا ہے جیسا کہ ارشاد باری ہے، اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ وَرَضِيْتُ لَكُمُ الْاسْلَامَ دِيْنا

(پ:٦) آج کے دن ہم نے تمہارے لئے تمہارے دین کو کامل کر دیا اور تم پر اپنی نعمت کو پورا کر دیا اور تمہارے لئے دین اسلام کو پسند کیا۔

متبعین اسلام!

اس دین کامل نے اپنے متبعین سے نہ صرف اخروی زندگی کی نجات و فلاح کا وعدہ فرمایا ہے بلکہ دنیا میں بھی علو شان و سر بلندی کا وعدہ فرمایا ہے کہ اگر تم نے ایمان کے مقتضیات پر عمل کیا اور کمال ایمان کا ثبوت دیا تو پھر انجام کار تم کو کامیابی و کامرانی حاصل ہوگی۔

فرمان خداوندی ہے۔ولا تهنوا ولا تحزنوا وانتم الا علون ان کنتم مؤ منین (پ:٤) تم ست نہ پڑو اور نہ غمگین ہو اور تم ہی سربلند رہوگے اگر تم مومن رہے

عاشقان شمع رسالت!   اس آیت کا نزول ایک مایوس کن ماحول میں ہوا تھا، غزوۂ احد کی ہزیمت سے مسلمانوں پر زبردست اثر مرتب ہوا تھا، وہ خوف و ہراس کے شکار تھے، رسول اعظم ﷺ کے حکم کی اجتہادی خلاف ورزی کا غم بھی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی اطاعت شعار جماعت کو لاحق تھا، اور اسلام کے یہ مخلص مجاہدین سست رفتار نہ ہو جائیں جس کے نتیجہ میں کاروان ایمان و عزیمت کی تیز رفتاری متاثر ہو جائے اور باطل کو سر ابھارنے کا موقع مل جائے۔ جس کی سرکوبی اور بیخ کنی اسلام کا مقصد اولین ہے۔

Scanned by CamScanner

شیدائیانِ ماہِ رسالت!

لہٰذا اللہ رب العزت نے مسلمانوں کو یہ بشارت سنائی کہ ایمان میں وہ طاقت و قوت اور استعداد و صلاحیت ہے کہ وہ سربلندی و سرفرازی اور کامیابی و کامرانی سے ہمکنار کرتا ہے، اور یہ اثر آفرینی وقتی نہیں بلکہ دائمی ہے، اس لئے اگر تم ایمان سے متصف رہے اور اسکے تمام تقاضوں پر اخلاص نیت سے عمل پیرا رہے، تو بہر صورت سربلندی تمہیں کو نصیب ہوگی اور یہ عارضی شکست تمہارے ایمان میں اس نقص کی وجہ سے ہے جو رسول اللہ ﷺ کے حکم پر اپنی رائے کو ترجیح دینے سے پیدا ہوا تھا، سو ہم نے اس کو معاف کردیا اس لئے اسکا خمیازہ تم نے بھگت لیا۔

کی محمد سے وفا تو نے تو ہم تیرے ہیں
یہ جہاں چیز ہے کیا لوح و قلم تیرے ہیں

برادرانِ ملت اسلامیہ!

پوری اسلامی تاریخ شاہد ہے کہ ابتلاء و آزمائش اور مصائب و آلام کے شدید ترین مراحل سے گذرنے والے صحابہ کرامؓ پر اللہ تعالیٰ نے فتح و نصرت کے دروازے کھول دیئے تھے، دولت و ثروت کی فراوانی سے نوازا اور عظمت و شوکت کی بلندیوں پر پہنچایا، حکومت و اقتدار سے سرفراز کیا جبکہ ان کا قبل از اسلام کا زمانہ عسرت و تنگدستی،

Scanned by CamScanner

ذلت و پستی، وحشت و درندگی، زبوں حالی و درماندگی سے معنون تھا۔

باحمیت مسلمانو!

قرون اولی کے مسلمانوں کی ایمانی حمیت، ایمانی طاقت اور ایمانی ولولہ نے بہت سے محیر العقول کارنامے دکھائے، اسی طاقت نے ان کو دشمنان اسلام پر ان کی طاقت و کثرت سے بے رعب ہو کر حملہ کرنا سکھایا، اسی طاقت نے ان مجاہدین حق کو بحر ظلمات میں گھوڑے دوڑانے کی جرأت وہمت پیدا کی اور صحرائے افریقہ کی ہلاکت خیز وسعتوں کو عبور کرنے کا حوصلہ بخشا اور اسی طاقت نے طارق بن زیاد کے فوجیوں کو اندلس کے ساحل پر اپنی کشتیوں کو نذر آتش کر کے واپسی کے ذرائع کو ختم کرنے کی ہمت عطا کی، اور معتزلہ کے پیدا کردہ فتنۂ خلق قرآن کے رد میں حکومت وقت سے ٹکر لینے کی جسارت پیدا کی اور صلاح الدین ایوبی کو صلیبیوں سے ٹکرانے اور بیت المقدس کو آزاد کرانے کا ولولہ پیدا کیا۔

معزز سامعین کرام!

وانتم الاعلون کا وعدہ جانفزا اور بشارت عظمیٰ صرف عہد رسول کے لئے مخصوص نہیں بلکہ اس خطاب میں قیامت تک کے مسلمان شامل ہیں، جس دور کے مسلمانوں میں بھی ان کنتم مؤمنین کی شرط اپنے تمام تر جمال و کمال کے ساتھ پائی جائے گی، سر

بلندی ان کا مقدر ہو گی، عصر حاضر کے مسلمان بھی اس میں داخل ہیں، ہم بھی ایمان کی نعمت سے بہرہ یاب ہیں، پھر کیا وجہ ہے کہ آج جب کہ ہم کثرت تعداد بھی رکھتے ہیں، کثرت اموال بھی ہے، وسائل زندگی کی فراوانی بھی ہے، وہ عظمت شان اور رفعت مقام حاصل نہیں، جو پہلی صدیوں کے مسلمانوں کو نصیب و میسر تھی، حالانکہ "کلمہ لااله الا الله محمد رسول الله" بھی وہی ہے جو عہد رسول ﷺ میں تھا، قرآن بھی وہی ہے، جو رسول اللہ ﷺ پر نازل ہوا، اسلام بھی وہی ہے جو پہلے تھا، اور شریعت بھی وہی ہے جو مشروع ہوئی، پھر وانتم الاعلون کا مصداق عصر حاضر کے ہم مسلمانان عالم کیوں کر نہیں بن سکے، اگر یہ کہا جائے کہ ہم کو دور حاضر کے ذہین ترین بلکہ عیار ترین دشمنوں کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے، جو اسلام اور مسلمانوں کی خلاف جدید وسائل استعمال کر رہے ہیں، منظم سازش تیار کر رہے ہیں، اور منصوبہ بند طریقوں سے اسلام کے خلاف مہم چلا رہے ہیں، اسلام کی پیش رفت کو روکنے کی لئے تمام ذرائع بروئے کار لا رہے ہیں، اور مسلمانوں کے درمیان افتراق و انتشار پیدا کرنے میں مہارت تامہ رکھتے ہیں، اس کے علاوہ یہ سائنسی ترقیات کا زمانہ ہے، کسی کے خلاف لوگوں کی ذہن سازی میں جدید وسائل و ذرائع ابلاغ اہم رول ادا کرتے ہیں، اور جھوٹ کو سچ اور سچ کو

Scanned by CamScanner

جھوٹ ثابت کردیتے ہیں، اور یہ تمام ذرائع مغربی طاقتوں کے پاس موجود ہیں، پریس (PPESS) میڈیا (MEDIA) ٹی، وی (T,V) انٹر نیٹ (INTERNET) اخبارات، مجلّات، رسائل، جرائد سب مسلمانوں کے خلاف استعمال کئے جارہے ہیں، ان حالات میں مسلمان کیسے ترقی کرسکتے ہیں، کیوں کر کامیاب ہو سکتے ہیں جہاں کہیں اسلامی لہر چلتی ہے، دینی بیداری آتی ہے، وہاں اسلام دشمن طاقتیں اپنی تمام قوت صرف کردیتی ہیں، افغانستان میں دس سالہ جہاد کے بعد مجاہدین کامیاب ہوئے ہی تھے کہ دشمنوں نے ان کو آپس میں لڑادیا، بوسینیا میں مسلمانوں نے اپنے حقوق کا مطالبہ کیا تھا کہ ان پر مغرب کا عتاب نازل ہو گیا، اور لاکھوں مسلمان شہید کردیئے گئے، کوسوو میں مسلمانوں نے الگ ریاست کا مطالبہ کیا تو سربیائی و یوگوسلاویا وی درندے ٹوٹ پڑے، ترکی میں اسلامی لہر پیدا ہوئی تو مغرب پرست ترک فوج نے اس کو دبادیا، الجزائر میں اسلام پسندوں کو اکثریت ملی تو وہاں اسلام مخالف فوج اقتدار پر قابض ہو گئی، عراق نے ایٹمی (ATOMIC) قوت پیدا کرلی تو امریکہ نے اس کی کمر توڑ دی، پاکستان میں اسلامی نظام کی بات چلی تو وہاں کے سیاست دانوں کو مخالفت میں کھڑا کردیا گیا، ایسے حالات میں مسلمانوں کا کیا جرم ہو سکتا ہے کہ وہ وانتم الاعلــون کی تفسیر نہ بن سکے۔

Scanned by CamScanner

حضرات گرامی!

ان تمام حقائق کا انکار کسی کو نہیں، یہ حالات نئے نہیں، اس وقت جب کہ ایمان کا نعرہ بلند ہوا تھا اور آغوش اسلام میں پناہ لینے والے معدودے چند تھے، نہ قوت تھی نہ حکومت، نہ دولت تھی نہ افراد، اور ان کے مقابلہ میں لاکھوں دشمن تھے، اس دور کے اعتبار سے انتہائی طاقتور، انتہائی منظّم مشرکین ہوں کہ یہود مدینہ، منافقین ہوں یا مرتدین، مدعیان نبوت ہوں کہ رضارائے روم، فارس کے مجوسی ہوں کہ سندھ کے ہنود، ہر ایک نے منظّم سازش کی، میدان کارزار کو فوجوں سے بھر دیا، منافقین نے اندرونی طور پر اسلام کو نیست و نابود کرنے میں کوئی کسر نہ چھوڑی، فتنہ پردازی، افواہ بازی، وعدہ خلافی، میدان جنگ سے باغیانہ واپسی مسلمانوں کو آپس میں لڑانے کی سازش رسول اللہ ﷺ کو قتل کرنے کا خفیہ منصوبہ اور مرتدین کے ارتداد کی لہر یہودیوں کی مکاری و دغابازی، مجوسیوں کی یلغار، سب کچھ کیا گیا مگر پھر بھی مسلمانوں کو غلبہ ملتا گیا، اسلام کا دائرہ پھیلتا گیا، کاروان ایمان آگے بڑھتا رہا، مجاہدین اسلام فتوحات کے پرچم لہراتے آگے قدم بڑھاتے گئے روم وفارس کہ سرحدیں سمٹتی گئیں، جزیرہ نمائے عرب مشرکین و کفار سے پاک ہوتا گیا، منافقین بے آبرو ہوتے گئے۔ اور عہد صحابہؓ کے بعد قرون وسطیٰ میں بھی تاتاریوں یلغار کے سامنے آج

کی سازشیں ہیچ نظر آتی ہیں، صلیبیوں کے حملہ کے مقابلہ میں امریکہ ویورپ(EUROPE) کے حملے ہلکے دکھائی دیتے ہیں، اس کے باوجود سربلندی، سرفرازی، مسلمانوں کو ملی، اسلامی شان وشوکت کا پرچم لہرایا، ایمانی عظمت کا ترانہ گایا گیا، قرآنی قوانین کا نفاذ ہوا، اسلامی حکومتوں کا قیام ہوا، ملی اتحاد کی بہار آئی، دینی وقار کی داستان رقم ہوئی، عدل وانصاف اور اخوت ومساوات کا خوشگوار عہد شروع ہوا، فتوحات اسلامیہ کا غلغلہ ہوا، علوم وفنوں کی ترقیات کا اعتراف کیا گیا، اسلامی نظام کو دنیا نے فراخدلی سے سراہا، یہ سب کیوں کر ہوا؟ تو سنئے ۔

وہ معزز تھے زمانے میں مسلماں ہوکر
اور تم خوار ہوئے تارک قرآں ہوکر

دانشوران قوم وملت!

حقیقت یہ ہے کہ آج کے مسلمانوں میں اور قرون اولیٰ کے مسلمانوں میں بنیادی فرق یہ ہے کہ وہ حقیقت ایمان سے متصف تھے اور ہم اسم ایمان سے موسوم ہیں، وہ مؤمنین کاملین تھے اور ہم مؤمنین ناقصین ہیں ایمان کا دعوی تو ہے مگر ایمان کی روح نہیں، ورنہ وانتم الاعلون ان کنتم مؤمنین کا خدائی فرمان آج بھی اپنی پوری توانائی اور تاثیر کے ساتھ موجود ہے، اسلام دشمن عناصر کی ریشہ دوانیوں اور سازشوں کی اثرات بد سے انکار نہیں کیا جاسکتا اور ان سے

غافل رہنا بھی اسلامی تعلیمات کی رو سے درست نہیں لیکن مسلمانوں کی بد حالی، بے وقعتی اور ہر میدان میں ناکامی، خاص کر دشمنوں کے مقابلہ میں ان کی ہر محاذ پر شکست اور مغلوبیت کا بنیادی سبب ہماری ایمانی کمزوری ہے، اگر ایمان میں کمزوری نہ آتی تو مسلمانوں میں وہ تمام برائیاں ہرگز نہیں آسکتی تھیں، جن کا تصور بھی اسلام کے ماننے والوں سے نہیں ہوتا، جیسے نماز جیسی اہم عبادت کو چھوڑنا، روزہ سے انحراف، زکوۃ سے عملی انکار، جھوٹ بولنا، بد عہدی کرنا، فحش کاری میں مبتلا ہونا، فسق و فجور میں پڑنا، مغربی تہذیب کو اختیار کرنے میں اسلامی ثقافت کو ترک کر دینا، قرآنی دستور سے بغاوت کر کے مغربی قانون کو اختیار کرنا، شراب جوا، سود جیسی حرام چیزوں میں مبتلا ہونا، عورتوں کی بے پردگی کی حمایت کرنا، سنیما، ناچ، تھیٹر (THEATER)، ٹی، وی (T,V)، اور وی سی آر (V.C.R)، جیسی لعنتوں کو تمدن کے نام پر قبول کر لینا، خلاصہ کلام یہ ہے کہ وہ تمام گفتہ اور ناگفتہ بہ خرابیاں، برائیاں، رسومات، بدعات، خرافات، آج مسلمانوں کے اندر گھس آئی ہیں جن کو حرام، گناہ کبیرہ اور معاصی شمار کیا گیا ہے، اور جب اس پاکیزہ جماعت کو جس کے ایمان کو معیار اور جسکے تقویٰ کو سند کا درجہ دیا گیا ہے، اور قرآن نے جن کو رضی اللہ عنہم و رضوا عنہ سے نوازا، اس جماعت کی معمولی سی لغزش پر کہ اطاعت رسول سے رخ پھیر کر اپنی

رائے پر عمل پیرا ہو گئے تھے اور وہ بھی سب نہیں، بس ایک مختصر تعداد، لیکن نتیجہ میں پوری قوم کو شکست سے دوچار کر دیا گیا تھا، کیا حال ہو گا ان مسلمانوں کا جن کی اکثریت اسلام اور حقیقت سے عملاً برگشتہ ہے، اطاعت رسول سے دور، مغرب کی نقالی میں گرفتار عمل سے بیگانہ اور محض قول پر نازاں ہے، دعوائے ایمان تو ہے مگر حقیقت ایمان سے دل خالی ہے بقول علامہ اقبال ؎

رہ گئی رسم اذاں روح بلالی نہ رہی
فلسفہ رہ گیا تلقین غزالی نہ رہی

کی مصداق امت مسلمہ کیونکر وانتم الاعلون کی مصداق بن سکتی ہے

حضرات گرامی!

ضرورت اس بات کی ہے کہ مسلمانان عالم اپنی حالت کو بدلیں، اپنا محاسبہ کریں، اپنا جرم دوسروں پر تھوپنے کے بجائے اعتراف جرم و گناہ کر کے بارگاہ رب العلمین میں استغفار و توبہ کریں، اپنے اعمال میں درستگی پیدا کریں، ایمان میں صلابت اور اخلاق میں حلاوت اور کردار میں صداقت پیدا کریں۔

پھر "وانتم الاعلون" کی اثر آفرینی کا عملی مشاہدہ کریں، ورنہ حالات بگڑتے ہی جائیں گے، قرآن ہم سے کہتا ہے کہ وہ قوت کب آئے گی جب مسلمانوں کے دل اللہ کے ذکر کے لئے لرزاں

Scanned by CamScanner

وترساں ہوں گے۔

وقت پکار رہا ہے اور مسلمانوں کا یہ حال ہے کہ تمناؤں کی دنیا میں زندگی بسر کر رہے ہیں، اور نصرت خداوندی کا انتظار کر رہے ہیں، کیامدد ایسے ہی آجائے گی؟

فضائے بدر پیدا کر فرشتے تیری نصرت کو
اتر سکتے ہیں گردوں سے قطار اندر قطار اب بھی

وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین

Scanned by CamScanner

پاسباں مل گئے کعبہ کو صنم خانے سے

الحمد للّٰہ رب العلمین والصلوۃ والسلام علی محمد خاتم النبین وعلی آلہ واصحابہ اجمعین الی یوم الدین وبعد فقد قال اللّٰہ عزوجل: یَاَیُّھَا الَّذِیْنَ آمَنُوامَنْ یَرْتَدَّ منکم عَنْ دِیْنِہٖ فَسَوْفَ یَاتِیْ اللّٰہُ بِقَومٍ یُحِبُّھِمْ وَیُحِبُّونَہٗ اذِلَۃٍ عَلیٰ المؤمنین اَعزَّۃٍ عَلیٰ الکٰفِرِیْنَ یُجاھِدُوْنَ فی سَبِیْلِ اللّٰہِ وَلاَ یَخافُوْنَ لَومَۃَ لائِمٍ ذالک فضْلُ اللّٰہِ یُوتِیہِ مَنْ یَشاءُ واللّٰہ واسعٌ علیمٌ (سورہ مائدہ)

سامعین کرام!

یورپ وامریکہ کی اسلام دشمنی کسی بھی صاحب بصیرت انسان سے پوشیدہ نہیں ہے دنیا کو گہوارۂ امن بنانے کا دعویٰ کرنے والے یورپین وامریکی ممالک اپنی تمام تر سائنسی واقتصادی اوردفاعی ترقیات کے باوجود اسلام کا خوف اپنے دلوں سے نہ نکال سکے اسلام کو

Scanned by CamScanner

انہوں نے ہمیشہ اپنے عالمی اقتدار کی ہوس کے لئے خطرہ مانا ان کو خوب اچھی طرح علم واحساس ہے کہ کسی بھی مسلم ملک میں دیندار مسلمان کا عروج وغلبہ امریکہ ویورپ کے جمے قدموں کو اکھاڑ سکتا ہے اس لئے کہ گذشتہ صدیوں میں ان کا یہ تلخ تجربہ اور حوصلہ شکن مشاہدہ رہا ہے کہ عالمی تسلط واقتدار کی ان کی خواہش کو مسلمان نے کس بری طرح سے کچل دیا اب جبکہ صدیوں بعد مسلمانوں کے دینی وعملی زوال وانحطاط اور اسلامی اتحاد واتفاق کے فقدان کے سبب ان ممالک کو ہر میدان میں عالمی غلبہ ہوا ہے وہ کسی بھی صورت میں یہ گوارہ نہیں کریں گے کہ ان کے بین الاقوامی اقتدار کا شیش محل مسلمانوں کی سنگ صفت سیاسی واقتصادی، حکومتی ودفاعی بالادستی سے چکنا چور ہو جائے۔

حضرات گرامی!

اسلام دشمنی تو ان ممالک کی طبیعت وفطرت کا ایک حصہ رہی ہے صلیبی جنگوں کی زبردست ناکامی نے ان کو یہ سوچنے پر مجبور کردیا تھا کہ جب تک مسلمانوں میں ایمانی صلابت اور دینی حمیت باقی رہے گی اور مسلمان اتحاد واتفاق کی لڑی میں منظّم رہیں گے نہ ان کو میدان جنگ میں شکست دیجا سکتی ہے اور نہ ہی ان پر غلبہ حاصل کیا جاسکتا ہے لہذا اب معرکہ آرائیوں کے بجائے ذہنی جنگ لڑی

جائے، مسلمانوں میں نسلی و قومی اور خاندانی امتیاز و تفاوت کا زہر پھیلا کر پہلے ان کے دینی و ملی اتحاد کو پارہ پارہ کیا جائے پھر ان کو بے عملی و بے راہ روی میں مبتلا کر کے ان کو ناکارہ بنایا جائے اس گھناؤنے مقصد کی تکمیل کے لئے ایک طویل مدتی منصوبہ مرتب کیا گیا اور زبر دست سرمایہ فراہم کیا گیا پھر عثمانی ترکی خلافت کے زوال اور مسلمانوں کو علاقائیت و وطنیت کے نام پر تقسیم کرنے کا کام شروع ہوا اور خود مسلمانوں میں سے ایسے افراد تیار کئے گئے جو ان ممالک کی سازش کو عملی جامہ پہنانے میں سرگرم عمل ہو گئے۔

برادران ملت!

آیئے میں آپ کو تاریخ کی شاہراہ پر لے چلتا ہوں اور آپ کے سامنے اسلامی خلافت کے زوال کی مختصر تاریخ دہراتا ہوں کہ زوال سے قبل ترکی کی اسلامی خلافت اگرچہ اپنا سابقہ رعب و دبدبہ کھو چکی تھی پھر بھی تمام مسلمانوں کو خلافت اسلامیہ کے پاکیزہ رشتہ میں جوڑے ہوئے تھی۔ مسلمانوں کو اس کے سبب اپنی وحدت کا احساس تھا اور یہی بات برطانیہ عظمیٰ کے لئے سب سے زیادہ پریشان کن تھی اٹلی، فرانس اور برطانیہ نے عرب ممالک کے حصے بٹوارہ کر کے انکو اپنے زیر نگیں کر لیا تھا لیکن انکو سخت مزاحمت کا سامنا تھا لہذا پلان کے تحت عربوں کو نسلی برتری کے نام ترکوں کے خلاف بھڑکایا گیا اور تر

Scanned by CamScanner

کی سلطنت سے ناطہ توڑنے پر ابھارا گیا دوسری طرف پہلی جنگ عظیم میں ترکی کے خلاف برطانیہ ودیگر ممالک نے محاذ بنالیا کیونکہ ترکی نے جرمنی کا ساتھ دیا تھا اور ۱۹۲۱ء میں مصطفٰے کمال پاشا سے اقتدار میں آتے ہی خلافت کے خاتمہ کا اعلان کرادیا گیا اسلام کو ترکی سے شجر ممنوعہ بنا کر اکھاڑ پھینکا گیا عربوں کی ناعقبت اندیشی نے ان کو مختلف علاقہ میں بانٹ دیا پھر ان پر اٹلی، فرانس اور برطانیہ نے اپنا پنجہ گاڑ دیا دوسری جنگ کے موقعہ پر جرمنی سے نکالے گئے یہودیوں کو ان ممالک نے فلسطین کے علاقہ میں آباد کر کے اسرائیل نامی یہودی سلطنت قائم کرادی جو درحقیقت مشرق وسطی میں امریکہ، فرانس، برطانیہ کی فوجی چھاؤنی ہے خلافت عثمانیہ کے زوال سے ان ممالک کے منصوبہ کا ایک اہم حصہ پایۂ تکمیل کو پہونچا اب دوسرا مرحلہ مسلمانوں کو عملی وفکری طور پر دین وقرآن سے دور کرنے کا تھا اس کے لئے چند پروگراموں پر منصوبہ بند طریقوں سے عمل کیا گیا۔

(۱) مسلمانوں میں فحاشی، بدکاری، بدعملی، بے شرمی اور بے غیرتی کو فروغ دینے کے لئے سینما، ٹی، وی (T.V)، اور فحش رسالے پھیلائے جانے لگے اور آزادی نسواں کا نعرہ بلند کیا گیا پردہ کے خلاف ماحول بنایا جانے لگا۔

(۲) دینی احکام، قرآنی تعلیمات اور اسلامی نظام پر شکوک

وشبہات پیدا کرنے کے لئے، مستشرقین کی جماعت میدان میں اتاری گئی دینی تعلیم کے بجائے مخلوط عصری تعلیم پر زور دیا گیا۔

(۳) مسلمانوں کو خاص کر حکمراں طبقہ کو سیر و تفریح، کھیل کود اور لہو ولعب کا عادی بنانے کے لئے بلکہ عیاش بنانے کے لئے تمام وسائل فراہم کئے گئے عیش وعشرت کی جملہ سہولیات دی جانے لگیں۔

(۴) چونکہ خلافت عثمانیہ کے سقوط کے بعد عرب میں چھوٹی چھوٹی ریاستیں قائم کرادی گئی تھیں جو مالی وسائل کی قلت کا شکار تھیں لہذا امریکہ برطانیہ وغیرہ ان کے سرپرست بن گئے پھر انہوں نے حکمرانوں پر دباؤ ڈالا کہ جو ریاست بھی اسلام پسندوں کی اعانت کریگی اس کی امداد بند کردی جائے گی بلکہ اقتدار میں رہنے کے لئے ضروری ہے کہ کسی بھی اسلامی لہر کو سختی سے کچل دیا جائے پھر ان ممالک میں قدرت کے بے پناہ وسائل ترقیات کا پتہ چلا جنکو امریکہ و برطانیہ وغیرہ نے اندورنی طور پر اپنے کنٹرول (CONTROL) میں رکھا، پٹرول (PETROL)، گیس سونا کی فراوانی نے غیر مسلم ممالک کو دنیا کے مالدار ترین ممالک میں داخل کردیا اب یورپ وامریکہ نے ان علاقوں کی فوجی اقتصادی معاشی جغرافیائی اہمیت کو محسوس کرتے ہوئے اپنا تسلط اور مستحکم بنانا ضروری سمجھا لہذا اپنے من پسند غیر اسلامی افراد کو اقتدار میں باقی رکھا گیا اور جس نے ان کے خلاف سر اٹھایا اسکا

تختہ پلٹ دیا گیا ہلاک کر دیا گیا شاہ فیصل شہید کی مثال سامنے ہے۔

(۵) چونکہ مسلم اور عرب ممالک میں وقتاً فوقتاً اسلام کی لہر اٹھتی رہتی ہے دیندار نظامہائے حکومت کو اسلامی روپ دینے کے لئے سرگرم ہوتا ہے لہذا اس کو دبانے اور عالمی پیمانے پر دیندار مسلمانوں کے خلاف رائے عامہ بنانے کے لئے بنیاد پرستی کی اصطلاح وضع کی گئی اور بنیاد پرستی کی سیاسی اصطلاح کو دہشت گردی کے مترادف بنا کر پیش کیا گیا۔

ہمدردان ملت!

یہ ایک سرسری جائزہ تھا ہمارے زوال کی تاریخ بڑی دردناک ہے مگر ہمارا یہ زوال خود ہمارے ہاتھوں انجام پایا ہے اور اب کیا خطرہ ہے سنئے! بنیادی طور پر اسلام کی اشاعت وترویج کو روکنے اور اسلامی نظام زندگی کو فرسودہ وناکارہ ثابت کرنے، مسلمانوں کو دہشت گرد بنا کر پیش کرنے، اسلام کے خلاف زہر افشانی کر کے بدنام کرنے، اسلامی شخصیات کو ہدف۔ تنقید بتانے اور مسلم نوجوانوں کو دین ومذہب سے برگشتہ کرنے اسلامی شعائر پر اعتراض وتبصرہ کرنے کے لئے امریکہ ویورپ کے ممالک نے اپنی اچھی خاصی توانائی صرف کر دی اور یہ کہنا غلط نہ ہوگا کہ اس فکری جنگ میں ان معاند اسلام ممالک نے گذشتہ تمام کوششوں کے مقابلے میں زیادہ کامیابی حاصل کر لی ہے

Scanned by CamScanner

آج مسلم ممالک تمام تر قدرتی وسائل زندگی اور ذہنی صلاحیتوں کے باوجود اس لائق نہیں کہ کچھ کر سکیں ان ممالک میں جو اسلام کا گھر ہے اسلام ہی جلاوطن ہے، مصر و لیبیا، شام و عراق، الجزائر وغیرہ میں اسلام پسندوں اور حکمراں طبقات میں شدید اختلافات ہی نہیں بلکہ دیندار مسلمان مطعون اور اسلام مظلوم ہے اس میں عام مسلمانوں کی نادانی اور غفلت شعاری کا بھی اہم دخل ہے اس لئے کہ جب عملی طور پر مسلمانوں میں کوتاہیاں پیدا ہوئیں تو انہوں نے اسکو سدھارنے کے بجائے مغربی تہذیب کو اس کی قباحتوں کے ساتھ قبول کرنا شروع کر دیا تجدید پسندی کے شوق میں وہ اسلامی تہذیب سے دور ہوتے گئے اور یورپ و امریکہ کا ہی منصوبہ تھا جو کامیابی سے ہمکنار ہو تا گیا آج یہ حال ہے کہ امریکہ کی مرضی کے خلاف عرب اسلامی ممالک لب کشائی سے ڈرتے ہیں مگر اسلام کسی انسانی ذہن کی اختراع نہیں بلکہ رب العالمین کا پسندیدہ کامل دین ہے، جس کو اس نے اپنی رضاء سے سرفراز کیا ہے اور انسانیت کی ہدایت و سعادت کے لئے اس کو منتخب فرمایا ہے اور اس کی حفاظت و صیانت اور تبلیغ و اشاعت کی ذمہ داری لی ہے اور قیامت تک کے لئے اسکو باقی و جاری رکھنے کا فیصلہ فرمایا ہے جیسا کہ ارشاد خداوندی ہے۔ اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَیْکُمْ نِعْمَتِیْ وَرَضِیْتُ لَکُمُ الْاِسْلاَمَ دِیْناً۔

ترجمہ:- آج ہم نے تمہارے لئے تمہارے دین کو مکمل کر دیا اور تم پر اپنی نعمت پوری کر دی اور تمہارے لئے دین اسلام کو پسند فرمایا۔

اسلام کی فطرت میں قدرت نے لچک دی ہے
اتنا ہی ابھرے گا جتنا کہ دباؤ گے

محبان اسلام!

لہذا عہد رسول سے لے کر عصر حاضر تک جن قوموں نے اسلام کو سب سے زیادہ نقصان پہونچانے کی کوشش کی انجام کار آخر اللہ تعالی نے اپنی حکمت کاملہ اور مشیت غالبہ سے انہیں قوموں کو اسلام کا محافظ و پاسپان بنا کر کھڑا کر دیا اور دنیا کو یہ تماشا دکھادیا کہ دلوں کو پھیرنا اور کنٹرول میں رکھنا ہمارے ارادہ واختیار میں ہے مشرکین مکہ نے اسلام کو اول روز سے ہی زک پہونچانے کی تگ ودو کی لیکن تئیس سال کے عرصہ کے اندر اندر ہی تمام لوگ اسلام کے محافظ بن کر ابھرے اور دنیا کے دوسرے علاقہ میں اسلام کا تعارف کرایا اسپین میں اسلام کا کوئی نام لیوانہ تھا مگر ان علاقوں کو فتح کرا کے وہاں کے باشندوں کو اسلام کا نگراں بنادیا اور اندلس سات صدیوں تک اسلامی علوم وفنون کا مرکز بنا رہا۔

تاتاریوں نے اسلام کو نیست و نابود کرنے کے لئے اسلامی ممالک پر یورش کی، ان وحشیوں کا سیل رواں اسلامی حکومتوں کو خس

Scanned by CamScanner

وخاشاک کی طرح بہائے لئے جارہا تھا ان کا ٹڈی دل جس طرف رخ کرتا مسلمانوں کا صفایا کر جاتا، مسلمان اپنی گزشتہ شجاعت وبسالت کھو چکے تھے عہد عباسی کا وقار ودبدبہ قصہ پارینہ بن چکا تھا۔

مگر زیادہ زمانہ نہیں گزرا کہ اسی ظالم وجابر تاتاریوں میں اسلام نے اپنی جگہ بنالی ان کے دلوں میں اللہ نے اسلام کی حقانیت وعظمت کا شعور پیدا کر دیا پھر یہی تاتاری اسلام کے شیدائی بن گئے اور دین حنیف کے داعی بن کر ابھرے قصر اسلام کے محافظ وپاسبان بن کر کھڑے ہو گئے۔

ہے عیاں فتنۂ تاتار کے افسانے سے
پاسباں مل گئے کعبہ کو صنم خانے سے

معزز حضرات!

آج یورپ وامریکہ اسلام کے خلاف ریشہ دوانیوں، فتنہ انگیزیوں کے اڈے بنے ہوئے ہیں مسلمانوں کو لادینیت فکری ارتداد والحاد اور شکوک وشبہات میں مبتلا کرنے کے لئے اربوں ڈالر خرچ کئے جاتے ہیں پریس میڈیا کا موثر استعمال ہو رہا ہے معترضین ومستشرقین کی فوج میدان عمل میں سرگرم ہے مہلک ہتھیاروں کا ملکی پیمانے پر استعمال ہو رہا ہے قتل وغارت گری کا سلسلہ جاری کیا گیا ہے جلاوطنی اور دہشت گردی کا حربہ آزمایا جاتا ہے اور اقوام متحدہ کی سرپرستی میں

Scanned by CamScanner

مسلم ممالک پر تسلسل کے ساتھ بمباری کیجا رہی ہے۔

برادران اسلام!

لیکن خداوند قدوس کی حکمت کاملہ اپنا کرشمہ دکھارہی ہے کہ خود انہیں معاند و مخالف ممالک میں اسلام تیزی سے فروغ پارہا ہے ان ترقی یافتہ ملکوں کی عوام امن وسکون کی تلاش میں اسلام کی آغوش رحمت میں پناہ لے رہی ہے معتبر و مستند ذرائع ان کے حقائق کا اظہار کرنے سے نہیں چوکتے کہ یورپی ممالک میں اسلام اپنا قدم بڑی سرعت سے بڑھاتا جارہا ہے اس کی وجہ سے ان ملکوں کے سیاست دانوں اور برسر اقتدار لوگوں کو کافی تشویش ہے یہ نتیجہ ہے ان اسلامی تنظیموں اور تحریکات کا خاص کر تبلیغی جماعت کی سرگرمیوں کا جو امریکہ اور یورپ کے ممالک میں دعوت و تبلیغ کا کام کر رہی ہے امریکہ میں کالے نیگرو صدیوں سے ظلم وستم کا شکار تھے گوروں نے ان کے ساتھ وہی سلوک روا رکھا ہے جو ہندوستان میں ہریجن اور دلت کے ساتھ اونچی ذات کے ہندوؤں کا ہے لہذا دل شکستہ اور ستم رسیدہ کالوں کو اسلام میں اسکی روح پرور تعلیمات کیوجہ سے اپنی نجات نظر آئی اس لئے وہ تیزی سے اسلام کے طرف مائل ہونے لگے ایسے ہی جرمنی، فرانس، بلجیم اور برطانیہ میں حلقہ بگوش اسلام ہونے والوں کی تعداد میں زبردست اضافہ ہو رہا ہے برطانیہ میں تو اسلام دوسرا سب سے بڑا مذہب ہے

اور شہزادہ چارلس اور وزیر اعظم ٹونی بلیر نے اسلام اور مسلمانوں کی اہمیت کا اعتراف کھلے دل سے کیا ہے۔

ان کے علاوہ عرب اسلامی ممالک میں جو غیر ملکی بر سر روزگار ہیں ان میں بھی اسلام قبول کرنے کا رجحان تیزی سے بڑھ رہا ہے گزشتہ سال صرف ابوظہی میں ایمان لانے والوں کی تعداد ۳۲۳ر تک پہونچ گئی ہے جن کی تفصیل ایک رسالہ کی رپورٹ (REPORT) کے اعتبار سے اس طرح ہے فلپائن ۱۱۵ر بھارت ۷۰ر سری لنکا ۵۶ر چین ۱۸ر اتھوپیاد حبشہ ۱۰۷ر امریکہ ۹ر برطانیہ ۸ر لبنان ۷ر باقی دوسرے ممالک کے باشندے ہیں۔

امریکی روزنامہ ٹائمس اپنے ایک جائزے میں لکھتا ہے کہ اسلام مغربی یورپ میں تیزی سے پھیل رہا ہے آج ایک کروڑ ستر لاکھ سے زائد مسلمان یورپی ممالک میں زندگی بسر کر رہے ہیں ان کا اثر ورسوخ برابر بڑھ رہا ہے اور سرکاری اداروں میں ان کا تناسب بھی نہیں تقریباً ۹ر فیصد مسلمان وہاں کے شہریت رکھتے ہیں رپورٹ کے مطابق ۴۰ر لاکھ مسلمان فرانس میں ھیں جنکی اکثریت شمالی افریقہ کی ہے برطانیہ میں دس لاکھ اور بلجیم میں پانچ لاکھ۔ قابل فخر بات یہ ہے کہ وہ کسی احساس کمتری کا شکار نہیں جاپان میں اسلام بڑی تیز رفتاری سے پھیل رہا ہے تقریباً ہر علاقہ میں مسلمان پائے جاتے

Scanned by CamScanner

ہیں وہاں اسلامی سینٹر کو ایک مقامی مذہبی تنظیم کے طور پر تسلیم کر لیا گیا ہے۔ اسلامی مرکز میں روزانہ کثیر تعداد میں لوگ اسلام کے بارے میں معلومات حاصل کرنے کے لئے پہونچتے ہیں اور اصل جاپانی باشندوں کو خاص کر اسلام سے بہت زیادہ دلچسپی ہے جاپان میں دعوت و تبلیغ کے اجتماعات بھی ہوتے ہیں جن سے اسلام کو سمجھنے اور سمجھانے میں بہت سہولیات ہوتی ہے۔

امریکی صدر بل کلنٹن سلامتی امور کے مشیر شمویل آر برگر نے امریکی مسلمانوں کی نمائندہ تنظیم امریکن مسلم کونسل (COUNCIL) کے آٹھویں سالانہ کنونشن (CONVENTION) میں تقریر کرتے ہوئے کہا کہ صدر بل کلنٹن کے یہاں اسلام کی تئیں احترام اور اس کی اہمیت کا احساس دو حقیقتوں پر مبنی ہے ایک یہ کہ دنیا کی ایک چوتھائی آبادی مسلمانوں پر مشتمل ہے اور دوسرے یہ کہ خود امریکی سماج میں اسلام دیگر مذاہب کے مقابلہ میں سب سے تیزی سے پھیل رہا ہے اور مسلم عنصر سب سے تیزی کیساتھ اہمیت اختیار کر رہا ہے ایک سروے کے مطابق امریکہ میں ساٹھ لاکھ مسلمان ہیں اور اوسط ایک لاکھ پینتیس ہزار کا اضافہ ہوتا ہے جن میں ملکی خواتین کی بڑی تعداد ہے۔

برطانیہ کے وزیر اعظم ٹونی بلیر نے مسلمانوں کے ایک اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ حکومت برطانیہ برطانیہ کے مسلمانوں

Scanned by CamScanner

کی جداگانہ حیثیت تسلیم کر رہی ہے آئندہ مردم شماری ۲۰۰۳ء کے فارم میں مذہب کا خانہ بھی ہوگا اس سے مسلمانوں کی صحیح تعداد کا اندازہ بھی لگایا جاسکتا ہے انہوں نے اعتراف کیا ہے کہ برطانیہ بالخصوص مغرب میں مسلمانوں کے بارے میں نامناسب رویہ اختیار کیا جاتا ہے اور ان کو انتہاپسند قرار دیا جاتا ہے ہمیں ان کے بارے میں اپنی سوچ کو بدلنا ہوگا۔

حضرات گرامی!

یہ مستند رسائل و جرائد اور اخبارات کی تحقیقی رپورٹ پر مشتمل ایک جائزہ ہے کہ وہ ممالک جن کی طاقت و قوت کا بڑا حصہ اسلام کی کردار کشی میں صرف ہوتا ہے آج اسلام کی قوت تسخیر کا اعتراف کرتے ہیں یہ ہے خالق کائنات کی قدرت کاملہ کا ادنی سا کرشمہ کہ اس نے اپنے دین کی تکمیل کا فیصلہ فرمایا ہے خواہ کفار و مشرکین اسلام ناپسند ہی کیوں نہ کریں اور اس کو نیست و نابود کرنے کی بھرپور سازش و کوشش ہی کیوں نہ کریں۔

یُرِیۡدُوۡنَ لِیُطۡفِـُٔوۡا نُوۡرَ اللّٰہِ بِاَفۡوَاھِھِمۡ وَاللّٰہُ مُتِمُّ نُوۡرِہٖ وَلَوۡکَرِہَ الۡکَافِرُوۡنَ۔ ترجمہ:- یہ لوگ یوں چاہتے ہیں کہ اللہ کے نور کو اپنے منہ سے بجھادیں حالانکہ اللہ اپنے نور کو کمال تک پہنچا کر رہے گا گو کافر کیسے ہی ناخوش ہوں۔

Scanned by CamScanner

برادران ملت اسلامیہ!

اسلام خداوند قدوس کا آخری پسندیدہ مذہب ہے جس کو انسانیت کی فلاح و بہبود کیلئے منتخب فرمایا اور رسول اللہ ﷺ کے بعد ان کو مکلّف بنایا کہ اسلام کی اشاعت و تبلیغ کا حق ادا کریں اسکے اصول و ضوابط پر ایمانداری سے عمل پیرا ہوں دین کی نصرت و اعانت کے لئے ہمہ دم تیار رہیں اگر کوتاہی کا ارتکاب کریں گے دین سے برگشتہ ہوکر دین چھوڑیں گے تو اللہ ان کا محتاج نہیں وہ دوسری قوم تیار کرلیگا جو ان سے زیادہ اطاعت گذار دیندار ہوگی آج مسلمانوں نے دین کو وراثتی سمجھ کر اسکو اپنی زندگیوں سے عملاً خارج کردیا ہے عقیدہ و ایمان کا ارتداد تو نہیں لیکن عملی اور فکری ارتداد عام ہے غفلت شعاری ان کا شیوہ ہے تاریخ پر نازاں ہیں عمل سے دور ہیں فخر و مباہات میں سرگرم ہیں کردار و عمل میں کورے ہیں اسلاف کا تذکرہ ہے اسلاف کی پیروی نہیں تو بھلا اللہ کو ایسے ناکارہ بے عمل مسلمانوں سے کیا تعلق ہوگا۔

يَاَيُّهَاالَّذِيْنَ آمَنُوا مَنْ يَّرْتَدَّ مِنْكُمْ عَنْ دِيْنِهٖ فَسَوْفَ يَاْتِيَ اللّٰهُ بِقَوْمٍ يُحِبُّهُمْ وَيُحِبُّوْنَهٗ اَذِلَّةٍ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ اَعِزَّةٍ عَلَى الْكَافِرِيْنَ يُجَاهِدُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَلَا يَخَافُوْنَ لَوْمَةَ لَائِمٍ ذَالِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ

Scanned by CamScanner

عَلِيُمٌ۔(سورۃ المائدہ–٥٤،پ:٦)

ترجمہ:-اے ایمان والو جو کوئی پھرے گا تم میں سے اپنے دین سے تو اللہ عنقریب لاوے گا ایسی قوم کو کہ اللہ انکو چاہتا ہے اور وہ اس کو چاہتے ہیں نرم دل ہیں مسلمانوں پر، زبردست ہیں کافروں پر، لڑتے ہیں اللہ کی راہ میں اور ڈرتے نہیں ہیں کسی کے الزام سے یہ فضل ہے اللہ کا دے گا جسکو چاہے اور اللہ کشائش والا ہے خبردار ہے۔

اللہ تعالی ہم مسلمانوں کو دعوت و تبلیغ کی ذمہ داریوں کو ادا کرنے والا بنائے اور اسلام پر ثابت واستقامت عطا فرمائے ورنہ کہیں ہم اس آیت کا مصداق نہ بنادیئے جائیں اور یورپ وامریکہ اس زمانہ کی محبوب بارگاہ قوم بن جائے۔

وآخر دعوانا ان الحمد للّٰہ رب العالمین

Scanned by CamScanner

نظم جشن آزادی

جشن آزادی کو ہم کرتے ہیں یوں دل سے قبول
اۓ وطن تو نے سکھائے ہم کو جینے کے اصول
موسم گل کی چمن میں دیکھئے شان نزول
کھل رہے ہیں ہر طرف بھارت میں آزادی کے پھول

ہم قربانی شہیدوں کے بھلا سکتے نہیں
سر کٹا سکتے ہیں لیکن سر جھکا سکتے نہیں
سلسلہ کنیا کماری سے تیرا کشمیر تک
تیرا رشتہ دار سے لیکر خمِ شمشیر تک

توڑ دی تو نے غلامی کی ہر ایک زنجیر تک
چھو نہیں سکتے ہمالہ کی حدوں کو تیر تک
تیرے دشمن ہم سے بازو آزما سکتے نہیں
سر کٹا سکتے ہیں لیکن ....

Scanned by CamScanner

رقص کرتی ہیں خوشی سے لہلہاتی کھتیاں
جھومتی گاتی ہوئی چلتی ہے ہر سوندیاں
عندلیباں چمن کی چہچہاتی ٹولیاں
بولتی ہیں اب چمن میں اپنی اپنی بولیاں

ہم یہ سرمایہ محبت کا بھلاسکتے نہیں
سر کٹا سکتے ہیں لیکن ....
اب چراغوں کو بجھا سکتی نہیں ہیں آندھیاں
اب تیرے خرمن پہ آسودہ نہ ہوں گی بجلیاں

اب نہ آزادی کے دیوانوں کو ہوں گی پھانسیاں
اب سہاگن ہی سدار ہیں گی بیٹیاں

اب تو مظلوموں پہ ظالم ظلم ڈھاسکتے نہیں
سر کٹا سکتے ہیں لیکن ....

ادارہ فیضان حضرت گنگوہی رح

(ازماخوذ نئی دنیا)

Scanned by CamScanner